قربانی کی تاریخ، فوائد، فضائل، حکمتوں کے ساتھ ساتھ قربانی پر ہونے والے اعتراضات وجوابات اور اہم مسائل پر مشتمل ایک منفرد کتاب بنام

قربانی کی تاریخ اور حکمتیں

مصنف

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

آپ اس کتاب میں پڑھ سکیں گے

☆...درود شریف کی انوکھی فضیلت

☆...صفا مروہ کی سعی کی شروعات کیسے ہوئی؟

☆... قربانی کا کیا معنی ہے؟

☆... قربانی کی حکمتیں

☆... گوشت کے طبی وسائنسی فوائد

☆... قربانی کرنے کا طریقہ

☆... اسلامی سال کا آخری مہینہ

☆... قربانی کی شروعات کیسے ہوئی؟

☆... قربانی کی تاریخ

☆... قربانی کے معاشی ومعاشرتی فوائد

☆... قربانی کے فضائل

☆...ذوالحجہ میں کیے جانے والے اعمال

☆...حج اور قربانی کس کی یاد ہے؟

☆... تکبیرِ تشریق کیسے بنی؟

☆... قربانی دینے سے کیا ملتا ہے؟

☆... قربانی پر ہونے والے اعتراضات وجوابات

☆... قربانی کے اہم مسائل سوالاً جواباً

☆...ذوالحجہ میں بزرگانِ دین کے عرس

پیشکش: مکتبہ دار السنہ دہلی

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ   وعلی الک و اصحابک یا حبیب اللہ

قربانی کی تاریخ، فوائد، فضائل، حکمتوں کے ساتھ ساتھ قربانی پر ہونے والے اعتراضات وجوابات اور اہم مسائل پر مشتمل ایک منفرد کتاب بنام

قربانی کی تاریخ اور حکمتیں

آپ اس کتاب میں پڑھ سکیں گے:

☆...درود شریف کی انوکھی فضیلت
☆...اسلامی سال کا آخری مہینہ
☆...حج اور قربانی کس کی یاد ہے؟
☆...صفامروہ کی سعی کی شروعات کیسے ہوئی؟
☆...قربانی کی شروعات کیسے ہوئی؟
☆...تکبیرِ تشریق کیسے بنی؟
☆...قربانی کا کیا معنی ہے؟
☆...قربانی کی تاریخ
☆...قربانی دینے سے کیا ملتا ہے؟
☆...قربانی کی حکمتیں
☆...قربانی کے معاشی و معاشرتی فوائد
☆...قربانی پر ہونے والے اعتراضات وجوابات
☆...گوشت کے طبی و سائنسی فوائد
☆...قربانی کے فضائل
☆...قربانی کے اہم مسائل سوالاً جواباً
☆...قربانی کرنے کا طریقہ
☆...ذوالحجہ میں کیے جانے والے اعمال
☆...ذوالحجہ میں بزرگانِ دین کے عرس

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

کتاب : قربانی کی تاریخ اور حکمتیں

مصنف : مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

کمپوزنگ: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

صفحات : 112

ناشر : مکتبۃ دار السنہ (دہلی)

پتہ : (نزد فیضانِ مدینہ، تاج نگری فیس ۲ تاج گنج آگرہ

یوپی، الہند، Pin code: 282001

اس کتاب کو چھپوانے اور حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات اس نمبر پر رابطہ کریں

calling & whats app no:

+918808693818

فہرست

فرض علوم کے متعلق تقریباً ۱۲۰۰ سوالات پر مشتمل جدید انداز کی آسان ترین
آسان فرض علوم
آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے
• کتاب العقائد • تہتر فرقوں کا بیان • باطنی گناہوں کی معلومات
• کتاب الطہارۃ • کتاب الصلوۃ • کتاب الجنائز
• کتاب الصوم • کتاب الزکوۃ • کتاب الحج
• کتاب النکاح • کتاب الطلاق • کتاب الاضحیہ
• کتاب القسم • کتاب الحدود • حلال طریقے سے کمانے کا بیان
مصنف
مولانا ابوشفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
مکتبہ دار السنہ، دہلی

مصنف کا تعارف

نام و نسبت

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے 2004ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَلَوْلِیْ ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش 10 جون 1986ء ہے۔

دینی ماحول سے وابستگی

موصوف نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن 2000ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر 4 سال قیام کیا پھر 2004ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور 2006ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھی، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریاکوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر

درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَرَیَّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی۔

آغازِ تدریس و تصنیف

2014ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں داخلِ نصاب علمِ صرف کی کتاب بنام "مراح الارواح" کی اردو شرح بنام "شَفِيْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْأَرْوَاح" تصنیف فرمائی۔

اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لا کر درس و تدریس، تالیف و تصنیف میں مشغول ہو گئے۔ درسِ نظامی کی تدریس کے ساتھ ساتھ امامت کورس بھی کرواتے رہے۔

خلافت و اجازت

25 اپریل 2024ء کو شاگردِ حافظِ ملت، مریدِ مفتیٔ اعظم ہند، خلیفۂ برہانِ ملت، مبلغِ اسلام حضرت علامہ مولانا عبد المبین نعمانی دامت برکاتہم العالیہ نے سلسلۂ قادریہ، رضویہ کی خلافت و اجازت سے نوازا۔

اللہ سے دعا ہے کہ موصوف کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے موصوف کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

مصنف کی اصلاحی کتب

1☆...مافعل اللہ بک
2☆...اسلام کی خوبیاں
3☆...اسرار الایمان فی حقائق الارکان
4☆...میری سنت میری امت
5☆...کیا حال ہے؟
6☆...موت کے وقت
7☆...عقائد کی حکمتیں
8☆...پانچ نمازوں کی حکمت
9☆...قرآنی سورتوں کے مضامین
10☆...سب سے پہلے سب سے آخر
11☆...خطباتِ شفیقی جلد اول
12☆...قصور کس کا؟
13☆...نصاب مسائلِ نماز
14☆...خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد اوّل
15☆...خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد دوم
16☆...خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد سوم
17☆...تدریس کے ۲۶ طریقے
18☆...رفیق التدریس
19☆...تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے
20☆...فیضانِ قرآن کورس
21☆...فیضانِ شریعت کورس
22☆...آسان فرض علوم
23☆...آسان خطباتِ محرم
24☆...تنظیمی نصاب وبیانات
25☆...اعلیٰ حضرت کا چرچا رہے گا
26☆...آسان حنفی نماز (ہندی)

☆27... عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے؟
☆28... محمد اور احمد کے اسرار
☆29... مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟
☆30... ایک سے دس تک
☆31... نکتے ہی نکتے
☆32... امتِ محمدیہ کے سوالات اور قرآنی جوابات
☆33... کامیابی کے دس اصول
☆34... درسِ تصوف
☆35... علماء کو اتنی فضیلت کیوں ملی؟
☆36... درود کی حکمتیں
☆37... چاند کی گواہی
☆38... قربانی کی تاریخ اور حکمتیں

مصنف کی درسی کتب

☆1... شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح
☆2... شَفِیْقِیَّه شرح اَلْاَرْبَعِیْنَ النَّوَوِیَّه
☆3... شَفِیْقُ النَّحْو لحل خُلَاصَةِ النَّحْو (حصہ اول)
☆4... نُوْرُ الْمُغِیْث شرح تَیْسِیْر مُصْطَلَحِ الْحَدِیْث
☆5... شَفِیْقُ النَّحْو لحل خُلَاصَةِ النَّحْو (حصہ دوم)
☆6... القول الاظھر شرح الفقہ الاکبر
☆7... شَارِقُ الْفَلَاح شرح نُوْرُ الْاِیْضَاح
☆8... عِرْفَانُ الْآثَار شرح مَعَانِی الْآثَار
☆9... عِنَایَةُ الْحِکْمَت لِحَلِّ بِدَایَةُ الْحِکْمَت
☆10... خَلِیْلِیَّه شرح مُنَاظَرَةٌ رَشِیْدِیَّه
☆11... کَلَامُ الْوِقَایَه شرح شَرَحُ الْوِقَایَه
☆12... رَحْمَةُ الْبَارِی شرح تَفْسِیْرُ الْبَیْضَاوِی
☆13... مُخْتَارُ التَّاوِیْل شرح مَدَارِکُ التَّنْزِیْل
☆14... اَلدَّلَالَةُ الشَّاهِدَة شرح اَلْبَلَاغَةُ الْوَاضِحَة
☆15... اَلْمُعْتَبَرُ الْمُعْتَرَف لحل الْمُعْتَقَدِ الْمُنْتَقَد
☆16... سَلِیْمُ النَّظَر شرح نُزْهَةُ النَّظَر
☆17... شَفِیْقُ النُّعْمَانِی لِحَلِّ شَرْحِ الْجَامِی
☆18... عَطَایَةُ الْحِکْمَت شرح هِدَایَةُ الْحِکْمَت
☆19... نحو کے دلچسپ سوالات
☆20... صرف کے دلچسپ سوالات
21... تسلیم التوقیت

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کی کتب ڈاؤن لوڈ کرنے کا بار کوڈ

قربانی کی تاریخ اور حکمتیں

درود شریف کی انوکھی فضیلت

میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی زِیْدَ مَجْدُہٗ وَ شَرَفُہٗ وَ عِلْمُہٗ وَ عَمَلُہٗ اپنے رسالے ''ضیائے درود و سلام'' کے صفحہ نمبر ۳، پر حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِی یَوْمٍ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً صَافَحْتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

ترجمہ: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار درودِ پاک پڑھے گا، قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا یعنی ہاتھ ملاؤں گا۔ (القربۃ الی رب العالمین لابن بشکوال، ص ۹۰، حدیث ۹۰)

اے عاشقانِ رسول! درودِ پاک کی یہ فضیلت آپ نے پہلے بھی کئی بار سنی ہو گی لیکن نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اس فرمان میں جو راز، حکمت اور فلسفہ پوشیدہ ہے شاید اس کی جانب آپ کی توجہ نہیں گئی ہو گی، آج ان شاء اللہ الکریم آپ کے سامنے وہ راز اور حکمت و فلسفہ بیان کرتا ہوں۔

حدیث پر تین سوال

اس حدیثِ پاک پر تین سوال ہوتے ہیں:

(ا) **پہلا سوال:** قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والے تمام مرد و عورت، مسلمین و کافرین سب جمع ہوں گے ہر طرف بھیڑ ہی بھیڑ ہو گی، دہشت کا ماحول ہو گا، گرمی کی شدت ہو گی، سورج سوا میل پر آکر آگ برسا رہا ہو گا، گرمی کی وجہ سے لوگوں کے دماغ کھول رہے ہوں گے، ہر کوئی نفسی نفسی پکار رہا ہو گا، ایسے

ہوش ربا یعنی ہوش اڑا دینے والے ماحول میں ہم رسول اللہ ﷺ کو کیسے اور کہاں تلاش کریں گے؟ جبکہ ایک قدم چلنا مشکل ہو گا۔

(۲) **دوسرا سوال:** چلو اگر مان لیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے، لیکن اتنی بھیڑ بھاڑ میں پورا مصافحہ کیسے ہو پائے گا؟ وہاں تو کروڑوں عاشق جمع ہوں گے، ہر ایک کی خواہش ہو گی کہ حضور ﷺ مجھ سے مصافحہ کریں۔

(۳) **تیسرا سوال:** اگر ہم رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے، اور مصافحہ کرنے کا نمبر بھی آ گیا، لیکن کیا عجب حضور ﷺ مصافحہ کرنے سے منع فرما دیں، حضور ﷺ کو کیسے پتا چلے گا کہ میں دنیا میں 50 بار درودِ پاک پڑھنے والا ہوں؟

پہلے سوال کا جواب

اے عاشقانِ رسول! آپ کو جان کر بہت خوشی ہو گی کہ ہمارے نبی، اللہ پاک کے آخری نبی ﷺ نے ان تینوں سوالوں کے جوابات صرف ایک لفظ میں دے دیا اور وہ لفظ ''صَافَحْتُهٗ'' ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''میں مصافحہ کروں گا'' لہذا قیامت کی بھیڑ میں ہمیں حضور ﷺ کو تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ مصافحہ کرنے والا جس سے مصافحہ کرنا چاہتا ہے اسے خود تلاش کر لیتا ہے، لہذا قیامت میں ہم کہیں بھی ہوں حضور ﷺ ہمیں خود تلاش کر لیں گے کہ فرمایا: ''صَافَحْتُهٗ'' میں خود مصافحہ کروں گا۔

دوسرے سوال کا جواب

دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ ہمیں اس بات کی ٹینشن لینے کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ پورا مصافحہ اور اچھے سے مصافحہ کیسے ہو پائے گا؟ کیوں؟ کیونکہ حضور ﷺ نے خود

فرمایا: "صَافَحْتُہٗ" میں خود اس سے مصافحہ کروں گا، اور حضور ﷺ جب مصافحہ کرتے ہیں تو پورا مصافحہ کرتے ہیں اور جب تک سامنے والا اپنا ہاتھ نہیں کھینچتا حضور ﷺ اپنا ہاتھ مبارک نہیں کھینچتے جیسا کی ترمذی شریف کی حدیث میں ہے:

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص سے مصافحہ کرتے تھے تو اپنا ہاتھ نہ کھینچتے حتی کہ وہ ہی اپنا ہاتھ کھینچتا تھا، اور آپ اپنا منہ اس کے منہ سے نہیں پھیرتے تھے حتی کہ وہ ہی اپنا منہ حضور ﷺ کے چہرے سے پھیرتا۔

(مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، ج۸، ص۸۳)

لہذا قیامت میں حضور ﷺ سے پورا مصافحہ ہو گا۔ ان شاء اللہ الکریم

تیسرے سوال کا جواب

اور تیسر سوال تھا کہ حضور ﷺ کو کیسے پتا چلے گا کہ میں دنیا میں 50 بار درودِ پاک پڑھنے والا ہوں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضور ﷺ نے خود فرمایا: "صَافَحْتُہٗ" میں اس سے مصافحہ کروں یعنی مجھے علم ہے کہ کون مجھ پر درود پڑھنے والا ہے۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اسی لیے تو فرمایا:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

ایک اور سوال

اے عاشقانِ رسول! تینوں سوالات کے جوابات حضور ﷺ کے صرف ایک لفظ میں مل گیا، لیکن یہاں پر ایک اور سوال ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ

قیامت کی گرمی اور دہشت میں مصافحہ کون کرے گا؟ کیونکہ جب کوئی بڑی مصیبت آتی ہے تو لوگ اس سے بچنے کی تدبیر کرتے ہیں اور اس مصیبت والے ماحول میں کوئی مصافحہ کرنا بھی چاہے تو لوگ مصافحہ نہیں کرتے بلکہ کہتے ہیں: زندگی رہی تو مصافحہ بعد میں کریں گے ابھی تو اس مصیبت سے بچنے کا کوئی سامان کیجیے۔

ایسے ہی قیامت کے دن ہر کوئی پریشان ہو گا، مصیبت میں گرفتار ہو گا، نجات کے راستے تلاش کرتا ہو گا، ایسے ہوش ربا ماحول میں کون کس سے مصافحہ کرے گا اور مصافحہ کرنے سے کیا ملے گا؟ جو مصافحہ کیا جائے۔

اس سوال کا جواب

اے عاشقانِ رسول! معاملہ تو ایسا ہی ہے کہ مصیبت کے وقت کوئی مصافحہ نہیں کرتا بلکہ مصیبت سے بچنے کا سامان کرتا ہے مگر قیامت کے دن مصافحہ کرنے کو حضور ﷺ نے فرمایا ہے اور یہ مصافحہ کرنا درودِ پاک کے بدلے بطورِ انعام کے ہے اور انعام، انعام ہوتا ہے۔ اس مصافحہ کرنے کی حکمت اگرچہ ہمارے سمجھ میں نہیں آتی لیکن اس مصافحہ کرنے میں ہی قیامت کی مصیبتوں سے نجات پانے کا راز چھپا ہوا ہے۔ اور وہ راز یہ ہے کہ

ایک دفعہ حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر ایک شخص مہمان بن کر آیا، اس شخص کا بیان ہے کہ حضرتِ انس رضی اللہ عنہ کا دستر خوان چکنائی وغیرہ کی وجہ سے میلا ہو گیا، آپ رضی اللہ عنہ اپنی لونڈی کو حکم دیا کہ اس دستر خوان کو تنور کی آگ میں ڈال دو، میں حیران ہوا اور دستر خوان کے جلنے کا منتظر تھا، کچھ دیر بعد اس دستر خوان کو تنور سے نکالا گیا تو اس کا میل کچیل سب ختم ہو چکا تھا، اور وہ نکھر کر صاف ستھرا ہو چکا تھا، حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے جب

اس بارے میں پوچھا گیا کہ یہ دستر خوان تنور کی آگ میں جلا کیوں نہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ حضور ﷺ نے اس دستر خوان سے اپنے ہاتھ اور منہ پونچھا تھا جس کی وجہ سے اس پر آگ اثر نہیں کرتی۔ (مثنوی مولانا روم، مترجم، دفتر، سوم، ص ۵۸) (خصائص الکبریٰ، ج، ۲، ص ۱۳۴)

اللہ اکبر! اے عاشقانِ رسول! شاید اب آپ کو قیامت میں مصافحہ کرنے کی حکمت سمجھ میں آگئی ہوگی، اگر نہیں آئی تو سنیئے: حضور ﷺ نے قیامت کے دن مصافحہ کرکے اپنے اس عاشق کو جہنم کی آگ سے بچانا چاہتے ہیں کہ جب وہ حضور ﷺ سے مصافحہ کرے گا تو اس کا ہاتھ، حضور ﷺ کے ہاتھ سے مس ہوگا اور حضور ﷺ کے ہاتھ یا جسم مبارک سے جو چیز چھو جاتی ہے اس کو نہ دنیا کی آگ جلا سکتی ہے اور نہ جہنم کی آگ۔ لہٰذا حضور ﷺ پر درودِ پاک پڑھنے والا درودِ پاک کی برکت سے حضور ﷺ سے قیامت میں مصافحہ کرے گا اور مصافحہ کرنے کی برکت سے جہنم کی آگ سے بچ جائے گا۔

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا، اب ہوگی یا روزِ جزا
دی ان کی رحمت نے صدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کتاب میں بیان کیے جانے والے عنوان

اے عاشقانِ رسول! اس کتاب میں درج ذیل عنوان بیان کیے جائیں گے:

☆...درود شریف کی انوکھی فضیلت

☆...اسلامی سال کا آخری مہینہ کون سا ہے؟

☆...حج اور قربانی کس کی یاد ہیں؟

☆...صفا اور مروہ کی سعی کی شروعات کیسے ہوئی؟

☆... قربانی کی شروعات کیسے ہوئی؟

☆... تکبیرِ تشریق کیسے بنی؟

☆... قربانی کا کیا معنی ہے؟

☆... قربانی کی تاریخ، یعنی قربانی کون کون سے مذاہب کے لوگ کرتے ہیں؟

☆... قربانی دینے سے کیا ملتا ہے؟

☆... قربانی کی حکمتیں کیا ہیں؟

☆... قربانی کے معاشی و معاشرتی فوائد کیا کیا ہیں؟

☆... قربانی پر ہونے والے اعتراضات اور ان کے جوابات

☆... گوشت کے طبی و سائنسی فوائد کیا ہیں؟

☆... قربانی کے فضائل احادیث کی روشنی میں کیا ہیں؟

☆... قربانی کے اہم مسائل سوالاً جواباً

☆... قربانی کرنے کا طریقہ کیا ہے

☆... ذوالحجہ میں کیے جانے والے اعمال کون کون سے ہیں؟

☆... ذوالحجہ کے مہینے میں کن بزرگانِ دین کے عرس منائے جاتے ہیں؟

(1)۔۔۔اسلامی سال کا آخری مہینہ

اے عاشقانِ رسول! ذو الحجہ اسلامی سال کا آخری مہینہ ہے اور اس کا شمار حرمت والے مہینوں میں ہوتا ہے، چنانچہ پارہ دس، سورۂ توبہ کی آیت نمبر ۳۶ میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌؕ-ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ ۔(پ،۱۰،التوبہ،۳۶)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے، ان میں سے چار حرمت والے ہیں، یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو۔

تفسیرِ خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت لکھا ہے: "تین مہینے ایک ساتھ ہیں (1) ذوالقعدہ (2) ذوالحِجّہ (3) محرّم اور (4) ایک مہینہ جدا ہے اور وہ رَجَب المرجب ہے۔ عرب لوگ زمانۂ جاہلیت میں بھی ان مہینوں کی تعظیم کرتے تھے اور ان میں قتال حرام جانتے تھے۔ اسلام میں ان مہینوں کی حرمت و عظمت اور زیادہ کی گئی۔"

اے عاشقانِ رسول! ذوالحجہ وہ عظیم الشان مہینہ ہے جس میں اللہ پاک نے مسلمانوں کے لیے دو عبادتیں رکھی ہیں (1) حج اور (2) قربانی۔ حج کو شرائط کے ساتھ فرض قرار دیا اور قربانی کو شرائط کے ساتھ واجب قرار دیا۔

(2)۔۔۔حج اور قربانی کس کی یاد ہے؟

اے عاشقانِ رسول! کیا آپ کو معلوم ہے کہ ذو الحجہ کے مہینے میں ادا کی جانے والی دونوں عبادتیں (یعنی حج اور قربانی) کس کی یاد دلاتی ہیں؟ اور ان کے ذریعے کن کی سنت ادا کی جاتی ہے؟ اگر نہیں معلوم تو سنیئے! یہ دونوں عبادتیں اللہ پاک کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام، ان کے لختِ جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی یاد دلاتی اور ان کی ادا کی ہوئی ادا کو زندہ رکھتی ہے۔

اے عاشقانِ رسول! حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا شمار اولو العزم انبیائے کرام میں سے ہوتا ہے جن کا نامِ مبارک قرآنِ مجید میں 69 بار آیا ہے۔

یاد رکھیے! انبیاء اور رسل میں سب سے افضل و اعلیٰ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔

پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا ہے۔

پھر حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ہے۔

پھر حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ہے۔

اور پھر حضرت سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کا درجہ ہے۔ ان پانچوں حضرات کو مرسلین اولو العزم کہتے ہیں۔ یہ پانچوں باقی تمام نبیوں اور رسولوں سے افضل ہیں۔

(بہارِ شریعت، عقائد متعلقہ نبوت، ۱/ ۵۲)

(3)۔۔۔صفا اور مروہ کی سعی کی شروعات کیسے ہوئی؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ساتھ لے کر سفر فرمایا۔ اور اُس جگہ آئے جہاں کعبہ معظمہ ہے۔ یہاں اس وقت نہ کوئی آبادی تھی نہ کوئی چشمہ، نہ دور دور تک پانی یا آدمی کا کوئی نام و نشان تھا۔ ایک توشہ دان میں کچھ کھجوریں اور ایک مشک میں پانی حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں رکھ کر روانہ ہو گئے۔ حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فریاد کی کہ اے اللہ پاک کے نبی! اس سنسان بیابان میں جہاں نہ کوئی مونس ہے نہ غم خوار، آپ ہمیں بے یار و مدد گار چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں؟ کئی بار حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کو پکارا مگر آپ علیہ السلام نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آخر میں حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سوال کیا کہ آپ اتنا فرما دیجئے کہ آپ نے اپنی مرضی سے ہمیں یہاں لا کر چھوڑا ہے یا خداوند قدوس کے حکم سے آپ نے ایسا کیا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ہاجرہ! میں نے جو کچھ کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا ہے۔ یہ سن کر حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ اب آپ جایئے، مجھے یقین کامل اور پورا پورا اطمینان ہے کہ خداوند کریم مجھ کو اور میرے بچے کو ضائع نہیں فرمائے گا۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک لمبی دعا مانگی اور وہاں سے ملک شام چلے آئے۔ چند دنوں میں کھجوریں اور پانی ختم ہو جانے پر حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بھوک اور پیاس کا غلبہ ہوا اور ان کے سینے میں دودھ خشک ہو گیا اور بچہ بھوک و پیاس سے تڑپنے لگا۔ حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پانی کی تلاش و جستجو میں سات چکر صفا مروہ کی دونوں

پہاڑیوں کے لگائے مگر پانی کا کوئی سراغ دور دور تک نہیں ملا۔ یہاں تک کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیاس کی شدت سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر رو رہے تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کی ایڑیوں کے پاس زمین پر اپنا پیر مار کر ایک چشمہ جاری کر دیا۔ اور اس پانی میں دودھ کی خاصیت تھی کہ یہ غذا اور پانی دونوں کا کام کرتا تھا۔ چنانچہ یہی زمزم کا پانی پی پی کر حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام زندہ رہے۔

(عجائب القرآن مع غرائب القرآن ص ۱۴۵،۱۴۴)

اے عاشقانِ رسول! صفا اور مروہ وہ پہاڑیاں ہیں جن پر حضرت ہاجرہ پانی کی تلاش میں سات بار چڑھیں اور اتریں۔ اس اللہ والی کے قدم پڑ جانے کی برکت سے یہ دونوں پہاڑیاں شعائر اللہ یعنی اللہ کی نشانیاں بن گئیں اور تا قیامت حاجیوں پر اس پاک بی بی کی نقل اتارنے میں ان پر چڑھنا اور اترنا سات بار لازم ہو گیا۔ اس سے پتا چلا کہ بزرگوں کے قدم لگ جانے سے چیز شعائر اللہ بن جاتی ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۔ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۔

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے (طواف) کرے۔ (پ۲، البقرۃ:۱۵۸)

اور یہ دونوں پہاڑیاں حج و عمرہ کرنے والوں کے لئے طواف و سعی کا ایک مقبول و محترم مقام بن گئیں اور اس کی سعی واجب قرار پائی۔

واقعہ سے سبق

اور یہ بھی سبق ملتا ہے کہ اللہ والوں اور اللہ والیوں سے اگر کسی جگہ کو کوئی خاص تعلق حاصل ہو جائے تو وہ جگہ بہت معزز و معظم بن جاتی ہے اور ہر مسلمان کے لئے وہ جگہ قابل تعظیم و لائق احترام ہو جاتی ہے ورنہ مکہ معظمہ میں بہت سی پہاڑیاں اور چھوٹے بڑے بہت سے پہاڑ ہیں، مگر صفاو مروہ کی چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کو جو تقدس و عظمت حاصل ہے وہ کسی دوسرے پہاڑ کو حاصل نہیں۔ اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ یہ دونوں پہاڑیاں ایک اللہ والی کی ایک مبارک جدوجہد کی یادگار ہیں۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن ص۲۶۱،۲۶۰)

(4)۔۔۔قربانی کی شروعات کیسے ہوئی؟

اے عاشقانِ رسول! قربانی کی تاریخ بہت پرانی ہے جس کا بیان قرآنِ پاک میں کئی مقامات پر موجود ہے اور دنیا میں سب سے پہلی قربانی حضرتِ آدم علیہ السلام کے بیٹوں نے دی جس کا بیان ان شاء اللہ آگے آئے گا، لیکن امتِ محمدیہ میں ذوالحجہ کے دس، گیارہ اور بارہ تاریخ کو کی جانے والی قربانی کا تصور حضرتِ ابراہیم اور حضرتِ اسماعیل علیہما السلام کے واقعہ سے لیا گیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

تینوں رات ایک طرح کا خواب

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ذُوالْحِجہ کی **آٹھویں** رات ایک خواب دیکھا جس میں کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: "بے شک اللہ پاک تمہیں اپنے بیٹے کو ذَبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔" آپ صبح سے شام تک اِس بارے میں غور فرماتے رہے کہ یہ خواب اللہ پاک کی طرف سے ہے یا شیطان کی جانب سے؟ اِسی لئے **آٹھ** ذُوالْحِجہ کا نام یَوْمُ التَّرْوِیَه (یعنی سوچ بچار کا دن) رکھا گیا۔ **نویں** رات پھر وہی خواب دیکھا اور صبح یقین کر لیا کہ یہ حکم اللہ پاک کی طرف سے ہے، اِسی لئے 9 ذُوالْحِجہ کو **یوم عرفہ** (یعنی پہچاننے کا دن) کہا جاتا ہے۔ **دسویں رات** پھر وہی خواب دیکھنے کے بعد آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے صبح اس خواب پر عمل کرنے یعنی **بیٹے کی قربانی کا** پکا ارادہ فرما لیا جس کی وجہ سے 10 ذُوالْحِجہ کو یَوْمُ النَّحْر یعنی "ذَبح کا دن" کہا جاتا ہے۔

(تفسیرِ کبیر ج۹ ص ۳۴۶)

"بیٹے کی قربانی" سے روکنے کی شیطان کی ناکام کوششیں

اللہ پاک کے حکم پر عمل کرتے ہوئے **بیٹے کی قربانی** کے لئے حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام جب اپنے پیارے بیٹے حضرتِ اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو جن کی عمر اُس وَقت 7 سال (یا 13 سال یا اِس سے تھوڑی زائد) تھی لے کر چلے۔ **شیطان** ان کی جان پہچان والے ایک شخص کی صورت میں ظاہر ہوا اور پوچھنے لگا: **اے ابراہیم!** کہاں کا ارادہ ہے؟ آپ نے جواب دیا: ایک کام سے جارہا ہوں۔ اُس نے پوچھا: کیا آپ **اسمٰعیل** کو ذَبح کرنے جارہے ہیں؟ حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: کیا تم نے کسی باپ کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو ذَبح کرے؟ شیطان بولا: جی ہاں، آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ اِسی کام کے لیے چلے ہیں! آپ سمجھتے ہیں کہ اللہ پاک نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے۔ حضرتِ **ابراہیم** عَلَیْہِ السَّلام نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ پاک نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے تو پھر میں اس کی فرماں برداری کروں گا۔ یہاں سے مایوس ہو کر شیطان حضرتِ **اسمٰعیل** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی امّی جان کے پاس آیا اور ان سے پوچھا: ابراہیم آپ کے بیٹے کو لے کر کہاں گئے ہیں؟ حضرت ہاجرہ نے جواب دیا: وہ اپنے ایک کام سے گئے ہیں۔ شیطان نے کہا: وہ انہیں ذَبح کرنے کے لئے لے گئے ہیں۔ حضرتِ **ہاجرہ** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: کیا تم نے کبھی کسی باپ کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو ذَبح کرے؟ شیطان نے کہا: وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ پاک نے انہیں اِس بات کا حکم دیا ہے۔ یہ سن کر حضرت **ہاجرہ** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے ارشاد فرمایا: "اگر ایسا ہے تو اُنہوں نے اللہ پاک کی اطاعت (یعنی فرماں برداری) کرکے بہت اچّھا کیا"۔ اس کے بعد شیطان حضرتِ **اسمٰعیل** عَلَیْہِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے پاس آیا اور انہیں بھی اِسی طرح سے بہکانے کی کوشش کی لیکن اُنہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ اگر میرے ابو جان اللہ پاک کے حکم پر مجھے ذَبح کرنے لے جارہے ہیں تو بَہُت اچّھا کر رہے ہیں۔ (مُستَدرَک ج۳ص۴۲۶، رقم۴۰۹۴ مُلَخَّصاً)

شیطان کو کنکریاں مارنے کی شروعات

جب شیطان باپ بیٹے کو بہکانے میں ناکام ہوا اور "جمرے" کے پاس آیا تو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُسے "سات کنکریاں" ماریں، کنکریاں مارنے پر شیطان آپ کے راستے سے ہٹ گیا۔ یہاں سے ناکام ہو کر شیطان "دوسرے جمرے" پر گیا، فِرِشتے نے دوبارہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے کہا: "اِسے ماریئے۔" آپ نے اسے سات کنکریاں مارِیں تو اُس نے راستہ چھوڑ دیا۔ اب شیطان "تیسرے جمرے" کے پاس پہنچا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام نے فِرِشتے کے کہنے پر ایک بار پھر سات کنکریاں ماریں تو شیطان نے راستہ چھوڑ دیا۔ (تفسیرِ خازن ج۴ص۲۴ مُلَخَّصًا)

شیطان کو تین مقامات پر کنکریاں مارنے کی یاد باقی رکھی گئی ہے اور آج بھی حاجی ان تینوں جگہوں پر کنکریاں مارتے ہیں۔

بیٹا قربانی کے لیے تیار

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام جب حضرتِ اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام کو لے کر کوہِ ثَبِیْر پر پہنچے تو انہیں اللہ پاک کے حکم کی خبر دی، جس کا ذِکر قرآنِ کریم میں ان الفاظ میں ہے:

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ٘ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ (پ۲۳، الصّٰفّٰت، ۱۰۲)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا کہا اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے، کہا اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمٰعیل کو آدابِ فرزندی

مجھے رسّیوں سے مضبوط باندھ دیجئے

حضرتِ اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اپنے والد محترم سے مزید عرض کی: ابو جان! ذَبح کرنے سے پہلے مجھے رَسّیوں سے مضبوط باندھ دیجئے تاکہ میں ہل نہ سکوں کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرے ثواب میں کمی نہ ہو جائے اور میرے **خون** کے چھینٹوں سے اپنے کپڑے بچا کر رکھئے تاکہ انہیں دیکھ کر میری امی جان غمگین نہ ہوں۔ چھری خوب تیز کر لیجئے تاکہ میرے گلے پر اچھی طرح چل جائے (یعنی گلا فوراً کٹ جائے) کیونکہ موت بَہُت سخت ہوتی ہے، آپ مجھے ذَبح کرنے کے لئے پیشانی کے بل لٹائیے (یعنی چہرہ زمین کی طرف ہو) تاکہ آپ کی نظر میرے چہرے پر نہ پڑے اور جب آپ میری **امی جان** کے پاس جائیں تو انہیں میرا سلام پہنچا دیجئے اور اگر آپ مناسب سمجھیں تو میری قمیص انہیں دے دیجئے، اس سے ان کو تسلّی ہو گی اور صبر آ جائے گا۔ حضرتِ **ابراھیم** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! تم

اللہ پاک کے حکم پر عمل کرنے میں میرے کیسے عمدہ مددگار ثابت ہو رہے ہو! **پھر جس طرح حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کہا تھا ان کو اُسی طرح باندھ دیا، اپنی چھری تیز کی، حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پیشانی کے بل لِٹادیا، ان کے چہرے سے نظر ہٹالی اور ان کے گلے پر چھری چلا دی، لیکن چھری نے اپنا کام نہ کیا یعنی گلا نہ کاٹا۔اِس وقت** حضرتِ **ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر وحی نازل ہوئی:**

وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ (۱۰۴) قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ (۱۰۵) اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ (۱۰۶) وَ فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ (۱۰۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم! بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا، ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو، بیشک یہ روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے کر اسے بچالیا۔ (تفسیر خازن ج۴ ص۲۲ ملخّصاً)

جنّت کا مینڈھا

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جب حضرت **اسمٰعیل** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کو ذَبح کرنے کے لئے زمین پر لِٹایا تو اللہ پاک کے حکم سے حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام بطورِ فدیہ جنت سے ایک **مینڈھا**(یعنی دُنبہ) لئے تشریف لائے اور دُور سے اُونچی آواز میں فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَر، اَللّٰہُ اَکْبَر، جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ آواز سنی تو اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور جان گئے کہ اللہ پاک کی طرف سے آنے والی آزمائش کا وقت گزر چکا

ہے اور بیٹے کی جگہ فدیے میں **مینڈھا** بھیجا گیا ہے لہٰذا خوش ہو کر فرمایا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَر، جب حضرتِ اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے یہ سنا تو فرمایا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمد۔

(بِنایہ شرح ہِدایہ ج۳ص۳۸۷)

(5)۔۔۔تکبیر تشریق کیسے بنی؟

اے عاشقانِ رسول! تکبیر تشریق حضرت جبرئیل، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل علیہم السلام کے کلاموں کا مجموعہ ہے کہ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام جنت سے دنبہ لے کر حاضر ہوئے، ادھر ابراہیم علیہ السلام اپنے لخت جگر کو ذبح کر رہے تھے تو اوپر سے پکارا "اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ" حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوپر دیکھا تو جبرئیل کو آتے دیکھ کر فرمایا "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" پھر بحکم پروردگار حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھ پاؤں کھولے اور قبولیت قربانی کی بشارت دی تو حضرتِ اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا: "اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ" مگر اب تکبیر تشریق کہنے والا وہاں کی نقل کی نیت نہ کرے بلکہ اپنی طرف سے ذکر الٰہی کی نیت کرے۔

اے عاشقانِ رسول! نویں ذو الحجہ کی فَجر سے تیرہویں کی عصر تک پانچوں وقت کی فرض نمازیں جو مسجد کی جماعتِ مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئیں ان میں ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے اور تین بار افضل اسے **تکبیرِ تشریق** کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

(بہارِ شریعت ج۱ ص۷۷۹ تا ۷۸۵، تَنوِیرُ الْاَبصار ج۳ ص۷۱)

(6)۔۔۔قربانی کا کیا معنی ہے؟

اے عاشقانِ رسول! " قربانی " عربی زبان کا لفظ ہے۔ اصل لفظ " قُربان " ہے جو "قُرْب" سے مشتق (یعنی بنا) ہے۔ اور "قُرْب" کسی چیز کے نزدیک ہونے کو کہا جاتا ہے۔ اس لفظ کا عکس یا ضد "بُعْد" یعنی دوری ہے۔ قرب سے قربانی کا لفظ مبالغے کے طور پر واقع ہوا ہے۔ جیسے "قِرَاءَت" کے معنی فقط "پڑھنا" ہے اور قرآن کے معنی اس کتاب کے ہیں جسے بار بار اور کثرت سے پڑھا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کا نام انہی وجوہ کی بنیاد پر قرآن رکھا ہے کہ کثرتِ قراءت کے اعتبار سے دنیا کی کوئی کتاب اس کے برابر نہیں ہے۔ اسی طرح پیاسے کے لیے عربی زبان میں لفظ "عَطَش" استعمال ہوتا ہے۔ "عَطَش" سے "عَطْشَان" مبالغے کے طور پر واقع ہوا ہے جس کا مطلب ہے حد سے زیادہ پیاسا۔ ان مثالوں سے یہ بات واضح کرنا مقصود ہے کہ جب کوئی لفظ "فُعْلَان" کے وزن پر آئے تو یہ کثرت کے معنی دینے لگتا ہے۔ لہذا جانور کے ذبح کرنے کے عمل کو قربانی اس لیے کہتے ہیں کہ جانور کو ذبح کرنے کا عمل بندے کو اللہ کے انتہائی قریب کر دیتا ہے۔

اور اس بات کی دلیل ترمذی شریف کی یہ حدیث ہے کہ **رسول اللہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: انسان بقرہ عید کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ پاک کو خون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قِیامت میں اپنے سینگوں بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے ہاں قَبول ہو جاتا ہے۔ لہٰذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔

(ترمذی ج۳ص ۱۶۲ حدیث ۱۴۹۸)

نیز قربانی کا معنی کسی چیز کو نذر کرنا، صدقہ کرنا، بھینٹ چڑھانا، ایثار کرنا بھی ہے۔ اور ذوالحجہ کے مہینے میں دی جانے والی قربانی کا معنی مخصوص جانور کو مخصوص دنوں میں تقرب الی اللہ کی نیت سے ذبح کرنا ہے۔

(7)۔۔۔قربانی کی تاریخ

اے عاشقانِ رسول! قربانی کا عمل کوئی نیا عمل نہیں بلکہ یہ بہت پرانا عمل ہے اور اس کی تاریخ کوئی نئی تاریخ نہیں بلکہ یہ بہت پرانی حضرتِ آدم علیہ السلام کے زمانے سے جاری و ساری ہے پھر اس کے بعد ہر امت میں قربانی کا تصور رہا جو اپنے اپنے انداز سے جاری و ساری رہا یہاں تک کہ باطل مذہب والوں نے بھی اپنے اپنے مذہب میں قربانی کی صورت کو رائج کیا، قرآنِ پاک قربانی کی تاریخ کے بارے میں ہمیں یوں بتاتا ہے:

ہر امت میں قربانی

وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِؕ-فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْاؕ-وَ بَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ(۳۴) (پ۱۷،الحج،۳۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ہر امت کے لیے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی کہ اللہ کا نام لیں اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپایوں پر تو تمہارا معبود ایک معبود ہے تو اسی کے حضور گردن رکھو اور اے محبوب! خوشی سنادو ان تواضع والوں کو۔

مذکورہ بالا آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سابقہ تمام امتوں میں بھی قربانی موجود تھی۔

سب سے پہلی قربانی

انسانی تاریخ میں سب سے پہلی قربانی انسانِ اول ابو البشر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں بیٹوں نے پیش فرمائی ان میں سے ایک کی قربانی مقبول ہوئی دوسرے کی قربانی مردود ہوئی، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَ لَمْ یُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ (۲۷) (پ۶، المائدہ، ۲۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور انہیں پڑھ کر سناؤ آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر جب دونوں نے ایک ایک نیاز (قربانی) پیش کی تو ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی نہ قبول ہوئی، بولا قسم ہے میں تجھے قتل کر دوں گا، کہا اللہ اسی سے قبول کرتا ہے جسے ڈر ہے۔

نوٹ: اس آیت کی تفسیر بڑی دلچسپ ہے لہذا صراط الجنان یا خزائن العرفان سے مطالعہ کر لیں۔

حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی قربانی

حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے میں بھی قربانی کا عام رواج تھا چنانچہ محمد فرید وجدی لکھتے ہیں:

وَبَنَی نُوْحٌ مَذْبَحاً قَرُبَ فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ حَیَوَانَاتٍ کَثِیْرَةً۔ (دائرۃ المعارف القرن العشرین ج۷ ص۳۶۷)

ترجمہ: حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک ذبح خانہ بنا رکھا تھا جس میں آپ خدائے تعالی کی بارگاہ میں جانور قربان کیا کرتے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ وسلام کی قربانی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا واقعہ تفصیل کے ساتھ گزر چکا ہے جس کا بیان قرآنِ پاک کی سورۂ صافات میں موجود ہے۔

حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کی قربانی

حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالی نے حکم دیا کہ میرا گھر بیت المقدس تعمیر کرو حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے دور مبارک میں اس کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا لیکن تکمیل نہ

کر سکے عمر کا آخری حصہ تھا اور انہیں اس کے متعلق بہت زیادہ احساس اور فکر تھی کہ میں خانہ خدا کی تکمیل نہیں کر سکا چنانچہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا تم پریشان نہ ہو میں تیرے بیٹے سلیمان سے اس کی تعمیر مکمل کراؤں گا، لہذا حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر کو تکمیل کی منزل تک پہنچایا جب تعمیر مکمل ہو گئی تو مجمع الزوائد میں مذکور ہے کہ:

قرب القرابین و ذبح الذبائح و جمع بنی اسرائیل۔

ترجمہ: اس وقت بنی اسرائیل کو جمع کیا جانور ذبح کیے گئے اور خدا کی بارگاہ میں شکرانے کے طور پر قربانیاں پیش کی گئیں۔ (مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۱۰)

جب ہیکل سلیمانی کی تعمیر کی گئی تو اس وقت بھی قربانی پیش کی گئی تھی اور یہ قربانی پیش کرنے والے حضرت سلیمان علیہ السلام تھے دائرہ معارف میں ہے کہ حضرت سلیمان نے جب ہیکل تیار کیا تو قربانیوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچی۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۷ ص ۹۲۰)

بنی اسرائیل کی قربانی

بنی اسرائیل کے لئے اللہ تعالی نے مال غنیمت کو حلال نہیں کیا تھا اس لئے وہ لوگ جب کوئی جنگ یا جہاد کرتے تو فتح کئے ہوئے علاقوں سے حاصل ہونے والے مال و دولت و جواہرات ایک جگہ پر لا کر رکھ دئے جاتے، اور اسی طرح جب کوئی شخص قربانی دینا چاہتا تھا تو اس کا طریقہ کار بھی یہ ہوتا کہ وہ نفیس ترین گندم یا محبوب ترین دنبہ وغیرہ کسی ایسے کمرے میں لا کر رکھ دیتا تھا جس کی چھت کھلی ہوتی تھی تو اس وقت کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کمرے کے اندر تشریف فرما ہوتے اور بنی اسرائیل کمرے سے باہر ارد گرد کھڑے ہوتے وہ نبی علیہ السلام خدا سے ہم کلام ہوتے، دعا و التجا فرماتے، اللہ پاک ان کی دعاؤں کو قبول فرماتا اور آسمان سے

ایک آگ نازل ہوتی جس میں دھواں وغیرہ نہیں ہوتا صرف کڑک کی آواز سنائی دیتی وہ آگ اس مال غنیمت یا قربانی یا گندم کے ڈھیر کو جلا کر راکھ بنا دیتی کہ آگ کا اس قربانی کو جلانا یہ قبولیت کی نشانی ہوتی تھی اور اگر آگ اس قربانی کو نہ جلاتی تو یہ قبول نہ ہونے کی نشانی ہوا کرتی تھی۔(تفسیر کبیر جلد ۹ صفحہ ۱۲۱ تفسیر خازن جلد ۱ صفحہ ۳۱۱ تفسیر مظہری جلد ۲ صفحہ نمبر ۱۸۸)

یہودیوں کی قربانی

یہودیوں کے یہاں مختلف طرح کی قربانیاں پیش کی جاتی تھیں مگر ان میں رائج پانچ طریقے زیادہ مشہور تھے:(1) سختی قربانی۔(2)نذر کی قربانی۔(3) سلامتی کا ذبیحہ۔(4)خطا کی قربانی۔(5)جرم کی قربانی۔

انہوں نے ہر شخص کے لئے ایک قربانی کو خاص کر رکھا تھا شاہی قربانی کے لیے بیل، عام قربانی کے لیے بھیڑ، بکری۔ غریب آدمی کے لئے فاختہ یا جوان کبوتر اور مفلس کے لیے جو کی روٹی۔(ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام گوجرانوالہ شمارہ مئی ۱۹۹۵عیسوی)

حضرت عبدالمطلب کی قربانی

حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: عرب کے ایک دیہاتی نے بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر کہا: یَا اِبْنَ الذَّبِیْحَیْن! اے دو ذبیحوں کے بیٹے! رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ سُن کر مسکرائے۔

(مستدرک ، کتاب تواریخ المتقدمین ...الخ ، بیان الاختلاف...الخ ، ۳ / ۴۲۴ ، حدیث : ۴۰۹۰)

اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے ناپسند نہ کیا حضرتِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے دیگر صحابہ کرام نے پوچھا، دو ذبیح کون ہیں؟ کہا ایک حضرتِ سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ عَلَیْہِ السَّلَام اور دوسرے حضور صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کے والد ماجد حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ۔ (سیرتِ والدینِ مصطفٰی، ص ۵۰)

تفصیلی واقعہ

اس کا تفصیلی واقعہ یہ ہے کہ حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ منّت مانی تھی کہ اگر ان کے دس بیٹے ہوں اور وہ بڑے ہو کر قریش کی حفاظت کریں تو ان میں سے ایک کو رضائے الٰہی کے لئے بیتُ اللہ کے پاس ذَبح کریں گے۔ جب ان کی منت پوری ہو گئی تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور اپنی منّت کی خبر دے کر یہ منت پوری کرنے کو کہا، سب نے والد کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کیا۔ ان دس بیٹوں کے نام کا قرعہ ڈالا گیا تو حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام قرعہ میں نکلا۔ حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالٰی عنہ انہیں ذَبح کرنے کیلئے حرمِ محترم لے آئے اس موقع پر قریش نے ان سے درخواست کی کہ ان کو ذَبح نہ کیجئے جب تک آپ مجبور نہ ہو جائیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو ہر شخص اپنے بچّے کو لایا کرے گا کہ اس کو ذبح کرے۔

پھر قریش نے ایک تجویز پیش کی کہ ان کو ذبح نہ کیجئے بلکہ انہیں حجاز لے چلئے وہاں ایک کاہنہ عورت ہے آپ اس سے مسئلہ بیان کریں، اگر اس نے بھی ان کو ذبح کرنے کا حکم دیا تو پھر آپ کو اپنے صاحبزادے کے ذبح کرنے کا مکمل اختیار ہو گا اور اگر اس نے کوئی ایسا حل

پیش کیا جس سے آپ کی منت بھی پوری ہو جائے اور عبد اللہ ذَبح ہونے سے بھی بچ جائیں تو آپ اس تجویز کو قبول فرمالیجئے۔ پھر سب اس عورت کے پاس پہنچ گئے اور سارا ماجرا سنایا۔ اس عورت نے کہا کہ تمہارے ہاں جو دِیت کی مقدار مقرّر ہے یعنی دس اونٹ، تم اونٹوں اور عبد اللہ کے درمیان قُرعہ اندازی کرو، اگر عبد اللہ کے نام کا قرعہ نکلے تو اونٹوں کی مقدار بڑھا دو اور اس طرح کرتے رہو یہاں تک کہ تمہارا پَرْوَرْدَگار راضی ہو جائے اور اونٹوں پر قُرعہ نکل آئے۔ پھر عبد اللہ کی بجائے وہ اونٹ ذبح کر دینا اس طرح تمہارا رب بھی تم سے راضی ہو جائے گا اور تمہارا بیٹا بھی بچ جائے گا۔ یہ سُن کر سب مکّہ مکرّمہ پہنچے اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور دس اونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی ہوئی تو حضرت عبد اللہ کا نام آیا۔ دس اونٹ زیادہ کئے اور جب بڑھاتے بڑھاتے اونٹوں کی تعداد سو ہو گئی تو تب اونٹوں کے نام قُرعہ نکلا۔ وہاں موجود قریش اور دوسرے لوگوں نے حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالٰی عنہ کو مبارَک باد دی۔ حضرت عبد المطّلب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! جب تک تین بار اونٹوں کا نام نہیں نکلے گا تب تک میں اس قرعہ کو تسلیم نہیں کروں گا چنانچِہ یہ عمل تین بار دہرایا گیا اور ہر بار اونٹوں پر ہی قرعہ نکلا۔ (السیرۃ النبویہ لابن ہشام، ص ۶۴ ملخصًا)

دور جہالت کی قربانی

پرانے زمانے میں ایک ایسا وقت بھی تھا کہ لوگ بیج بوائی کے موسم میں زمین میں بیج ڈالنے سے پہلے انسانی جان کو قربان کرتے تھے تاکہ فصل حاصل کر سکیں یہ قربانی کسی معمولی اور عام شخص کی نہیں ہوتی تھی بلکہ اس کے لیے کسی ایسے نوجوان مرد یا عورت کو منتخب کیا

جاتا تھا جس نے خصوصی نگہداشت اور حفاظت میں تربیت پائی ہو وہ حسن و جمال میں بھی نمایاں ہو (ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام گوجرانوالہ صفحہ ۲۴-۲۵ مئی ۱۹۹۵ عیسوی)

اسی طرح ایران، ہندوستان، یونان، روم، عرب، افریقہ، امریکہ میں قربانی کا عام رواج تھا اور یہ قربانیاں بتوں کے غصب سے بچنے کے لیے دی جاتی تھیں۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۷ صفحہ ۹۲۰)

اہل فارس کی قربانیاں

فارس یعنی ایران میں عام طور پر آریہ لوگ سکونت پذیر تھے یہ لوگ عناصر طبعی، اجرام فلکی اور قدرتی طاقتوں کی پوجا کرتے تھے اور ان معبودان باطلہ کے لیے مختلف قربانیاں مختلف مواقع پر پیش کیا کرتے تھے۔ ساسانی خاندان کے مختلف لوگوں نے علیحدہ علیحدہ آتش کدہ بنا رکھے تھے اور نہایت فیاضی کے ساتھ مال و جواہرات کے چڑھاوے چڑھاتے تھے اور زمین و غلام اس کے لیے وقف کرتے تھے عام طور پر بت پرست تھے ان کے دیوتا فطری قوتیں تھی یا وہ اشخاص جو ان قوتوں کا پیکر سمجھے جاتے تھے۔ دیوتاؤں کی سب سے بڑی پوجا یہ تھی کہ ان کے لیے قربانیاں دی جاتی، عام طور پر اناج اور دودھ کی قربانی پیش کی جاتی تھی گوشت ان دیوتاؤں کی قربان گاہ پر جلایا جاتا تھا پجاری خود بھی کھاتے تھے اور اس کا بہترین حصہ پروہت (مذہبی کاموں کو باقاعدہ کرنے یا کرانے والے) کو دیا جاتا سب سے مرغوب ترین قربانی "سومہ" تھی یہ ایک شراب تھی جو ایک پہاڑی بوٹی سے بنائی جاتی تھی۔

(ملخصاً ہسٹی آف پرشیا صفحہ ۳۹۷، بعہد ساسانیان خلاصہ صفحہ ۲۱۸، ولڈ سول لائزیشن صفحہ ۸۱)

ہندو مذہب میں قربانی

ہندوؤں کے مختلف وید ہیں جن میں ایک رگ وید ہے اس کے آخری منتر میں ہے کہ سب سے قدیم آدمی کو دیوتاؤں نے بطور قربانی ذبح کیا تھا۔ قربانی پہلے بھی ان کی عبادت کا اہم حصہ تھی لیکن اب اس کی اہمیت سو گنا بڑھ گئی ہے۔ ساماوید، یجر وید، اتھر وید، رگ وید، کے بعض منظوم اور نثری حصوں کو الگ کر دیا گیا ہے۔ انہیں قربانی کے وقت پڑھا جاتا ہے۔ ہندو لوگ اپنی ماتا دیوی (درگا، دیوتا کی بیوی) کی پوجا کے وقت جانوروں کی بلی یعنی قربانی پیش کرتے ہیں پرانے زمانے میں زندہ انسانوں کو بھی اس کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھایا جاتا تھا۔ اور جانوروں کی قربانی کا رواج آج بھی برقرار ہے اور قربانی پیش کرنے والا قربانی کا خون درگا کو پیش کرتا ہے۔ اس کا پسندیدہ ٹکڑا برہمن (وید کا عالم پنڈت) خود لے اڑتا ہے۔ باقی ماندہ قربانی دینے والا خود کھاتا ہے یا دوسرے پجاریوں کو بھی کھانے کی دعوت دیتا ہے۔

(انسائیکلوپیڈیا آف لیونگ فیتھ صفحہ ۲۳۲ بحوالہ رگ وید صفحہ ۹۔۱۰)

اہل یونان کی قربانی

اہل یونان دیوتاؤں کے مندروں اور عبادت گاہوں میں بڑے قیمتی نذرانے پیش کرتے تھے اور اپنے مال و دولت، زمین جائیداد ان کے نام وقف کر دیا کرتے تھے جب کوئی خاص مشکل پیش آتی تو انسانی قربانی سے بھی پیچھے نہیں ہٹتے تھے چنانچہ ایگا میمنون نے محض دیوی آرٹومس کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی جوان سال بیٹی اپنی گنیا کو اس کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھا دیا۔

اہل چین کی قربانی

شانگ خاندان کے دور حکومت میں چین کے لوگ زمین، آسمان، دریا، ہوائیں اور سمتوں مشرق و مغرب وغیرہ ان کے معبود ہوتے تھے اور ان کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ان معبودان باطلہ کے لیے قربانیاں بھی پیش کرتے تھے۔ عام طور پر جانوروں کا گوشت جلایا جاتا تھا شراب ان کی پسندیدہ قربانی تھی دیوتاؤں کی قربان گاہ پر انسانی قربانی کا بھی عام رواج تھا عام طور پر زیادہ تر جنگی قیدیوں کو بھینٹ چڑھایا جاتا تھا کبھی کبھار تو فوج صرف اسی مقصد کے لیے بیرون ممالک بھیجی جاتی تھی کہ غیر چینیوں کو قید کر کے لے آئیں اور ان کو قربانی کے طور پر اپنے معبودوں کے لئے ذبح کیا جائے۔

اہل مصر کی قربانی

اہل مصر کی پرانی روایات اور عادت و اطوار میں سے تھا کہ دریائے نیل خشک ہو جاتا تھا تو وہ حسن کی پیکر، ایک کنواری دوشیزہ، کو اس کی بھینٹ چڑھاتے تھے تو وہ جاری ہو جاتا تھا ورنہ خشک ہی رہتا تھا مصری لوگوں کی تمام تر پیداوار کا دارومدار اسی دریا پر تھا اس لیے وہ اسے خشک ہوتا نہیں دیکھ سکتے تھے انہوں نے خود یہ گمان کر رکھا تھا کہ اس کا علاج صرف یہی ہے کہ ایک حسین و جمیل نوجوان لڑکی کو اس پر قربان کر دیا جائے تاکہ دریا کو جاری رکھا جا سکے۔ جب امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے دور خلافت میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ نے اس علاقے کو فتح کیا اور آپ کو اس علاقے کا گورنر بنایا گیا تو مصری باشندوں نے فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص کو اپنے اس طریقہ کار سے آگاہ کیا چنانچہ آپ نے

فرمایا اسلام ایسی غلط رسومات کو مٹانے آیا ہے ہم غیر شرعی کام ہر گز برداشت نہیں کر سکتے چنانچہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو بذریعہ خط صورت حال سے باخبر کیا اور عرض کیا ہماری رہنمائی کی جائے کہ ہم اس ظالمانہ اور قاتلانہ رسم سے کیسے جان چھڑا سکتے ہیں؟ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بھیجے ہوئے قاصد کے آتے ہی ایک خط عنایت فرمایا جو دریائے نیل کے نام لکھا تھا جس کا مضمون کچھ اس طرح تھا کہ:

امابعد: اے دریا اگر تو خود بخود جاری ہوا کرتا تھا تو پھر بالکل جاری نہ ہو ہمیں تیرے پانی کی کوئی ضرورت نہیں اور اگر تجھے اللہ تعالی نے جاری فرمایا ہے تو میں اس واحد و قہار سے عرض گزار ہوں کہ وہ تجھے جاری فرمادے۔

آپ نے فرمایا کہ اس خط کو دریائے نیل میں دفن کر دینا چنانچہ آپ کی ہدایت کے مطابق دریائے نیل کی ریت میں دفن کر دیا گیا اب خدا کی شان کا اظہار یوں ہوا کہ جوں ہی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا خط خشک دریا میں دفن کیا گیا وہ فوراً جاری ہو گیا اور اسی وقت اس قدر کی تموج و تلاطم خیزی سے جاری ہوا کہ سولہ ہاتھ اوپر آگیا اور آج تک خشک نہیں ہوا۔(کتاب الکرامات صفحہ ۱۱۹، البدایہ والنہایہ یاجلد ۲ صفحہ نمبر ۲۷)

مشرکین عرب کی قربانیاں

مشرکین عرب کی قربانی کے متعدد طریقے تھے، اپنے بتوں کے نام پر جانور ذبح کرتے اور ذبح کرتے وقت یوں کہتے: بسم اللات بسم المنات وغیرہ۔

انہوں نے اپنے بت کعبہ میں نصب کر رکھے تھے کعبہ کے ارد گرد اطراف و اکناف میں پتھر سجا رکھے تھے۔ ان کے پاس اپنے بتوں کا تقرب حاصل کرنے کے لئے جانوروں کو ذبح کرتے ان جانوروں کے خون اور گوشت ان پتھروں پر چھوڑتے اور خیال کرتے کہ جب تک ایسانہ کیا جائے ہماری قربانی قبول نہیں ہوگی۔ (تفسیر کبیر جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۵)

قرآن مجید میں ان کے اس عمل کا ذکر متعدد مقامات پر موجود ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ۔ (پ۶، المائدہ، ۳)

ترجمہ: جو جانور نصب کیے گئے پتھروں پر ذبح کیے جائیں وہ بھی حرام ہیں۔

ان ساری باتوں کے باوجود مشرکین مکہ کی دو مشہور قربانیاں تھیں فرع وعتیرہ جن کی تفصیل یوں ہے کہ:

(1)۔۔۔فرع: اونٹنی کا وہ پہلا بچہ جنہیں کفار اپنے معبودوں کے لیے ذبح کرتے تھے۔

(2)۔۔۔عتیرہ: وہ جانور جسے کفار رجب کے پہلے عشرہ میں اپنے باطل معبودوں کے لئے ذبح کرتے تھے، اس کو رجبیہ بھی کہتے تھے۔

(مسلم صفحہ ۱۵۹ ۱۶۰ مع نووی، ابوداود جلد ۲ صفحہ ۳۵ مشکوۃ صفحہ ۱۲۹ مع حاشیہ)

اوپر کی تمام تفصیلی گفتگو سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں اور اظہر من الشمس ہو گئی کہ قربانی کرنا پرانی روایات کا حصہ ہے اور جتنا پرانا رشتہ نسل انسانی کا دنیا سے ہے اتنا ہی پرانا قربانی کا معاملہ ہے۔

(8)۔۔۔قربانی دینے سے کیا ملتا ہے؟

اے عاشقانِ رسول! دنیا کی ہر قوم اور ہر مذہب نے اپنے مذہبی عقائد و نظریات کے مطابق قربانی کی تاریخ کو قائم رکھا ہے۔ اور قربانی کا تصور بلا امتیاز تمام مذاہب میں موجود رہا اور ہے۔ کیونکہ قربانی زندہ قوموں کا شعار ہے۔ قربانی سے طاقتوری اور بہادری کا اظہار ہوتا ہے۔ تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ جس قوم نے قربانی دینا سیکھ لیا وہ دنیا کی طاقتور قوم کہلانے لگی۔ اور اس قوم کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔

قربانی اپنے دینے والوں کو پستی کے بجائے بلندی عطا کرتی ہے۔ کمزوری چھین کر تقویت کا تاج فراہم کرتی ہے۔ گمنامی کے اندھیروں سے نجات دے کر شہرت سے ہم کنار کرتی ہے اور جدائی میں جلنے والوں کو پیغام وصل سناتی ہے۔ صفحاتِ کائنات بتاتے ہیں کہ خوشگوار زندگی اسی قوم کا مقدر بنی ہے جس نے مرنا اور قربان ہونا سیکھ لیا۔ یہی وجہ ہے کہ قربانی کا تصور ہر قوم اور ہر مذہب میں ہر دور اور زمانے میں مختلف انداز و اطوار سے موجود رہا ہے۔ لیکن چونکہ اسلام دینِ فطرت ہے۔ ترجمانِ حقیقت ہے۔ دیگر امور کی طرح اسلام کا تصورِ قربانی تمام ادیان و اقوام سے جدا اور منفرد ہے۔

اسلام اپنے متبعین کو دین اسلام کی بالادستی اور عظمت رسالت کی پاسبانی کے لیے وقت، وطن، مال، اور اولاد کی قربانی کی ترغیب دیتا ہے۔ بلکہ اللہ پاک اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اگر جان کی قربانی کا مطالبہ کریں تو مسلمانوں کو اس سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیے، کیوں؟ کیونکہ

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

(9)۔۔۔قربانی کی حکمتیں

اے عاشقانِ رسول! قربانی کی دینی، دنیوی، معاشرتی، سماجی بہت سارے فوائد، مقاصد اور حکمتیں ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ یہ اللہ پاک کی جانب سے انسانوں کو دیے جانے والے احکام و تحائف میں سے ایک حکم اور تحفہ ہے اور اللہ پاک کے ہر حکم میں بے شمار حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ نیز قربانی ایک با مقصد عبادت ہونے کے ساتھ ساتھ قربانی کے عمل سے انسان کے لیے کئی سارے سبق بھی موجود ہیں جن کو سامنے رکھ کر اپنی زندگی کو آسان اور کمتر سے بہتر اور بہتر سے بہترین بنا سکتا ہے۔ قربانی کی حکمتوں میں سے چند درج ذیل ہیں چنانچہ:

پہلی حکمت: حصولِ تقوی

قربانی کے مقاصد اور حکمتوں میں سے سب سے بڑی حکمت اور مقصد اللہ پاک کا ہم مسلمانوں کو تقوی کی تعلیم دینا ہے۔ ہمارے اندر تقوی و اخلاص کی صفت پیدا کرنا ہے اور ہم سب کو متقی و مخلص بنانا ہے۔ جیسا کہ قرآنِ حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْؕ-كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْؕ-وَ بَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ(۳۷) (پ۱۷،الحج،۳۷)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ اُن کے خون ہاں تمہاری پرہیز گاری اس تک باریاب ہوتی (پہنچتی) ہے، یونہی ان کو تمہارے بس میں کر دیا کہ تم اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ تم کو ہدایت فرمائی۔ اور اے محبوب! خوش خبری سناؤ نیکی والوں کو۔

اس آیت سے پتا چلا کہ جانوروں کو فقط ذبح کرنا مقصود نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس

نہ ان جانوروں کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون، کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سب چیزوں سے بے نیاز ہے اس کے پاس تو صرف بندوں کا اخلاص، ثواب کی امید اور صالح نیت پہنچتی ہے اسی لیے فرمایا وَلٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ۔ کہ اس کے پاس تو تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ لہذا قربانی میں اخلاص کی ترغیب دی گئی ہے۔ قربانی کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی طلب ہو، اس کا مقصد تفاخر، ریاکاری، شہرت کی خواہش یا محض عادت نہ ہو۔

لیکن آجکل دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ اپنی واہ واہی کی وجہ سے قربانی کرتے ہیں، بعض گوشت حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں، بعض اپنے بچوں کی ضد پوری کرنے کے لیے کرتے ہیں، اور بعض تو اپنے غیر مسلم دوستوں کی وجہ سے قربانی کرتے ہیں، کہ غیر مسلم دوست مسلمان سے قربانی کے موقع میں دعوت کرنے کو کہتے ہیں، لہذا ان کی دعوت کرنے کی وجہ سے قربانی کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ اغراض و مقاصد قربانی کے نہیں بلکہ قربانی کا مقصد اللہ پاک کی رضا ہونی چاہیے۔ اللہ پاک مسلمانوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ آمین

اس آیت کے شانِ نزول کے متعلق تفسیرِ مدارک میں لکھا ہے کہ: دورِ جاہلیّت کے کفار اپنی قربانیوں کے خون سے کعبہ معظمہ کی دیواروں کو آلودہ کرتے تھے اور اسے قرب کا سبب جانتے تھے، جب مسلمانوں نے حج کیا اور یہی کام کرنے کا ارادہ کیا تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہرگز نہ ان کی قربانیوں کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون، البتہ تمہاری طرف سے پرہیزگاری اس کی بارگاہ تک پہنچتی ہے اور قربانی کرنے والے صرف نیت کے اِخلاص اور تقویٰ کی شرائط کی رعایت کر کے اللہ تعالیٰ کو

راضی کر سکتے ہیں۔ (مدارک، الحج، تحت الآیۃ: ۳۷، ص ۷۴۰)

اور اس کی دلیل قربانی کرتے وقت پڑھی جانے والی دعا بھی ہے کہ اس دعا میں بھی اللہ پاک کی رضا اور اس کی خوشنودی کا درس دیا گیا ہے چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾ (پ۸، الانعام، ۱۶۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو رب سارے جہان کا۔

دوسری حکمت: درسِ توحید

قربانی کی حکمتوں میں سے ایک حکمت قربانی کے ذریعے ہمیں یہ تعلیم دینا ہے کہ ہم ہر طرح کے شرک و کفر سے دوری اختیار کر کے موحد (ایک اللہ کی عبادت کرنے والے) بن جائیں۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ جب قربانی کا جانور ذبح کیا جاتا ہے تو جو دعا پڑھی جاتی ہے اس کے اندر یہ آیت بھی موجود ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۶۳﴾ (پ۸، الانعام، ۱۶۳، ۱۶۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو رب سارے جہان کا۔ اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

تیسری حکمت: درسِ اتباعِ سنتِ رسول ﷺ

قربانی کی ایک حکمت اتباعِ سنت کا درس بھی ہے کیونکہ عمل وہی قابلِ قبول ہے جو نبی کریم ﷺ کے فرمان سے ثابت ہو اور وہ عمل کسی بھی حال میں مقبول نہیں جو کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے ہٹ کر ہو، اگرچہ وہ چیز کتنی اچھی ہی کیوں نہ ہو۔ اور یہی سبق اور یہی پیغام ہمیں قربانی کے جانور کے ذریعے ہر سال دیا جاتا ہے وہ اس طرح سے کہ قربانی تبھی قابلِ قبول ہوگی جب انسان عید الاضحی کی نماز کے بعد ذبح کرے اگر کسی نے عید الاضحی کی نماز پڑھے بغیر جانور ذبح کر لیا تو پھر اس کی قربانی قربانی نہیں بلکہ صرف گوشت کھانے کا مزہ لینا ہے جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث میں ہے:

حضرتِ براء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا:"سب سے پہلے جو کام آج ہم کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھیں پھر اس کے بعد قربانی کریں گے جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت (طریقہ) کو پالیا اور جس نے پہلے ذبح کر لیا وہ گوشت ہے جو اس نے پہلے سے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کر لیا قربانی سے اسے کچھ تعلق نہیں۔

"ابوبردہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کھڑے ہوئے اور یہ پہلے ہی ذبح کر چکے تھے (اس خیال سے کہ پڑوس کے لوگ غریب تھے انہوں نے چاہا کہ ان کو گوشت مل جائے) اور عرض کی یارسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) میرے پاس بکری کا چھ ماہہ ایک بچہ ہے فرمایا:"تم اسے ذبح کر لو اور تمہارے سوا کسی کے لیے چھ ماہہ بچہ کفایت نہیں کرے گا۔"

("صحیح البخاري"، کتاب الأضاحی، باب سنۃ الأضحیۃ، الحدیث:۵۵۴۵، ج۳، ص۵۷۱)

چوتھی حکمت: درسِ اتباعِ ملتِ ابراہیم علیہ السلام

قربانی کی ایک حکمت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نقشِ قدم کی حقیقی اتباع کا درس ہے، کیونکہ قربانی کر کے حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کی سنت کو زندہ رکھنا ہے اور اس اتباع اور تابعداری کا حکم خود اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بھی دیا ہے چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:

ثُمَّ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًاؕ-وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ(۱۲۳) (پ۱۴، النحل، ۱۲۳)

ترجمہ کنزالایمان: پھر ہم نے تمہیں وحی بھیجی کہ دین ابراہیم کی پیروی کرو جو ہر باطل سے الگ تھا اور مشرک نہ تھا۔

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﳛ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًاۚ-وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ(۱۶۱) (پ۸، الانعام، ۱۶۱)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ بے شک مجھے میرے رب نے سیدھی راہ دکھائی، ٹھیک دین ابراہیم کی ملّت جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرک نہ تھے۔

پانچویں حکمت: ظاہری اور باطنی عیوب سے پاکی

قربانی کی ایک حکمت قربانی کے ذریعے ہمیں ظاہری و باطنی عیوب سے پاک ہونے کا درس دینا بھی ہے۔ یعنی جس طرح قربانی کے صحیح ہونے کے لیے قربانی کے جانور کا بے عیب ہونا ضروری ہے اسی طرح ہماری نجات کے لیے اور جنت پانے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اپنے دل کو ہر طرح کے کفر و شرک کی آلودگیوں، بدعات و خرافات کی نجاستوں سے پاک

کرنے کے ساتھ ساتھ دل کی دیگر بیماریوں یعنی نفاق، ریاکاری، بدگمانی، بغض وعداوت، کینہ، حسد اور تکبر جیسی قبیح عادتوں سے پاک وصاف رکھیں۔ جیسا کہ رب العالمین کا فرمان ہے:

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿۸۹﴾ (پ۱۹، الشعراء، ۸۸،۸۹)

ترجمۂ کنز الایمان: جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے۔ مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔

اس آیت کی تفسیر میں مفتی نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی لکھتے ہیں: جو شرک کُفر و نفاق سے پاک ہو اس کو اس کا مال نفع دے گا۔

لہٰذا جو کفر و شرک اور گناہوں کی آلودگی سے آلودہ ہو وہ ہرگز مقبول نہیں یعنی نجات کے قابل نہیں۔

چھٹی حکمت: مالِ حرام سے اجتناب

قربانی کی حکمتوں میں سے ایک حکمت حرام مال سے اجتناب کرنے کا درس دینا ہے کہ جس طرح سے عیب دار جانور قربانی کے لئے قابلِ قبول نہیں بالکل اسی طرح حرام مال بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرنا قابلِ قبول نہیں۔ جس طرح سے جانور کا عیب قربانی کے قبول ہونے میں رکاوٹ ہے اسی طرح حرام کمائی اور حرام دولت بھی عبادتوں کے قبول ہونے میں رکاوٹ ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے:

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں بیشک اللہ پاک ہے پاک ہی کو قبول فرماتا ہے۔ (سنن الکبرٰی کتاب صلٰوۃ الاستسقاء ۳/۳۴۶ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۳۲۶)

اورامام احمد نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے تخریج کی کہ انہوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ نہ ہو گا کہ بندہ حرام کما کر اس سے تصدق کرے اور وہ قبول کر لیا جائے گا اور نہ یہ کہ اسے اپنے صرف میں لائے تو اس کے لئے اس میں برکت دیں اور نہ اسے اپنے پیچھے چھوڑ جائے گا مگر یہ کہ وہ اس کا توشہ ہو گا جہنم کی طرف، بیشک اللہ تعالٰی برائی سے برائی کو نہیں مٹاتا، ہاں بھلائی سے برائی کو مٹاتا ہے بیشک خبیث خبیث کو نہ مٹائے گا۔ (مسند امام احمد بن حنبل حدیث عبداللہ بن مسعود دار الفکر بیروت ۱/۳۸۷)

ساتویں حکمت: درسِ خدمت خلق

قربانی کی ایک حکمت لوگوں کو اپنے مال میں سے غریبوں اور مسکینوں کو دینے کا درس دینا بھی ہے یعنی ہر قربانی کرنے والے کے لیے مستحب ہے کہ وہ گوشت کے تین حصے کرے: (1) اپنے لیے، (2) اپنے رشتہ داروں کے لیے، (3) غریبوں کے لیے۔ پس یہ قربانی ہمیں سیکھ دیتی ہے کہ ہم صرف قربانی کے گوشت ہی کے تین حصے نہ کریں بلکہ اپنے مال کا کچھ نہ کچھ حصہ غریبوں کے لیے ضرور نکالا کریں۔ چنانچہ اسی درس اور تعلیم کی طرف اللہ پاک نے رہنمائی کرتے ہوئے حکم دیا کہ:

فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآىٕسَ الْفَقِیْرَ۟ؗ (۲۸) (پ،۱۷، الحج، ۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ۔

اسی طرح سورۂ حج کی آیت نمبر 36 میں ارشاد فرمایا:

فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَ الْمُعْتَرَّؕ-كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (۳۶) (پ،۱۷، الحج، ۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اُن میں سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ ہم نے یونہی اُن کو تمہارے بس میں دے دیا کہ تم احسان مانو۔

اے عاشقانِ رسول! پورے سال اور بالخصوص بقرہ عید میں جن کے یہاں قربانی ہوتی ہے وہ لوگ اس بات کا لحاظ ضرور رکھیں، آج کل تو ویسے ہی پریشان کن حالات ہیں، مہنگائی عروج پر ہے، کمانے اور کھانے کی تنگیاں ہیں، ایسے حالات میں اپنے علاقے کے غریبوں، مسکینوں دیہاڑی مزدوروں کا خاص خیال رکھیں، اس سال اگر ہو سکے تو گوشت کی ذخیرہ اندوزی کرنے کے بجائے اپنے علاقے کے ہر اس مسلمان تک گوشت ضرور پہنچائیں جن کے یہاں قربانی نہیں ہوئی ہے۔

لیکن ہمارے معاشرے میں دیکھا جاتا ہے کہ امیر لوگ غریبوں کا خیال نہیں رکھتے اور یہ سوچتے ہیں کہ مال تو ہمارا کمایا ہوا ہے، ہم نے محنت و مشقت سے حاصل کیا ہے، اس میں سے غریبوں کو کیوں دیں؟ لہٰذا اس کے متعلق آیتِ قرآنی سنیئے چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ۔ (پ۱۳، الرعد، ۲۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ جس کے لیے چاہے رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بندوں میں سے جسے چاہے وسیع رزق دے کر غنی کر دیتا ہے اور جسے چاہے اس کے رزق میں تنگی فرما کر اسے فقیر بنا دیتا ہے۔ (خازن، الرعد، تحت الآیۃ: ۲۶، ۳/ ۶۵)

رزق میں برابری نہ ہونے کی حکمتیں

یاد رہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو ایک جیسا رزق عطا نہیں فرمایا، بعض لوگ غریب ہیں، بعض مُتَوَسِّط اور بعض امیر، اس میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار حکمتیں ہیں، ان میں

سے ایک حکمت یہاں ذکر کی جاتی ہیں۔

(۱)۔۔۔**پہلی حکمت** وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا:

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُؕ-اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ- (الشوری:۲۷)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کیلئے رزق وسیع کر دیتا تو ضرور زمین میں فساد پھیلاتے لیکن وہ ایک مقدار سے جتنا چاہتا ہے اتارتا ہے، بیشک وہ بندوں سے خبر دار، دیکھنے والا ہے۔

تفسیرِ صراط الجنان میں ہے: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو غریب اور بعض کو مالدار بنانے کی حکمت بیان فرمائی ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کیلئے رزق وسیع کر دیتا تو وہ ضرور زمین میں فساد پھیلاتے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کا رزق ایک جیسا کر دے تو یہ بھی ہو سکتا تھا کہ لوگ مال کے نشے میں ڈوب کر سرکشی کے کام کرتے اور یہ بھی صورت ہو سکتی تھی کہ جب کوئی کسی کا محتاج نہ ہو گا تو ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنا ناممکن ہو جائے گا جیسے کوئی گندگی صاف کرنے کے لئے تیار نہ ہو گا، کوئی سامان اٹھانے پر راضی نہ ہو گا، کوئی تعمیراتی کاموں میں محنت مزدوری نہیں کرے گا، یوں نظامِ عالَم میں جو بگاڑ پیدا ہو گا اسے ہر عقلمند باآسانی سمجھ سکتا ہے۔ (صراط الجنان ج۹، ص۱۱۳، ۱۱۲)

اللّٰہ تعالیٰ کے اَفعال حکمتوں اور مَصلحتوں سے خالی نہیں

ابو عبداللہ محمد بن احمد قرطبی رَحْمَۃُاللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''اگرچہ بندوں کی بہتری اور فائدے کے لئے اَفعال کرنا اللہ تعالیٰ پر واجب نہیں، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے

اَفعال حکمتوں اور مَصلحتوں سے خالی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے حال کو جانتا ہے کہ اگر اس پر دنیا کا رزق وسیع کر دیا تو یہ وسعت بندے کے اعمال کو فاسد کر دے گی، اس لئے اس پر رزق تنگ کر دینے میں ہی اسی کی مَصلحت اور بہتری ہے، لہٰذا کسی پر رزق تنگ کر دینے میں اس کی توہین نہیں اور نہ ہی کسی پر رزق کشادہ کر دینا اس کی فضیلت ہے۔ مزید فرماتے ہیں ”تمام معاملات اللہ تعالیٰ کی مَشِیَّت پر مَوقوف ہیں ،وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور وہ اپنے کسی فعل پر جواب دِہ نہیں کیونکہ وہ علی الاطلاق مالک ہے۔ (قرطبی، الشوریٰ، تحت الآیۃ: ۲۷، ۸ / ۲۱، الجزء السادس عشر، ملخصًا)

امیری، غریبی، بیماری اور تندرستی کی بہت بڑی حکمت

ہم معاشرے میں دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ امیر، کچھ لوگ غریب، کچھ بیمار اور کچھ تندرست ہیں، اس میں یقیناً اللہ تعالیٰ کی بے شمار حکمتیں پوشیدہ ہیں ، یہاں لوگوں کے احوال میں اس فرق کی ایک بہت بڑی حکمت ملاحظہ ہو، چنانچہ

حضرت انس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبیٔ اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”بے شک میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی بھلائی مالداری میں ہے، اگر میں انہیں فقیر کر دوں تو اس کی وجہ سے ان کا ایمان خراب ہو جائے گا۔ بے شک میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی بھلائی فقیری میں ہے، اگر میں انہیں مالدار بنا دوں تو اس کی وجہ سے ان کا ایمان خراب ہو جائے گا۔ بے شک میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی بھلائی صحت مند رہنے میں ہے، اگر میں انہیں بیمار کر دوں تو اس بنا پر ان کا ایمان خراب ہو جائے گا۔ بے شک میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی بھلائی بیمار رہنے میں ہے، اگر میں

انہیں صحت عطا کر دوں تو اس کی وجہ سے ان کا ایمان خراب ہو جائے گا۔ میں اپنے علم سے اپنے بندوں کے معاملات کا انتظام فرماتا ہوں، بے شک میں علیم و خبیر ہوں۔

(حلیۃ الاولیاء، الحسین بن یحیی الحسینی، ۸/ ۳۵۵، الحدیث: ۱۲۴۸۵)

لہذا کوئی امیر کسی غریب کو حقیر نہ جانے بلکہ اس کی مدد کر کے اللہ پاک کی رضا اور ثواب حاصل کرے۔

آٹھویں حکمت: درسِ پابندی نماز

قربانی کی ایک حکمت وہ ہے جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورۂ کوثر میں بیان فرمایا ہے اور سورۂ کوثر میں اللہ پاک نماز کے ساتھ قربانی کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ ﴿۲﴾ (پ ۳۰، الکوثر، ۲)

ترجمۂ کنز الایمان: تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

اس آیت میں اللہ پاک نے نماز کا ذکر پہلے اور قربانی کا ذکر بعد میں فرمایا ہے اسی لیے پہلے بقرہ عید کی نماز پڑھتے ہیں اور اس کے بعد قربانی کرتے ہیں، جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جو انسان قربانی کرنے جارہا ہے اسے چاہیے کہ پہلے وہ نماز کا پابند ہو جائے اور قربانی کے ساتھ ساتھ نماز کا بھی اہتمام کرے۔ نیز قیامت کے دن اللہ پاک سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کرے گا اور جب ہماری نماز صحیح ہو گی تو قربانی اور دیگر تمام عبادتیں اپنے آپ صحیح ہو جائیں گی جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے:

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندے کے اَعمال میں سے پہلے نماز کا سُوال ہو گا، اگر وہ دُرُست ہوئی تو اُس نے کامیابی پائی اور اگر اس میں کمی ہوئی تو وہ

رُسوا ہوا اور اُس نے نُقصان اُٹھایا۔ (کنز العمال، ۷/ ۱۱۵، حدیث: ۱۸۸۸۳)

قربانی کی حکمتوں سے حاصل ہونے والا سبق

اے عاشقانِ رسول! قربانی کی ان حکمتوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے آیئے ہم سب آج سے یہ عہد کرتے ہیں کہ جس طرح ہم قربانی شوق و ذوق کے ساتھ کرتے ہیں ٹھیک اسی طرح اپنے آپ کو تقویٰ کے زیور سے آراستہ کریں گے، اللہ پاک کے سوا کسی باطل معبود کو نہیں مانیں گے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنتوں کی پیروی کر کے اپنی زندگی کو خوشگوار و مشکبار بنائیں گے، ظاہری و باطنی عیوب سے بچ کر اپنے آپ کو پاک و صاف کریں گے، حرام کاموں، حرام مال سے خود کو بچائیں گے، خدمتِ خلق کرتے رہیں گے، اور ہمیشہ نمازوں کا اہتمام کریں گے۔ اللہ پاک ہمیں قربانی کے حکمتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔
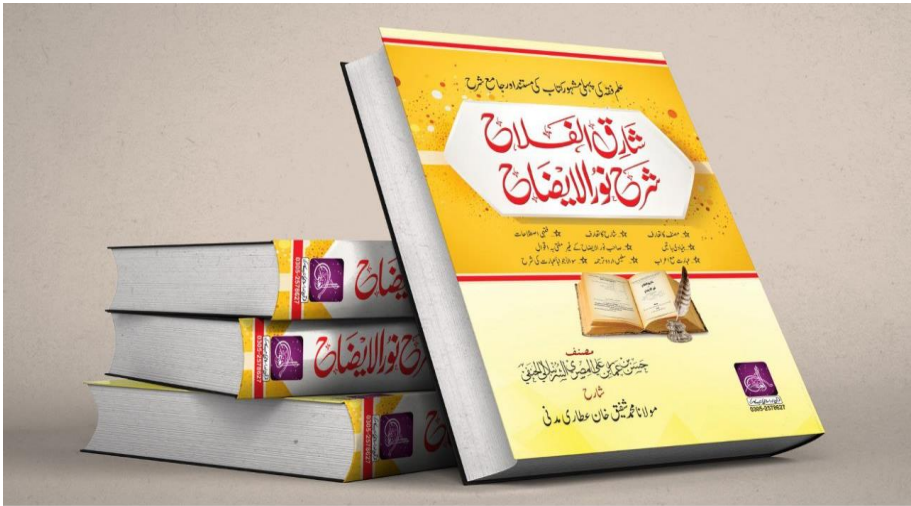
(10)۔۔۔قربانی کے معاشی و معاشرتی فوائد

اے عاشقانِ رسول! دنیائے فانی میں انسانی ہمدردی کا حامل، فلاحی و معاشرتی لحاظ سے صفوں میں سب سے آگے نمائندگی کرنے والا مذہب، دینِ حق **"مذہب اسلام"** ہے۔ اللہ پاک نے دینِ اسلام کے دامن میں عبادات کے ایسے ایسے جوہر رکھے ہیں جس پر عمل کرکے بندہ نہ صرف قربِ خدا کو حاصل کر سکتا ہے بلکہ لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور فلاحی کاموں کے ساتھ ساتھ اپنی زندگی کو بھی بہترین بنا سکتا ہے۔

اور اس کی جیتی جاگتی مثال ماہِ **"ذوالحجۃ الحرام"** کی دسویں، گیارہویں اور بارہویں تاریخ کو ہونے والی جانوروں کی قربانی ہے، جو ہر مسلمان بالغ مرد و عورت مالک نصاب (مالدار) پر واجب ہے۔ ان تین دنوں میں قربانی کے ذریعے حاصل ہونے والے ثواب کو سال کے کسی بھی دن کسی بھی وسائل سے کمایا نہیں جا سکتا۔ ان دنوں افضل یہی ہے کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں جانوروں کی قربانی پیش کی جائے۔ اس قربانی کے ذریعے نہ صرف ثواب کا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے بلکہ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں بھی کو معاشی و معاشرتی اعتبار سے فوائد حاصل ہوتے ہیں چنانچہ:

قربانی کے معاشی فوائد

قربانی عبادت کے ساتھ ساتھ لاکھوں لاکھ افراد کو کاروبار کا ذریعہ بھی فراہم کرتا ہے اور ملکی معیشت کو بھی اربوں روپے کا فائدہ پہنچاتا ہے جس کی چند مثالیں ملاحظہ کیجئے:

(1)۔۔۔ قربانی کے لئے بہت سے لوگ اپنے گھروں، باڑوں یا کیٹل فارمز Kettle

farms میں جانور پالتے اور ان کی دیکھ بھال کے لئے ملازمین رکھے جاتے ہیں۔اس طرح ملازمین کا فائدہ ہوتا ہے۔

(2)۔۔۔کسان جانوروں کے چارے کے لئے کھیتی باڑی کرتا ہے۔اس طرح کسانوں کا فائدہ ہوتا ہے۔

(3)۔۔۔اگر جانور بیمار ہو جائے تو علاج کے لئے ڈاکٹرز سے مدد لی جاتی ہے۔اس طرح ڈاکٹروں کا فائدہ ہوتا ہے۔

(4)۔۔۔جانور بیچنے والے اسے بیچنے کے لیے منڈی لانے تک اور خریدار جانور کو اپنے گھر لے جانے کے لیے گاڑیوں کو کرایے پر لیتے ہیں۔اس طرح گاڑی والوں کا فائدہ ہوتا ہے۔

(5)۔۔۔ جانور کو ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانے کے لیے راستے میں حکومت کو ٹول ٹیکس ادا کیا جاتا ہے۔اس طرح حکومت کا فادہ ہوتا ہے۔

(6)۔۔۔منڈی میں جانور رکھنے کے لیے جگہیں کرائے پر لی جاتی ہیں۔ اس طرح زمین والوں کا فادہ ہوتا ہے۔

(7)۔۔۔جانوروں کی حفاظت کے لیے ٹینٹ اور دیگر لوازمات کا کرایہ ادا کیا جاتا ہے۔ اس طرح ٹینٹ والوں کا فادہ ہوتا ہے۔

(8)۔۔۔ منڈی آنے والے افراد کے لیے منڈی میں مختلف کھانے پینے کے اسٹال لگائے جاتے ہیں۔اس طرح ہوٹل والوں کا فادہ ہوتا ہے۔

(9)۔۔۔منڈی میں بچے اور بزرگ گھوم گھوم کر ضرورت کا سامان بیچ رہے ہوتے ہیں۔اس طرح غریبوں کی روزی روٹی کا انتظام ہوتا ہے۔

(10)۔۔۔جانوروں کو سجانے کے لیے سجاوٹ کا سامان خریدا جاتا ہے۔اس طرح ان سجاوٹوں کو بیچنے والوں کا فادہ ہوتا ہے۔

(11)۔۔۔ چھری، چاقو تیز کرنے والوں کے کاموں میں تیزی آجاتی ہے۔ چھری، چاقو کی خرید وفروخت بڑھ جاتی ہے۔اس طرح چھری، چاقو بیچنے والوں کا فادہ ہوتا ہے۔

(12)۔۔۔قصابوں کو بھی تلاش کیا جارہا ہوتا ہے۔ اس طرح قصابوں کا فادہ ہوتا ہے۔

(13)۔۔۔قربانی کے بعد گوشت کو پکانے کے لیے مصالحہ جات کا استعمال۔ اس طرح کرانا اسٹور والوں کا فادہ ہوتا ہے۔

(14)۔۔۔قربانی کے بعد لیدر انڈسٹری Leather industry جانوروں کے کھالوں کی منتظر ہوتی ہے۔اس طرح چمڑے کا کاروبار کرنے والوں کا فادہ ہوتا ہے۔

(15)۔۔۔قربانی کی کھالوں سے دینی مدارس اور فلاحی اداروں کو مالی مدد ملتی ہے۔

اس کے علاوہ اور بہت سے ایسے کاروبار ہیں جو عین قربانی کے دنوں میں عروج پر ہوتے ہیں جن کے ذریعے مالداروں کے ساتھ ساتھ زیادہ تر غریبوں اور مزدوروں کو فائدہ پہنچ رہا ہوتا ہے۔

قربانی کے معاشرتی فوائد

قربانی سے جہاں ثواب کا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے اور مالی مسائل حل ہوتے ہیں، وہیں معاشرتی ماحول میں بھی درستگی آتی ہے۔ قربانی ہمیں بھائی چارگی اور اخوت کا پیغام بھی دیتی ہے جیسے:

☆ قربانی کے جانور کی حفاظت میں دوست احباب ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں۔

☆ قربانی کے وقت خاندان کے چند لوگ، دوست احباب اکٹھے ہو کر جانور کو ذبح کرنے میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

☆ جانور ذبح ہونے کے بعد کلیجی پکتی ہے جو گھر میں آئے مہمان ساتھ مل کر کھاتے ہیں۔

☆ بعض مقامات پر پکی ہوئی کلیجی اپنے پڑوسیوں کو بھی بھیجواتے ہیں جس سے ان کے دلوں میں خوشی پیدا ہوتی ہے۔

☆ قربانی کے بعد گوشت بانٹنے کا سلسلہ ہوتا ہے جو ایک رشتہ دار کو دوسرے رشتہ دار سے، ایک امیر کو ایک غریب سے ملانے کا سبب بنتا ہے کیونکہ بعض دفعہ مصروفیات کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے سے کئی کئی دن بلکہ کئی کئی مہینوں تک نہیں مل پاتے۔

☆ رشتہ داروں میں ایک دوسرے کو دعوتیں دی جارہی ہوتی ہیں۔

☆ قربانی کا گوشت ایسے غریبوں کے گھر بھی پہنچ رہا ہوتا ہے جو بیچارے پورے سال گوشت کھانے سے محروم رہتے ہیں اور گوشت دینے والا ان کی دعائیں لے رہا ہوتا ہے۔

الغرض قربانی معاشرے کے افراد میں ایک دوسرے کے لیے الفت و چاہت اور ادب و احترام پیدا کرنے، معاملات کو مشترکہ طور پر انجام دینے، ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے، ایک دوسرے کو تحائف دینے اور صلہ رحمی کا بہترین ذریعہ ہے اور اس سے معاشرے پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اسی الفت اور باہمی تعلقات سے معاشرے تشکیل پاتے ہیں۔

اللہ پاک! ہمیں قربانی کرتے وقت تمام حقوق کا خیال رکھنے اور عزیز و اقارب کے ساتھ الفت و محبت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ خاتمِ النبیّین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(11)۔۔۔قربانی پر کیے جانے والے اعتراضات اوران کے جوابات

اے عاشقانِ رسول! قربانی کے معاشی اور معاشرتی وہ فوائد جن کا فائدہ صرف مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ غیر مسلموں کو بھی ہوتا ہے، لیکن یہ فوائد ہونے کے باوجود بعض ہم مذہب اور غیر مذہب قربانی کے تعلق سے طرح طرح کے شکوک وشبہات پیدا کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو بہکانے اور قربانی جیسی عبادت سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہم مذہب تو یوں رکاوٹ بنتے ہیں کہ جناب!

(1)۔**اعتراض:** اتنے مہنگے جانور لینے کی کیا ضرورت؟ اس رقم سے کسی غریب کی مدد کر دیتے تو اچھا تھا، کسی غریب کی لڑکی کی شادی کروادیتے تو اچھا تھا، کسی بے مکام کا مکان بنوا دیتے تو اچھا تھا۔

(2)۔**اعتراض:** قربانی میں لاکھوں لوگوں کی یہ رقمیں بلا وجہ ضائع ہوتی ہیں، اس کے بجائے اگر اتنا مال رفاہ عامہ کے مفید کاموں، اسپتالوں کی تعمیر، انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے خرچ کیا جائے تو معاشرے کے غریب اور مفلس طبقے کا بھلا ہو جائے گا یہ افراد بھی زندگی کی ضروری سہولیات سے فائدہ اٹھا سکیں گے وغیرہ وغیرہ۔

جواب: اس کے جواب میں چند باتیں ہیں:

پہلی بات: یہ فائدہ و نقصان اللہ تعالیٰ ہم سے زیادہ جانتا ہے لیکن اس نے قربانی کا حکم ہی دیا ہے، لہٰذا اس عالم الغیب والشھادۃ نے جو حکم دیا وہ سر آنکھوں پر ہے۔

دوسری بات: قربانی کرکے گوشت غریبوں کو دینا شریعت نے مستحب قرار دیا ہے۔ اس طریقے میں ان کی خوراک کی بہت بنیادی حاجت بھی پوری ہوتی ہے اور حکمِ خداوندی پر عمل بھی ہو جائے گا۔

تیسری بات یہ ہے کہ واجب قربانی تو حکمِ شریعت کے مطابق ہی کی جائے جبکہ نفلی قربانی کی جگہ چاہیں تو غریبوں کو رقم دے دیں۔ آخر یہ کس نے کہا ہے کہ واجب قربانی کے علاوہ ایک روپیہ بھی کسی غریب کو نہ دیں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ واجب قربانی پر دانت تیز کرنے اور نظریں گاڑنے کی بجائے فلمیں، ڈرامے بنانے اور دیکھنے کی رقمیں، کروڑوں اربوں کی شادی کرنے میں خرچ ہونے والی رقمیں، یونہی فضولیات و لغویات پر خرچ ہونے والی کھربوں روپے کی رقم غریبوں پر خرچ کیوں نہیں کرتے؟ ان لوگوں پر کوئی اعتراض نہیں کرتا، اعتراض کرنے کو صرف قربانی ہی ملی ہے۔

الغرض حقیقت یہ ہے کہ غریبوں کی مدد کی دیگر ہزاروں صورتیں ہیں لیکن دین سے بیزار لوگوں کو دیگر چیزیں نظر نہیں آتیں، صرف قربانی کے معاملے میں غریبوں کا غم انہیں ہلکان کرنا شروع کر دیتا ہے۔

اور غیر مذہب والے کچھ یوں رکاوٹ بنتے ہیں کہ وہ قربانی کے تعلق سے مختلف اعتراضات کرتے ہیں جن میں سے کچھ فکری، کچھ اخلاقی اور کچھ جذباتی ہوتے ہیں مثلاً:

(1)۔اعتراض: قربانی کی وجہ سے جانوروں کی نسل کشی ہوتی ہے، اس طرح جانور دنیا سے ختم ہو جائیں گے۔

جواب: قربانی سے جانوروں کی نسل کشی نہیں ہوتی بلکہ ان کی بڑھوتری ہوتی ہے، کیا آپ دیکھتے نہیں کتیا اور خنزیر کتنے بچے دیتی ہیں؟ بکری کے مقابلہ میں کئی گنا زیادہ بچے ہوتے ہیں لیکن نظر آتے ہیں؟ نہیں، جبکہ بکری ایک یا دو بچے دیتی ہے، پورے سال ہر ملک میں کاٹے جانے اور قربانی میں ذبح کیے جانے کے باوجود کم ہونے کا نام ونشان نہیں، یہ تو قربانی کا کرشمہ ہے جس کو ہر ایک دیکھ سکتا ہے کہ جو جانور اللہ کے نام پر قربان ہوتا ہے اس کی تعداد کم ہونے کے باوجود اللہ پاک اس میں برکت ڈال دیتا ہے جس سے اس کی نسل ختم نہیں بلکہ باقی رہتی ہے۔

(2)۔**اعتراض:** جانوروں کو ذبح کرنا ظلم ہے، ان کی جان لینا تشدد ہے، یہ رحم دلی کے خلاف ہے۔

جواب: اسلام ظلم کی اجازت نہیں دیتا بلکہ جانور کے ساتھ شفقت کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام نے قربانی میں جانور کو تکلیف کم ہو اس کے اصول بیان کیے مثلاً: دھار دار چاقو سے ایک وار میں ذبح کرنا، پانی پلا کر ذبح کرنا، دوسرے جانوروں کے سامنے ذبح کرنے سے پرہیز کرنا، بلاوجہ مارنا، تھکانا، یا باندھ کر چھوڑ دینے سے منع کیا ہے۔ قربانی ظلم نہیں بلکہ عبادت ہے، جس کا مقصد جانور کی قربانی کے ذریعے اللہ کی رضا حاصل کرنا ہے۔ اور جانور کو ذبح کرنا ظلم ہے تو صرف قربانی ہی آپ کو دکھی ہے، پوری دنیا میں روزانہ لاکھوں جانور کاٹے جاتے ہیں وہ نظر نہیں آیا اور کیا یہ ظلم نہیں ہے؟ اگر قربانی میں جانور کو ذبح کرنا ظلم ہے تو روزانہ جانوروں کو کاٹنا بھی ظلم ہے، مسلمان تو سال میں ایک بار قربانی کرتا ہے جبکہ دنیا میں روزانہ جانور کاٹے جاتے

ہیں ان پر انگلی کیوں نہیں اٹھاتے اور ان کو کیوں نہیں بند کرواتے؟ اگر وہ ظلم نہیں تو قربانی بھی ظلم نہیں۔

(3)۔اعتراض: قربانی کے موقع پر جو خون بہتا ہے وہ ماحول کو گندا کرتا ہے، بدبو پھیلتی ہے اور یوں صفائی کا نظام متاثر ہوتا ہے۔

جواب: خون کا بہنا فطری اور وقتی عمل ہے۔ اسلام صفائی کا دین ہے، اور مسلمانوں کو حکم ہے کہ: قربانی کے بعد صفائی کی جائے، خون نالیوں میں بہایا جائے، آلائشیں مناسب طریقے سے ٹھکانے لگائی جائیں۔ کیا آپریشن تھیٹر میں خون نہیں بہتا؟ تو کیا اسے بھی بند کر دینا چاہیے؟ یہ صرف مذہبی تعصب کی وجہ سے اعتراض ہوتا ہے، ورنہ سچائی سب کو معلوم ہے۔

(4)۔اعتراض: آج کے دور میں جانور قربان کرنا ایک غیر سائنسی اور غیر ضروری رسم ہے، جب اللہ کو نہ گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون تو پھر مسلمان جانوروں کو کیوں ذبح کرتے ہیں؟

جواب: تم کیا کہوگے ہمارا قرآن خود کہتا ہے:

لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۷﴾ (پ۱۷، الحج:۳۷)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ اُن کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی (پہنچتی) ہے۔

یعنی قربانی ایک روحانی عمل ہے، جس سے بندہ اپنی دنیاوی محبوب چیز کو چھوڑ کر اللہ کے حکم کو ترجیح دیتا ہے۔

اگر سائنس کی بات مانیں تو سائنس نے کئی ساری چیزوں کو کرنے سے منع کرتی ہے مگر پھر بھی غیر مذہب والے اس کو کر رہے ہوتے ہیں مثلاً:

کھڑے ہو کر کھانا، پینا۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔ ننگے سر رہنا۔ فاسٹ فوڈ کھانا۔ پیکیٹ میں پیک چیزیں کھانا۔ وغیرہ وغیرہ۔ جب سائنس ان چیزوں کی مذمت کرتی اور ان کو کرنے سے منع کرتی ہے تو لوگ سائنس کی باتوں کو کیوں نہیں مانتے؟

اور قربانی کے دینی اور دنیوی کثیر فوائد ہیں اگر حق پرست سائنس دان قربانی کو تعصب کا عینک اتار کر دیکھے گا تو ان شاء اللہ الکریم اس کو قربانی کی کئی ساری حکمتیں صاف نظر آئیں گی۔

(5)۔ **اعتراض:** لاکھوں کروڑوں روپے کے جانور ذبح کر دینا دولت کو ضائع کرنا ہے۔

جواب: اسلام میں قربانی عبادت ہے، نہ کہ صرف گوشت تقسیم کرنا۔ فلاحی کام بھی ضروری ہیں، اور اسلام نے زکوٰۃ، صدقہ، فدیہ، فطرہ، اور نذر وغیرہ کی شکل میں اس کا بھرپور انتظام کیا ہے۔ لیکن عبادت کو فلاحی کام سے بدلنا درست نہیں جیسے: "نماز کے بجائے کسی غریب کو کھانا کھلا دینا" یہ درست نہیں۔ اگر اس اعتراض کو مانا جائے تو یہ اعتراض ہر دین والوں پر لازم

آئے گا کہ ان کے یہاں بھی بڑے بڑے پروگرام منعقد کیے جاتے اور ان میں کروڑوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں لیکن اس کو کوئی ضیاع کا نام نہیں دیتا۔

(6)۔ اعتراض: اگر کسی کو اللہ کی عبادت کرنی ہے تو وہ دل سے کرے، کسی بے زبان جانور کو مارنے سے عبادت کیونکر ہو سکتی ہے؟

جواب: قربانی صرف جسمانی عمل نہیں، دل کی نیت اور تقویٰ کی بنیاد پر قبول ہوتی ہے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے جنھوں نے اللہ کے حکم پر بیٹے کو قربان کرنے کا ارادہ کیا۔ اسلام نے قربانی کو ایک علامتی اور عملی عبادت بنایا ہے تا کہ بندہ اللہ کے حکم پر ہر چیز قربان کر سکے۔ اور دوسری بات یہ کہ جس نے جانوروں کو پیدا کیا ہے اسی نے ان کو ذبح کرنے کا حکم دیا ہے، اب ہم کس کی مانیں جانوروں کی یا ان کے رب کی؟

(7)۔ اعتراض: جانور بھی جاندار ہیں، ان کو تکلیف دینا یا مارنا ان کے حقوق کے خلاف ہے۔

جواب: اسلام دنیا کا پہلا مذہب ہے جس نے جانوروں کے بھی حقوق بیان کیے ہیں دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں ہے جس میں جانوروں کے حقوق بیان کیے گیے ہوں، لہذا جانوروں کا خیال کون رکھے گا؟ جس نے ان کے حقوق بیان کیے، یا وہ جس نے ان کے متعلق کچھ بیان نہیں کیا۔

اسلام نے جانوروں کے متعلق بیان کیا: ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالو، ان کو بھوکا پیاسا نہ رکھو، بلا ضرورت نہ مارو، ذبح کرتے وقت رحم کرو، قربانی ایک مخصوص، منظم اور با مقصد طریقہ ہے، جس میں جانور کو عزت دی جاتی ہے۔

(8)۔اعتراض: قربانی کے مناظر اور گوشت کی نمائش سے غیر مسلموں کو دکھ اور نفرت محسوس ہوتی ہے، یہ سماج میں نفسیاتی تفریق پیدا کرتا ہے۔

جواب: ہر مذہب کے اپنے طریقے ہوتے ہیں، اور دوسروں کو اپنے مذہبی عمل سے تکلیف کا احساس عدم برداشت (intolerance) کی علامت ہے۔ ہم دیوالی میں پٹاخوں کو برداشت کرتے ہیں، ہولی میں رنگ، بسنت میں ڈور یہ سب برداشت کرتے ہیں تو عید الاضحیٰ کی قربانی پر اتنا شور کیوں؟

اگر مسلمان صاف ستھری اور خاموش طریقے سے قربانی کریں تو کوئی خلل نہیں ہونا چاہیے۔

(9)۔اعتراض: "گوشت کھانا صحت کے لیے نقصان دہ ہے، پھر قربانی کیوں؟"

جواب: یہ اعتراض تو سراسر غلط ہے اگر گوشت صحت کے لیے نقصان دہ ہے تو پھر دنیا کے تمام ملکوں میں غیر مسلم گوشت کیوں کھاتے ہیں؟ جبکہ سچی بات یہ ہے کہ اسلام نے جن جانوروں کے گوشت کو حلال قرار دیا ہے ان کے گوشت میں فائدہ ہی فائدہ ہے اور جن جانوروں کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے ان کے گوشت میں نقصان ہی نقصان ہے۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اسلام ایک صاف ستھرا مذہب ہے جس نے اپنے ماننے والوں کو صاف ستھری اور نفع بخش چیزوں کے کھانے کا حکم دیا اور نقصان دہ چیزوں سے منع کیا ہے۔

سائنس کا اعتراف

قربانی کو اگر سائنس اور میڈیکل سائنس کی روشنی میں دیکھا جائے تو بہت سی ایسی باتیں سامنے آتی ہیں جو اس عمل کی حکمت، افادیت اور صحت کے اصولوں کو ثابت کرتی ہیں۔ مثلاً:

(1)۔۔۔ذبح کا طریقہ اور سائنس: اسلامی طریقۂ قربانی میں جانور کی حلقوم، مری، شہ رگ اور سانس کی نالی کو کاٹ کر ذبح کیا جاتا ہے۔ سائنس کہتی ہے: اس طریقے سے خون پوری طرح بہہ جاتا ہے۔ خون میں موجود بیکٹیریا، وائرس، اور زہریلا مواد (toxins) بھی گوشت سے خارج ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے گوشت زیادہ دیر تک محفوظ اور صحت بخش رہتا ہے۔

خون جراثیم کی افزائش کی سب سے بڑی جگہ ہے اگر خون جسم میں رہ جائے تو گوشت جلد خراب ہوتا ہے۔ بیکٹیریا پھیلنے لگتے ہیں۔ بیماریوں کا خطرہ بڑھتا ہے۔ اسلامی قربانی میں مکمل خون بہانے سے یہ تمام خطرات کم ہو جاتے ہیں۔

(2)۔۔۔قربانی اور ذہنی سکون: سائنس کہتی ہے کہ: خیرات، ایثار اور خدمت خلق سے انسان کے دماغ میں خوشی کے ہارمون پیدا ہوتے ہیں۔ قربانی میں گوشت دینے، دوسروں کی مدد کرنے اور نیکی کا جذبہ انسان کو ذہنی سکون دیتا ہے۔

(3)۔۔۔جانور کی صحت کی جانچ: سائنس کہتی ہے کہ اسلامی قربانی میں صرف وہ جانور ذبح کیے جاتے ہیں جو صحت مند ہوں، عیب والے نہ ہوں، عمر پوری ہو۔ یہ اصول فوڈ سیفٹی (Food Safety) اور ہیلتھ اسٹینڈرڈز کے بالکل مطابق ہے۔

(12)۔۔۔گوشت کے طبی و سائنسی فوائد

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے قربانی کے تعلق سے سائنس کا کتنا اچھا خیال ہے اوراب تو سائنس نے یہ بھی اعتراف کیاہے کہ گوشت انسانی صحت کے لیے بہت ضروری ہے کیونکہ گوشت ایک مکمل قوّت بخش غِذا کی حیثیت رکھتا ہے۔اس میں موجود پروٹین اور دوسرے اجزا سے ہمارے جسم کو پروٹین، لحمیات، آئرن، وٹامن B وغیرہ حاصل ہوتے ہیں نیز وٹامن A اورB ہڈّیوں، دانتوں، آنکھوں، دماغ اور جِلد کے لیے بھی مفید ہیں۔

مرغی اور مچھلی کے گوشت کوWhite Meat یعنی سفید گوشت جبکہ چوپایوں (چار پاؤں والے جانوروں) کے گوشت کو Red Meat یعنی سُرخ گوشت کہاجاتاہے۔

مزید سائنس کا کہناہے کہ:

(1)۔۔۔**بکری کا گوشت** غذائیت سے بھرپور اور عمدہ خون پیدا کرنے والاہے۔گرم مزاج والے افراد کے لئے نیز بخار اور سِل (ایک بیماری ہے جس سے پھیپھڑوں میں زخم ہوجاتے ہیں اور منہ سے خون آنے لگتا ہے) کے ساتھ ساتھ مختلف امراض کے لیے مفید ہے۔ہڈّی کے قریب والے گوشت میں رطوبت اور غذائیت زیادہ ہوتی ہے۔گرمیوں میں اس کا استعمال بہتر ہے۔

(2)۔۔۔**اونٹ کا گوشت** ذائقے میں نمکین اور زیادہ ثقیل (یعنی دیر سے ہضم ہونے والا) ہوتا ہے۔یہ بینائی، عِرق النّساء، کولہے کے درد، کالا یرقان، پیشاب کی جلن، بواسیر وغیرہ کے لیے نفع بخش ہے۔ اونٹ کا گوشت کھانے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔

(3)۔۔۔ **دُنبہ کا گوشت** نہایت قوّت دینے والا اور لذیذ ہوتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس کا گوشت دیگر جانوروں کے گوشت کی نسبت دیر سے ہضم ہوتا ہے۔

(4)۔۔۔ **بھیڑ کے گوشت** کی تاثیر گرم ہوتی ہے۔ اسے مُعْتَدِل بنانے کے لئے گوشت کو پکاتے وقت بڑی الائچی، دار چینی اور سیاہ زیرہ شامل کرنا چاہیے۔

(5)۔۔۔ **گائے کا گوشت** ہمارے ہاں کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ بعض لوگ اسے بکرے سے کم غذائیت کا حامل خیال کرتے ہیں، مگر طبّی لحاظ سے گائے کا گوشت بکرے کے گوشت کی نسبت جسم کو زیادہ حرارت اور طاقت بخشتا ہے، البتہ جو لوگ زیادہ محنت و مشقّت کے عادی نہ ہوں وہ گائے کا گوشت کم سے کم استعمال کریں۔

(6)۔۔۔ **قربانی کا گوشت** تازہ اور غذائیت سے بھرپور ہوتا ہے مگر گوشت کا استعمال درمیانہ رکھیں کہ وقفے وقفے سے گوشت کا استعمال کریں مثلاً: ایک وقت میں گوشت کھایا تو دوسرے وقت میں سبزی یا کوئی اور ہلکی غذا کھائے تاکہ گوشت آسانی سے ہضم ہو جائے۔

گوشت کے استعمال میں بہت سے فوائد ہیں مگر ضرورت سے زیادہ استعمال کی صورت میں فائدے کے بجائے نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ گوشت استعمال کرنے کے بارے میں ماہرین کہتے ہیں کہ بالغ افراد کو روزانہ 70 گرام جبکہ ہفتے میں 500 گرام یعنی آدھا کلو گوشت کھانا چاہiy۔ ہفتے میں تین یا اس سے زائد بار گوشت کھانے والے افراد میں مختلف بیماریوں کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

(13)۔۔۔قربانی کے فضائل حدیث کی روشنی میں

اے عاشقانِ رسول! قربانی ایک با مقصد اجر و ثواب سے بھرپور عبادت ہے، جہاں اس کے دنیوی فوائد ہیں وہیں اس کے اخروی فضائل بھی ہیں چنانچہ:

پچھلے گناہ معاف

اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اے فاطمہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ)! اٹھو اپنی قربانی کے جانور کے پاس جاؤ اور اسے لے کر آؤ کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ گرنے پر تمہارے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔" انہوں نے عرض کی: "یا رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم! یہ انعام ہم اہل بیت کے ساتھ خاص ہے یا ہمارے اور تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے؟" تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "بلکہ ہمارے اور تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے۔"

(المستدرک، کتاب الاضاحی، باب یغفر لمن یضحی۔۔۔۔۔۔الخ، الحدیث: ۷۶۰۰، ج۵، ص ۳۱۴)

حضرتِ علّامہ شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قربانی، اپنے کرنے والے کے نیکیوں کے پلّے میں رکھی جائے گی جس سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا۔

(اشعۃ اللمعات، کتاب الصلوۃ، باب الاضحیۃ، ۱/۶۵۴)

حضرت ملا علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر اس کے لیے سُواری بنے گی جس کے ذَرِیعے یہ شخص بآسانی پُل صراط سے گُزرے گا اور اُس (جانور) کا ہر عُضو مالِک (یعنی قُربانی پیش کرنے والے) کے ہر عُضو (کے لیے جہنَّم سے آزادی) کا فِدیہ بنے گا۔

(مرقاۃ المفاتیح، ۳/۵۷۴، تحت الحدیث: ۱۴۷۰۔ مرأۃ المناجیح، ۲/۳۷۵)

ہر بال کے بدلے ایک نیکی

ہمارے نبی، اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: "یہ قربانیاں کیا ہیں؟" تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "تمہارے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی سنت ہیں۔" انہوں نے پھر عرض کی: "ہمارے لیے اس میں کیا اَجر ہے؟" تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔" انہوں نے عرض کی: "اور اُون میں (کیا اَجر ہے)؟" تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اُون کے ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی۔"

(سنن ابن ماجۃ، ابواب الاضاحی، باب ثواب الاضحیۃ، الحدیث:۳۱۲۷، ص۲۶۶۷)

بقرہ عید میں خون بہانہ سب سے زیادہ پسندیدہ عمل

جامع ترمذی میں رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "قربانی کے دن اللہ کے نزدیک آدمی کا کوئی عمل خون بہانے سے زیادہ پسندیدہ نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ پاک کے ہاں (قبولیت کے) مقام پر پہنچ جاتا ہے لہٰذا خوش دلی سے قربانی کیا کرو۔"

(جامع الترمذی، ابواب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، الحدیث:۱۴۹۳، ص۱۸۰۴)

جہنم سے حجاب

المعجم الکبیر کی حدیث میں ہے اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جس نے اپنی قربانی پر ثواب کی امید رکھتے ہوئے خوش دلی کے ساتھ قربانی کی، وہ جانور اس کے لیے جہنم سے حجاب ہو گا۔" (المعجم الکبیر، الحدیث:۲۷۳۶، ج۳، ص۸۴)

اے عاشقانِ رسول! قربانی کرنے کی فضیلت پر ایک حکایت بھی ہے جس کو میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی زِیْدَ مَجْدُہٗ وَ شَرْفُہٗ وَعِلْمُہٗ وَعَمَلُہٗ اپنے رسالے **"ابلق گھوڑے سوار"** میں نقل کرتے ہیں:

اَبْلَق گھوڑے سُوار

حضرتِ سیّدُنا احمد بن اسحٰق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: میرا بھائی غُربت کے باوجود اللہ پاک کی رِضا کی نِیّت سے ہر سال بَقَرہ عید میں قربانی کیا کرتا تھا۔ اُس کے انتِقال کے بعد میں نے ایک خواب دیکھا کہ قِیامت برپا ہو گئی ہے اور لوگ اپنی اپنی قَبروں سے نکل آئے ہیں، یکایک میرا مرحوم بھائی ایک **اَبْلَق** (یعنی دو رَنگے) گھوڑے پر سُوار نظر آیا، اُس کے ساتھ اور بھی بَہُت سارے گھوڑے تھے۔ میں نے پوچھا: یَا اَخِیْ! مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اے میرے بھائی! اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ کہنے لگا: اللہ پاک نے مجھے بَخْش دیا۔ پوچھا: کس عمل کے سبب؟ کہا: ایک دن کسی **غریب بُڑھیا** کو بہ نیّتِ ثواب میں نے ایک دِرہم دیا تھا وُہی کام آگیا۔ پوچھا: یہ گھوڑے کیسے ہیں؟ بولا: **یہ سب میری بقرہ عید کی قربانیاں ہیں اور جس پر میں سُوار ہوں یہ میری سب سے پہلی قربانی ہے۔** میں نے پوچھا: اب کہاں کا عَزْم (یعنی ارادہ) ہے؟ کہا: جنّت کا۔ یہ کہہ کر میری نظر سے اَوجَھل (غائب) ہو گیا۔ (دُرَّۃُ النّاصِحین ص ۲۹۰)

اے عاشقانِ رسول! اس حکایت سے دو چیزیں سیکھنے کو ملیں:

(1)۔۔۔ پہلی چیز: صدقہ کی اہمیت، کہ حضرتِ احمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی کی نجات کا سبب صدقہ کیا ہوا ایک درہم بن گیا، یقیناً صدقہ و خیرات کی بڑی برکتیں ہیں، ہمیں

بھی صدقہ و خیرات کرتے رہنا چاہیے لیکن بقرہ عید کے اس ماحول میں میں آپ کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ قربانی کے دنوں میں جن کے یہاں قربانی ہوتی ہے وہ اپنے جانور کے گوشت کے ذریعے صدقہ کریں اور جن کے یہاں قربانی نہیں ہوئی ان کے گھر گوشت بھیجیں اور صدقہ کے فیضان سے مالامال ہوں۔

آپ یقین نہیں کریں گے ہمارے علاقے میں مسلمانوں کے بعض ایسے گھر بھی پائے جاتے ہیں جن کے یہاں بقرہ عید میں بھی گوشت نہیں بنتا، کیوں؟ کیونکہ کوئی ان کے یہاں گوشت بھیجتا ہی نہیں، لہذا آپ سے دردمندانہ اپیل ہے کہ بقرہ عید سے پہلے اپنے علاقے کے ان مسلمانوں کی لسٹ بنالیں جن کے یہاں قربانی نہیں ہوتی اور جب قربانی ہو تو ان کے گھروں میں گوشت بھیج دیں، کیا خبر، اللہ پاک کو آپ کا یہ عمل پسند آجائے اور آپ کی نجات کا ذریعہ بن جائے۔

(2)۔۔۔اور دوسری چیز یہ سیکھنے کو ملی کہ قربانی کا جانور دنیا میں تو کام آتا ہی ہے (گوشت کی صورت میں) قیامت میں بھی کام آئے گا کہ یہ سواری بن جائے گا اور اس پر قربانی کرنے والا سوار ہو کر جنت کی جانب رواں دواں ہو گا۔

اے عاشقانِ رسول! جہاں قربانی کرنے کے فضائل ہیں وہیں استطاعت ہونے کے باوجود قربانی نہ کرنے کی وعید بھی ہیں چنانچہ:

ہماری عید گاہ کی طرف نہ آئے

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم، شفیع معظم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو قربانی کرنے کی وسعت پائے پھر بھی قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کی طرف نہ آئے۔"

(المستدرک، کتاب التفسیر (سورۃ الحج)، باب التشدید فی امر الاضحیۃ، الحدیث: ۳۵۱۹، ص ۳، ص ۱۴۸)

اے عاشقانِ رسول! جو لوگ قربانی کی استِطاعت (یعنی طاقت) رکھنے کے باوُجود اپنی واجِب قربانی ادا نہیں کرتے، ان کے لیے لمحۂ فکریہ ہے، اوّل تو یہی خسارہ (یعنی نقصان) کیا کم تھا کہ قربانی نہ کرنے سے اتنے بڑے ثواب سے محروم ہو گئے مزید یہ کہ وہ گناہ گار اور جہنَّم کے حقدار بھی ہیں۔ لہٰذا جس پر قربانی واجب ہے اسے چاہیے کہ خوش دلی سے قربانی کرے اور فضائل و ثمرات سے مالامال ہو۔
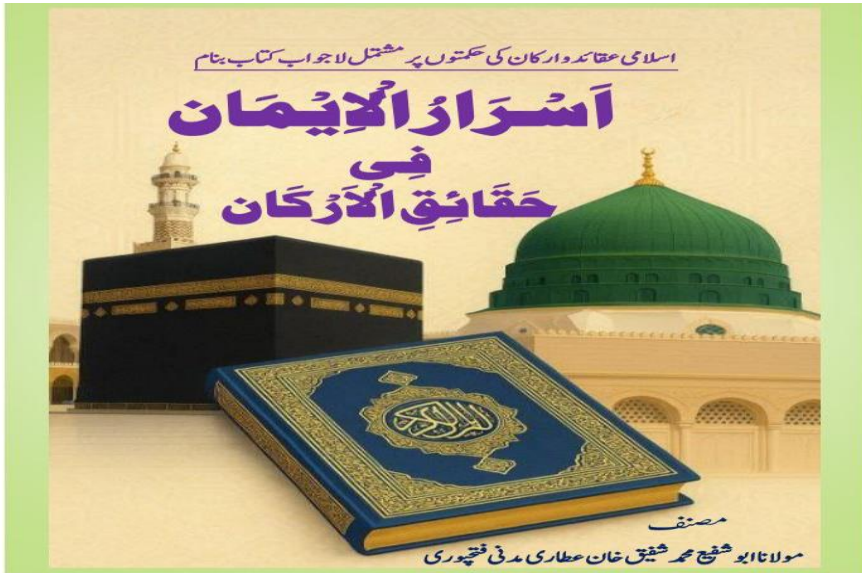
(14)۔۔۔قربانی کے مسائل سوالاًجواباً

اے عاشقانِ رسول! کس پر قربانی واجب ہے اور کس پر نہیں جاننے کے لیے چند اہم مسائل پیشِ خدمت ہیں:

سوال: قُربانی کس پر واجِب ہے؟

جواب: ہر بالغ، مُقیم، مسلمان مرد وعورت، مالکِ نصاب پر **قربانی** واجِب ہے۔ (عالمگیری ج۵ ص ۲۹۲)

سوال: **مالکِ نصاب** ہونے سے کیا مُراد ہے؟

جواب: **مالکِ نصاب** ہونے سے مُراد یہ ہے کہ اُس شخص کے پاس ساڑھے باوَن تولے چاندی یا اُتنی مالیَّت کی رقم یا اتنی مالیَّت کا تجارت کا مال یا اتنی مالیَّت کا حاجتِ اَصلِیَّہ کے علاوہ سامان ہو اور اُس پر اللہ یا بندوں کا اِتنا قَرضہ نہ ہو جسے ادا کرکے ذِکر کردہ نصاب باقی نہ رہے۔

سوال: **حاجتِ اصلیہ** سے کیا مُراد ہے؟

جواب: فُقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السلام فرماتے ہیں: **حاجتِ اَصلِیّہ** (یعنی ضَروریاتِ زندگی) سے مُراد وہ چیزیں ہیں جن کی عُموماً انسان کو **ضَرورت** ہوتی ہے اور ان کے بِغیر گزراوقات میں شدید تنگی ودُشواری محسوس ہوتی ہے جیسے رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے، سُواری، علمِ دین سے متعلِّق کتابیں اور پیشے سے متعلِّق اَوزار وغیرہ۔ (الھدایۃ ج۱ ص۹۶)

سوال: اگر کسی کے پاس دو گھر ہوں ایک میں رہتا ہو اور دوسرا خالی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ”حاجتِ اَصلیَّہ“ کی تعریف پیشِ نظر رکھی جائے تو بخوبی معلوم ہو گا کہ ”ہمارے گھروں میں بے شمار چیزیں“ ایسی ہیں کہ جو حاجتِ اَصلیَّہ میں داخِل نہیں چُنانچہ اگر ان کی قیمت ”ساڑھے باوَن تولہ چاندی“ کے برابر پہنچ گئی تو **قربانی واجب** ہو گی۔ **میرے آقا اعلیٰ حضرت**، امامِ اہلِسنّت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرحمٰن سے **سُوال** کیا گیا کہ ”اگر زید کے پاس مکانِ سُکُونت (یعنی رہنے کا مکان) کے علاوہ دو ایک اور (یعنی مزید) ہوں تو اس پر قربانی واجب ہو گی یا نہیں؟“ **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: واجب ہے، جب کہ وہ مکان تنہا یا اس کے اور مال سے جو حاجتِ اَصلیَّہ سے زائد ہو، مل کر ساڑھے باوَن تولے چاندی کی قیمت کو پہنچے، اگرچِہ ان مکانوں کو کرائے پر چلاتا ہو یا خالی پڑے ہوں یا سادی زمین ہو بلکہ (اگر) مکانِ سُکُونت اتنا بڑا ہے کہ اس کا ایک حصّہ اس شخص کے سردی اور گرمی (دونوں) کی سُکُونت (رہائش) کے لیے کافی ہو اور دوسرا حصّہ حاجت سے زیادہ ہو اور اس (دوسرے حصّے) کی قیمت تنہا یا اِسی قسم کے (حاجتِ اَصلیَّہ) سے زائد مال سے مل کر نصاب تک پہنچے، جب بھی **قربانی واجب** ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۳۶۱)

سوال: کوئی شخص غریب تھا مگر بقرہ عید کی دس یا گیارہ یا بارہ تاریخ کو نصاب کے مقدار رقم اکو مل گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: مال اور دیگر شرائط، قُربانی کے ایّام (یعنی 10 ذُوالحِجّۃِالحرام کی صبحِ صادِق سے لے کر 12 ذُوالحِجّۃِ الحرام کے غروبِ آفتاب تک) میں پائے جائیں جبھی قربانی واجِب ہو گی۔ اِس کا مسئلہ بیان کرتے ہوئے صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی

عَلَيْهِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی "بہارِ شریعت" میں فرماتے ہیں: یہ ضَروری نہیں کہ دسویں ہی کو قربانی کر ڈالے، اس کے لیے گنجائش ہے کہ پورے وَقْت میں جب چاہے کرے لہٰذا اگر ابتدائے وَقت میں (یعنی 10 ذُوالْحِجّہ کی صبح) اس کا اَہْل نہ تھا وُجُوب کے شرائط نہیں پائے جاتے تھے اور آخِرِ وَقْت میں (یعنی 12 ذُوالحِجّہ کو غروبِ آفتاب سے پہلے) اَہْل ہو گیا یعنی وُجُوب کے شرائط پائے گئے تو اُس پر واجِب ہو گئی اور اگر ابتدائے وَقْت میں واجِب تھی اور ابھی (قربانی) کی نہیں اور آخِرِ وَقْت میں شرائط جاتے رہے تو (قربانی) واجِب نہ رہی۔

(عالمگیری ج۵ ص۲۹۳) (بہارِ شریعت ج۳ ص۳۳۴)

سوال: بعض لوگ پورے گھر کی طرف سے صِرف ایک بکرا قُربان کرتے ہیں ایسا کرنا کیسا؟

جواب: بعض لوگ پورے گھر کی طرف سے صِرف ایک بکرا قُربان کرتے ہیں حالانکہ بعض اَوقات گھر کے کئی اَفراد صاحِبِ نصاب ہوتے ہیں اور اِس بِنا پر ان ساروں پر قربانی واجِب ہوتی ہے ان سب کی طرف سے الگ الگ قربانی کی جائے۔ ایک بکرا جو سب کی طرف سے کیا گیا کسی کا بھی واجِب ادا نہ ہوا کہ بکرے میں ایک سے زیادہ حصّے نہیں ہو سکتے کسی ایک طے شدہ فرد ہی کی طرف سے بکرا قربان ہو سکتا ہے۔ (ابلق گھوڑے سوار ص۹)

سوال: اگر کسی پر قربانی واجِب ہے مگر اس وقت اس کے پاس روپے نہیں تو کیا کرے؟

جواب: **فتاوٰی امجدیہ** جلد 3 صفحہ 315 پر ہے: اگر کسی پر قربانی واجِب ہے اور اُس وَقت اس کے پاس روپے نہیں ہیں تو قَرض لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے قربانی کرے۔

(فتاوی امجدیہ، ج۳، ص۳۱۵)

سوال: اگر کوئی اپنی بالغ اولاد یا زَوجہ کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو کیا ان سے اجازت لینا ضروری ہے؟

جواب: اگر کوئی اپنی بالغ اولاد یا زَوجہ کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو اُن سے اجازت طلب کرے اگر ان سے اجازت لئے بِغیر کر دی تو ان کی طرف سے واجِب ادا نہیں ہو گا۔ (عالمگیری ج۵ ص۲۹۳، بہارِ شریعت ج۳ص۴۲۸)

اجازت دو طرح سے ہوتی ہے:

(۱)۔۔۔ **صَراحَۃً** مَثَلًا ان میں سے کوئی واضِح طور پر کہہ دے کہ میری طرف سے قربانی کر دو۔

(۲)۔۔۔ **دَلالۃً** (UNDER STOOD) مَثَلًا یہ اپنی زَوجہ یا اولاد کی طرف سے قربانی کرتا ہے اور اُنہیں اس کا عِلْم ہے اور وہ راضی ہیں۔ (ابلق گھوڑے سوار ص۹)

سوال: کسی شخص پر قربانی واجب تھی لیکن اس نے نہیں کی اور قربانی کا وقت بھی ختم ہو گیا تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: کسی شخص پر قربانی واجب تھی لیکن اس نے نہیں کی اور قربانی کا وقت بھی ختم ہو گیا تو قربانی فوت ہو گئی اب نہیں ہو سکتی، اب بکری کی قیمت صدقہ کرے۔

(بہار شریعت، ج۳، ص۳۳۸)

سوال: قربانی کے جانوروں کی عمر کتنی ہونی چاہیے اور کس جانور میں کتنے حصے ہوتے ہیں؟

جواب: قربانی کے جانور کی عمر: "**اونٹ**" پانچ سال کا، **گائے، بیل، بھینس** دو سال کی، **بکرا** (اس میں بکری، دُنبہ، دُنبی اور بھیڑ (نر و مادہ) دونوں شامل ہیں) ایک سال کا۔ اس سے کم عمر ہو تو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔ ہاں دُنبہ یا بَھیڑ کا چھ مہینے کا بچّہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ (دُرِّ مُختار ج۹ ص ۵۳۳)

یاد رکھئے! مُطلَقاً چھ ماہ کے دُنبے کی قربانی جائز نہیں، اس کا اِتنا فَربہ (یعنی تگڑا) اور قد آور ہونا ضَروری ہے کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا لگے۔ اگر 6 ماہ بلکہ سال میں ایک دن بھی کم عمر کا دُنبے یا بَھیڑ کا بچّہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا نہیں لگتا تو اس کی قربانی نہیں ہو گی۔

بکرے میں ایک حصہ اور گائے (بیل، بھینس) اور اُونٹ میں سات قربانیاں (حصے) ہو سکتے ہیں۔ (عالمگیری ج۵ ص ۳۰۴)

سوال: جس جانور کے پیدائشی سینگ نہ ہوں تو کیا اُس کی قربانی جائز ہے؟

جواب: جس جانور کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اُس کی قربانی جائز ہے۔ اور اگر سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے، اگر جڑ سمیت ٹوٹے ہیں تو قربانی نہ ہو گی اور صرف اوپر سے ٹوٹے ہیں جڑ سلامت ہے تو ہو جائے گی۔ (عالمگیری ج۵ ص ۲۹۷)

سوال: گوشت کے کتنے اجزاء ایسے ہیں جو نہیں کھائے جاتے؟

جواب: گوشت کے 22، اجزاء ایسے ہیں جو نہیں کھائے جاتے چنانچہ: **فیضانِ سنّت** جلد اوّل صفحہ 405 تا 408 پر ہے: میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرحمٰن فرماتے ہیں: حلال جانور کے سب اجزا حلال ہیں مگر بعض کہ حرام یا ممنوع یا مکروہ ہیں

{1}رگوں کا خون {2}پِتّا {3}پُھکنا (یعنی مَثانہ) {4,5} علاماتِ مادہ و نَر {6} بَیضے (یعنی کپورے){7}غُدود {8}حرام مَغز {9}گردن کے دوپٹھے کہ شانوں تک کھنچے ہوتے ہیں {10}جگر (یعنی کلیجی)کاخون{11}تِلی کاخون{12}گوشْت کاخون جوبعدِ ذَبْح گوشْت میں سے نکلتاہے{13}دل کاخون{14}پِت یعنی وہ زَرد پانی جو پِتّے میں ہوتا ہے{15}ناک کی رَطُوبت جو بَھیڑ میں اکثر ہوتی ہے{16}پاخانے کا مقام{17}اَوجھڑی{18}آنتیں{19}نُطفہ {20} وہ نُطفہ جو خون ہو گیا{21}وہ(نُطفہ)جو گوشْت کالو تھڑا ہو گیا{22}وہ(نُطفہ)جو پورا جانور بن گیااور مردہ نکلا، یابے ذَبْح مر گیا۔(فتاوٰی رضویہ،ج۲۰،ص۲۴۰،۲۴۱)

(15)...قربانی کرنے کا طریقہ

چاہے قربانی ہو یا ویسے ہی ذَبح کرنا ہو سنّت یہ چلی آرہی ہے کہ ذَبح کرنے والا اور جانور دونوں قبلہ رُو ہوں، ہمارے عَلاقے (یعنی ہندوستان) میں قِبلہ مغرِب (WEST) میں ہے، اس لیے سرِ ذَبیحہ (یعنی جانور کا سر) جُنُوب (SOUTH) کی طرف ہونا چاہیے تاکہ جانور بائیں (یعنی الٹے) پہلو لیٹا ہو، اور اس کی پیٹھ مشرِق (EAST) کی طرف ہو، تاکہ اس کا مُنہ قبلے کی طرف ہو جائے، اور ذَبح کرنے والا اپنا دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں جانور کی گردن کے دائیں (یعنی سیدھے) حصّے (یعنی گردن کے قریب پہلو) پر رکھے اور ذَبح کرے اور خود اپنا یا جانور کا مُنہ قبلے کی طرف کرنا ترک کیا تو مکروہ ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۲۱۷،۲۱۶)

قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

اور جانور کی گردن کے قریب پہلو پر اپنا سیدھا پاؤں رکھ کر **اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر**۔ پڑھ کر تیز چُھری سے جلد ذَبح کر دیجئے۔ قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذَبح کے بعد یہ دعا پڑھئے: **اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ وَحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم**۔

اگر دوسرے کی طرف سے قربانی کریں تو یوں کہے:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ "شفیق خان بن شریف خان" کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ وَحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

یعنی **مِنْ** کے بعد اُس کا اور اس کے والد کا نام لیجئے جس کے نام قربانی ہوئی ہے۔
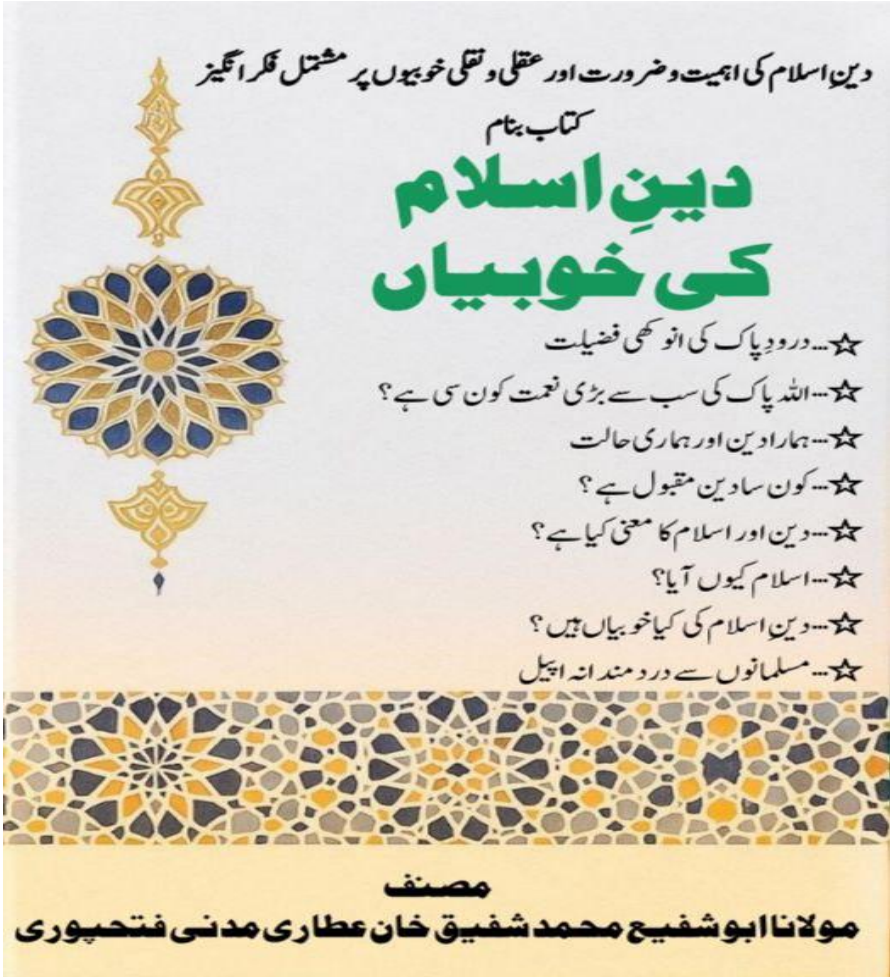
(16)۔۔۔ذوالحجہ کے مہینے میں کیے جانے والے اعمال

اے عاشقانِ رسول! اسلامی سال کا بارہواں اور آخری مہینا ذُوالْحِجَّہ ہے۔ ذوالحجہ کا مطلب ہے ”حج کا مہینا“۔ اس کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے۔

ذوالحجہ نام رکھنے کی وجہ

حضرت علامہ عمر بن احمد آفندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (سالِ وفات:۱۲۹۹ھ)اس کی وجہ تسمیہ (یعنی نام رکھنے کی وجہ) یوں ارشاد فرماتے ہیں: سُمِّیَ ذُوالْحِجَّۃِ لِاَدَاءِ الْحَجِّ فِیْہِ یعنی اسے ذوالحجہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں حج ادا کیا جاتا ہے۔ (عصیدۃ الشھدۃ شرح قصیدۃ البردۃ، ص۲۵۹)

مقدس ہیں دیگر مہینے بھی لیکن
نرالی ہیں حج کے مہینے کی باتیں

اے عاشقانِ رسول! ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام بہت بابرکت مہینا ہے۔ اس مبارک مہینے کی ابتدائی دس راتوں سے متعلق اللہ کریم قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ الْفَجْرِۙ(۱) وَ لَیَالٍ عَشْرٍۙ(۲) (پ۳۰، الفجر:۱، ۲)

ترجمہ کنزالایمان: اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی۔

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ ان (دس راتوں کی قسم) سے مراد ذوالحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں کیونکہ یہ حج کے اعمال میں مشغول ہونے کا زمانہ ہے اللہ پاک نے ان راتوں کی قسم ارشاد فرما کر یہ ظاہر کر دیا کہ یہ راتیں اللہ پاک کے نزدیک عظمت والی ہیں، ہمیں چاہیے کہ ان راتوں میں خوب خوب عبادت کریں۔ نیکیوں کی حرص پیدا

کرنے اور اپنے آپ کو عبادت میں مشغول رکھنے کے لئے ذُوالْحِجَّةِ الْحَرَام کے ابتدائی دس دنوں کے فضائل پر مشتمل چھ روایات ملاحظہ کیجئے:

پہلے عشرے کے فضائل پر چھ روایات

(1)۔۔۔اللہ کریم کے نزدیک کوئی دن عشرۂ ذوالحجہ کے ایام سے نہ زیادہ عظیم ہے اور نہ ان دنوں سے بڑھ کر کسی دن کا نیک عمل اسے محبوب ہے لہٰذا ان دنوں میں تہلیل یعنی (لَآاِلٰهَ اِلَّا الله)، تکبیر یعنی (اَللهُ اَكْبَر) اور تحمید یعنی (اَلْحَمْدُ لِلّٰه) کی کثرت کرو۔

(مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/ ۳۶۵، حدیث:۵۴۴۷)

(2)۔۔۔اللہ پاک کے نزدیک ان دس دنوں کے مقابلے میں کسی دن کا عمل زیادہ محبوب نہیں۔ صحابۂ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهم نے عرض کی: یارسولَ الله صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِه وَسَلَّم! کیا اللہ پاک کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں جہاد بھی نہیں، البتہ وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ پاک کی راہ میں نکلا، پھر ان میں سے کسی چیز کے ساتھ واپس نہ ہوا (یعنی شہید ہو گیا تو اس کا یہ عمل افضل ہے)۔

(ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر، ۲/ ۱۹۱، حدیث:۷۵۷)

(3)۔۔۔اللہ پاک کے نزدیک عشرۂ ذوالحجہ کے دنوں سے افضل کوئی دن نہیں۔

(ابن حبان، کتاب الحج، باب الوقوف بعرفۃ...الخ، ذکر رجاء العتق من النار۔۔۔الخ، ۶/ ۶۲، حدیث:۳۸۴۲)

(4)۔۔۔جن دنوں میں اللہ پاک کی عبادت کی جاتی ہے ان میں سے کوئی دن ذوالحجہ کے دس دنوں سے زیادہ پسندیدہ نہیں، ان میں سے (ممنوع دنوں کے علاوہ) ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر رات کا قیام لیلۃُ القدر کے قیام کے برابر ہے۔

(ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی العمل فی ایام العشر، ۲/ ۱۹۲، حدیث:۷۵۸)

(5)۔۔۔ حضرت سیِّدُنا کعبُ الاَحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ کریم نے زمانے کو چنا، پس اُس کے نزدیک سب سے پسندیدہ زمانہ حرمت والے مہینے ہیں اور حرمت والے مہینوں میں اللہ پاک کو سب سے زیادہ محبوب ذوالحجہ ہے جبکہ ذوالحجہ میں سب سے زیادہ محبوب پہلا عشرہ ہے (یعنی شروع کے دس دن ہیں۔ (لطائف المعارف، ص۳۰۶)

(6)۔۔۔ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے روایت ہے: عشرہ ذوالحجہ میں ایک عمل کا ثواب 700 گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔

(شعب الایمان، باب فی الصیام، الصوم فی الاشہر الحرم، ۳/ ۳۵۶، حدیث:۳۷۵۸ ملتقطا)

اے عاشقانِ رسول! ہمیں بھی ثواب کی نیت سے اس مبارک عشرے میں روزے رکھنے چاہیے اورزیادہ سے زیادہ عبادت کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہم جس طرح مال ودولت کے حصول کیلئے مالداروں کو اپنا آئیڈیل بناتے ہیں اسی طرح اگر نیکیوں کا جذبہ بڑھانے کے لیے اپنے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کو آئیڈیل بنالیں تو ان کی زندگی ہماری نجات کا ذریعہ بن جائے گی کیونکہ ان نیک ہستیوں کو دنیا سے زیادہ اپنی آخرت سنوارنے کی فکر ہوتی تھی۔ آیئے! عشرۂ ذوالحجہ میں بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کی عبادت وریاضت کے احوال ملاحظہ کیجئے:

پہلے عشرے سے متعلق بزرگان دین کے احوال

(1)۔۔۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا حَفْصَہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عشرۂ ذوالحجہ کے روزے نہیں چھوڑا کرتے تھے۔

(نسائی، کتاب الصیام، کیف یصوم ثلاثۃ ایام من کل شھر۔۔۔ الخ، ص۳۹۵، حدیث:۲۴۱۳)

(2)۔۔۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ذوالحجہ کے 9 روزے پابندی سے رکھتے تھے۔ (نسائی، کتاب الصیام، کیف یصوم ثلاثۃ ایام من کل شھر۔۔۔ الخ، ص۳۹۶، حدیث:۲۴۱۴ ملتقطا)

(3)۔۔۔ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ذوالحجہ کی پہلی 10 راتوں میں اپنے چراغ نہ بجھایا کرو (یعنی رات میں عبادت کیا کرو)۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو عبادت بہت پسند تھی اور فرمایا کرتے تھے: اپنے خادموں کو اٹھایا کرو کہ سحری کریں اور یومِ عرفہ کا روزہ رکھیں۔ (حلیۃ الاولیاء، سعید بن جبیر، ۴/۳۱۱، رقم:۵۶۷۱)

(4)۔۔۔ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر اور حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُما عشرۂ ذوالحجہ میں بازار جاکر تکبیر کہتے تو لوگ بھی ان کے ساتھ تکبیر کہتے اور یہ دونوں حضرات صرف تکبیرات کہنے کے لیے بازار جاتے تھے۔ (بخاری، کتاب العیدین، فضل العمل فی ایام التشریق، ۱/۳۳۳، تحت الباب)

(5)۔۔۔ حضرت سیِّدُنا امام باقر رَضِیَ اللہُ عَنْہ عشرۂ ذوالحجہ میں نفل نمازوں کے بعد بھی تکبیر پڑھتے تھے۔ (بخاری، کتاب العیدین، فضل العمل فی ایام التشریق، ۱/۳۳۳، تحت الباب)

نویں ذوالحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعتِ مُسْتَحَبہ کے ساتھ ادا کی گئی ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار افضل اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں، وہ یہ ہے: **اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْد**۔

(بہارِ شریعت، ۱/۷۸۴۔ تنویر الابصار، ۳/۷۱)

تکبیرِ تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً کہنا واجِب ہے۔ یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اُس پر نَماز کی بِنانہ کر سکے مَثَلاً اگر مسجِد سے باہَر ہو گیا یا قصداً وُضو توڑ دیا یا چاہے بھول کر ہی کلام کیا تو تکبیر ساقِط ہو گئی اور بِلا قَصد وُضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے۔

(درِّ مختار ورد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ۳/۷۳)

یومِ عَرَفہ (9ذوالحجہ) کے فضائل

اے عاشقانِ رسول! اس مبارک عشرے میں 9 ذوالحجۃ الحرام بھی بڑا بر کت والا دن ہے اسے یومِ عرفہ کہتے ہیں۔ اس دن اللہ پاک اپنے بندوں پر خصوصی رحمت کی بارش فرماتا، گنہگاروں کی مغفرت فرماتا اور بے شمار لوگوں کو جہنم سے آزادی کا پروانہ عطا فرماتا ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں اس دن کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے، چار روایات ملاحظہ کیجیے:

(1)۔۔۔حضرت سیّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عرفہ کے دن جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوتا ہے اسے بخش دیا جاتا ہے۔ کسی نے عرض کی: کیا یہ فضیلت خاص لوگوں کے لیے ہے یا عام لوگوں کے لیے؟ فرمایا: تمام لوگوں کے لیے۔ (فضل عشر ذی الحجۃ لابن ابی الدنیا، ص ۴۱، حدیث: ۱۴)

(2)۔۔۔جو ان پانچ راتوں لیلۃ الفطر، 15 شعبان المعظم آٹھویں، نویں اور دسویں ذوالحجہ میں شب بیداری (یعنی عبادت) کرے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب العیدین والاضحیۃ، الترغیب فی احیاء لیلتی العیدین، ۲/۶۲، حدیث: ۱۶۶۲)

(3)۔۔۔یومِ عرفہ میں شیطان کو بڑے بڑے گنہگاروں کی بخشش دکھائی جاتی ہے جس کی وجہ سے شیطان اپنی نظروں میں ذلیل وخوار ہو جاتا ہے۔

(موطا امام مالک، کتاب الحج، باب جامع الحج، ۱/۳۸٦ حدیث:۹۸۲ ملخصا)

(4)۔۔۔اللہ کریم عرفہ کے دن سے زیادہ کسی دن بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں فرماتا۔(مسلم، کتاب الحج، باب فی فضل الحج والعمرة ویوم عرفة، ص۵۴۰، حدیث:۳۲۸۸)

مُفسرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سال بھر کے تمام دنوں سے زیادہ نویں ذی الحجہ کو گنہگار بخشے جاتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: اس دن اللہ پاک کی رحمت بندوں سے قریب تر ہوتی ہے اور رب تعالیٰ فرشتوں پر حاجیوں کی افضلیت، ان کی شرافت و کرامت ظاہر فرماتا ہے کہ اے فرشتو! تم نے کہا تھا کہ انسان خونریزی و فساد کرے گا تم نے اس پر غور نہ کیا کہ انسان اپنا گھر بار، وطن چھوڑ کر پردیسی بن کر، پریشان بال، کفن پہنے لَبَّیْك لَبَّیْك کی صدائیں لگاتا عرفات کے میدان میں بھی آئے گا، بتاؤ! ان حاجیوں نے سوائے میری رضا کے اور کیا چاہا ہے، صرف مجھے راضی کرنے کے لیے یہ لوگ ان میدانوں میں مارے مارے پھر رہے ہیں یہ شَرف نہ ملائکہ کو حاصل ہے نہ جنّات کو صرف ان ہی کا حصہ ہے۔

(مرأۃ المناجیح، ۴/۱۴۱)

چلو عرفات چلتے ہیں وہاں حاجی بنیں گے ہم
گنہ سے پاک ہوں گے لوٹ کے جس دم چلیں گے ہم

یومِ عرفہ (9ذوالحجہ) بھی عید ہے

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے ایک یہودی کے سامنے اس آیت مبارکہ:

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ۔

ترجمۂ کنزالایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔(پ۶،المائدۃ:۳)

کی تلاوت فرمائی تو اس یہودی نے کہا اگر ہم پر یہ آیت نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنالیتے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا کہ جس روز یہ نازل ہوئی اس دن دو عیدیں تھیں، جمعہ اور عرفہ۔(ترمذی،کتاب التفسیر،باب ومن سورۃ المائدۃ،۵/ ۳۳،حدیث:۳۰۵۵)

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا کہ کسی دینی کامیابی کے دن کو خوشی کا دن منانا جائز اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ سے ثابت ہے ورنہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا صاف فرمادیتے کہ جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور اس روز کو عید منانا ہم بدعت جانتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ عیدِ میلاد منانا جائز ہے کیونکہ وہ اللہ کریم کی سب سے عظیم نعمت کی یادگار و شکر گزاری ہے۔

آسمان کے دروازے کتنی بار کھولے جاتے ہیں؟

حضرت سیِّدُنا فَرقَد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہر رات آسمان کے دروازے تین مرتبہ کھولے جاتے ہیں اور جمعہ کی رات سات مرتبہ کھولے جاتے ہیں جبکہ عرفہ کی رات نو مرتبہ کھولے جاتے ہیں۔(لطائف المعارف،ص۴۹۰)

عرفہ کے روزے کی فضیلت

(1)۔۔۔اُمّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عرفہ کے روزے کو ایک ہزار دن کے برابر شمار کرتے تھے۔

(مجمع الزوائد،کتاب الصیام،باب صیام یوم عرفۃ،۳/ ۴۳۶،حدیث:۵۱۴۳)

(2)۔۔۔ حضرت سیِّدُنا ابو قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ پاک پر گمان ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام۔۔۔ الخ، ص ۴۵۴، حدیث: ۲۷۴۶)

(3)۔۔۔ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عرفہ کے دن جو کوئی اپنے کان، آنکھ اور زبان پر قابو رکھے تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ (مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن العباس، ۱/ ۷۰۴، حدیث: ۳۰۴۲)

(4)۔۔۔ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے عرفہ کے روز حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کثرت سے یہ دعا پڑھتے تھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر۔

(مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/ ۶۶۲، حدیث: ۶۹۷۹)

ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں: سب سے بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور سب سے بہتر وہ دعا ہے جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کی:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر"۔

(ترمذی، کتاب الدعوات، احادیث شتّی، باب فی دعاء یوم عرفۃ، ۵/ ۳۳۸، حدیث: ۳۵۹۶)

(5)۔۔۔ حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ "زمین میں کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں اللہ پاک اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد نہ فرماتا ہو اور سب سے زیادہ عرفہ کے دن لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے۔" لہٰذا تم اس میں کثرت سے یہ دعا کیا کرو:

اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ لِیْ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَاصْرِفْ عَنِّیْ فَسَقَةَ الْجِنِّ وَالْاِنْس

(لطائف المعارف، ص ۳۲۵)

کھانے پینے اور ذِکرُ اللہ کے ایام

(6)۔۔۔حضرت سیّدُنا نُبَیْشَہ ہُذَلی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مَروی ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایامِ تشریق (یعنی 10 ذوالحجہ سے 13 ذوالحجہ تک) کھانے، پینے اور اللہ پاک کے ذکر کے ایام ہیں۔

(مسلم، کتاب الصیام، باب تحریم صوم ایام التشریق، ص ۴۴۴، حدیث: ۲۶۷۷، ۲۶۷۸)

مُفسرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بقرہ عید کے تین دن بعد تک یعنی ۱۳ تاریخ تک اہلِ عرب قربانی کے گوشت سکھاتے تھے اس لیے ان دنوں کو تشریق یعنی سکھانے اور دھوپ دکھانے کا زمانہ کہا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ چار دن بندوں کی مہمانی کے ہیں جن میں رب تعالیٰ میزبان، بندے مہمان، اس لیے ان دنوں میں روزہ رکھنا گویا رب تعالیٰ کی دعوت سے انکار، اس زمانہ میں خوب کھاؤ خوب پیو اور خوب اللہ کا ذکر کرو۔ (مراۃ المناجیح، ۳/۱۸۶)

ایامِ تشریق کی دعا

حضرت سیّدُنا عِکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ایامِ تشریق میں یہ دعا کرنا مُستحب ہے:

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّار۔

(لطائف المعارف، ص ۳۳۱)

(7)۔۔۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے عیدین کی راتوں میں ثواب کی اُمید پر قیام کیا(یعنی عبادت کی)اس کا دل اس دن نہ مرے گا جس دن دل مر جائیں گے۔(ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فیمن قام فی لیلتی العیدین، ۲/ ۳۶۵، حدیث:۱۷۸۲)

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا کہ ماہِ ذوالحجۃ الحرام بڑی عظمت وشان والا مہینا ہے ہمیں اس ماہ مبارک کا احترام کرتے ہوئے اپنی آخرت کی بہتری کیلئے نیک اعمال کرنے چاہیے بالخصوص اس کے پہلے عشرے میں توخوب ذوق وشوق کے ساتھ عبادت وتلاوت کی عادت بنانی چاہیے کیونکہ احادیثِ مبارکہ کے مطابق ان دنوں میں اللہ پاک کو اپنے بندوں کے نیک اعمال بہت محبوب ہیں۔ زہے نصیب اگر اس مبارک مہینے میں حج کی سعادت نصیب ہو جائے تو شرعی تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے مناسکِ حج کی ادائیگی کیجئے اور ہر طرح سے اُس پاک سرزمین کے آداب بجالائیے اور حج سے واپسی کے بعد اپنے وطن میں بھی اسی طرح عبادت وتلاوت اور نیک اعمال کی کثرت کا معمول رکھیے جس طرح دورانِ حج یہ شوق پیدا ہوا تھا۔اِنْ شَآءَاللہ دونوں جہانوں کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

بزرگانِ دین سے منقول عبادات اور اورادووظائف

اے عاشقانِ رسول! ذوالحجۃ الحرام بہت ہی بابرکت مہینا ہے، اس مہینے میں عبادت وریاضت کے بہت زیادہ فضائل ہیں، آیئے! بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم سے منقول چند عبادات اور اورادووظائف ملاحظہ کرتے ہیں:

بے شمار نمازوں کا ثواب

ذوالحجہ کی پہلی رات عشاء کی نماز کے بعد دو دو کر کے چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللهُ اَحَد) پوری سورت پچیس مرتبہ پڑھے۔ اللہ کریم اس نماز پڑھنے والے کو بے شمار نمازوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اِنْ شَآءَ الله

(اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص۱۸۵)

بے حساب نیکیاں دی جائیں گی

پہلی رات سے دسویں رات تک روزانہ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ کوثر (اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَر) پوری سورت اور سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللهُ اَحَد) پوری سورت پڑھے۔ اِنْ شَآءَالله اس نماز کی عظمت کے سبب اللہ پاک اسے بے شمار نیکیاں عطا فرمائے گا اور بے شمار برائیاں مٹا دے گا۔

(اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص۱۸۵)

جمعہ کے چھ نوافل کی فضیلت

ذوالحجہ کے جمعہ میں دو دو کر کے چھ رکعت پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پندرہ بار سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللهُ اَحَد) پوری سورت پڑھے، چھٹی رکعت کے سلام کے بعد دس بار "**لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْن**" پڑھے اور دس بار درود شریف پڑھے تو اللہ پاک سب سے پہلے اسے داخلِ جنت فرمائے گا۔ (رکن دین، ص۱۷۷)

جواہر خمسہ میں ذوالحجہ کی ہر شبِ جمعہ یہ عمل کرنے والے کے بارے میں فرمایا گیا ہے: اللہ پاک اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔(جواہر خمسہ، ص۲۸)

آٹھ ذوالحجہ کے نوافل

ذوالحجہ کی آٹھویں رات بعد نماز عشاء دو دو رکعت کر کے سولہ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار، اور پندرہ بار سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد) پوری سورت پڑھے اس نماز کا بے انتہا ثواب ہے اور یہ نماز سببِ مغفرت کے لیے بہت افضل ہے۔
(اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص۱۸۸)

ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ کو بعد نمازِ ظہر چھ رکعت دو دو کر کے پڑھے، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ عصر ایک بار، دوسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قریش، تیسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون، چوتھی میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ نصر ایک بار، پانچویں اور چھٹی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے اِنْ شَآءَاللہ اس نماز کے پڑھنے والے کو بے شمار عبادت کا ثواب عطا ہو گا۔(اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص۱۸۸)

دس ذوالحجہ کی رات کے نوافل

جو کوئی دس ذوالحجہ کی رات بارہ رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃُ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد) پانچ بار پڑھے تو اللہ پاک اس کے تمام گناہ معاف فرما دے گا۔(جواہر خمسہ، ص۲۹)

بدن کے ہر بال کے بدلے دس نیکیاں

جو کوئی ذوالحجہ کی ہر رات وتر کے بعد دو رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کوثر (اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ) اور سورۂ اخلاص (قُلۡ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ) ایک ایک مرتبہ پڑھے تو اللہ پاک اسے بدن کے ہر بال کے بدلے میں دس نیکیاں عطا فرمائے گا، ایک لاکھ دینار صدقہ کرنے اور سات غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (جواہر خمسہ، ص۲۸)

پہلے عشرے کے اَورادووظائف

ذوالحجہ کی پہلی اور چھٹی تاریخ کو بعد نمازِ فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات سو مرتبہ پڑھیں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡكَ لَہٗ لَہُ الۡمُلۡكُ وَلَہُ الۡحَمۡدُ یُحۡیِیۡ وَیُمِیۡتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوۡتُ بِیَدِہِ الۡخَیۡرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔

(اسلامی مہینوں کے فضائل ومسائل، ص۱۸۶)

ذوالحجہ کی دوسری اور ساتویں تاریخ کو بعد نماز فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات سو مرتبہ پڑھیں: **اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡكَ لَہٗ اِلٰھًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرۡدًا وِتۡرًا وَلَمۡ یَتَّخِذۡ صَاحِبًا وَّلَا وَلَدًا۔** (اسلامی مہینوں کے فضائل ومسائل، ص۱۸۷)

ذوالحجہ کی تیسری اور آٹھویں تاریخ کو بعد نمازِ فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات سو مرتبہ پڑھیں:

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡكَ لَہٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

(اسلامی مہینوں کے فضائل ومسائل، ص۱۸۷)

ذو الحجہ کی چوتھی اور نویں تاریخ کو بعد نمازِ فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات سو مرتبہ پڑھیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

(اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص۱۸۷)

بے شمار برکات کا حصول

عشرۂ ذو الحجہ میں روزانہ باوضو کسی بھی وقت سورۂ فجر کا پڑھنا افضل ہے اور جو ایسا کرے گا اللہ پاک بروزِ قیامت اس کی بخشش فرمائے گا اور اس کے لیے اس دن کوئی خوف نہ ہو گا۔(اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص۱۸۸)

ذو الحجہ کے دس دن روزانہ سورۂ وَالضُّحٰی بکثرت پڑھنے والے کو اللہ پاک جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائے گا۔(اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص۱۸۸)

دو سال کی عبادت کا ثواب

حضرتِ سَیِّدُنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سالار، شَہنشاہِ اَبرار، دوعالَم کے مالِک و مختار بِاِذنِ پروَردگار صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے:"جس نے ماہِ حرام میں تین دن جُمعرات، جُمعہ اور ہفتہ (یعنی سنیچر) کا روزہ رکھا اس کے لیے دو سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔"(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطّبَرانی ج۱ص۴۸۵حدیث۱۷۸۹)

اے عاشقانِ رسول! یہاں ماہ حرام سے مراد یہی چار ماہ ذُوالْقَعدہ، ذُوالْحِجّہ، مُحرّمُ الْحرام اوررَجَب الْمُرَجَّب ہیں، ان چاروں مہینوں میں سے جس ماہ میں بھی بیان کردہ تین دنوں کا روزہ رکھ لیں گے تو اِن شآءَ اللہ دوسال کی عبادت کا ثواب پائیں گے۔

تیرے کرم سے اے کریم، مجھے کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے، تیرے یہاں کمی نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(17)۔۔۔ذوالحجہ کے مہینے میں بزرگانِ دین کے عرس

وہ بزرگانِ دین جن کا یومِ وصال / عرس ذوالحجۃ الحرام میں ہے ان کے نام یہ ہیں:

ش	نام	وصال کی تاریخ	مدفن۔جائے وفات
1	قدیمُ الاسلام صحابیہ، اُمِّ رُومان بنتِ عامر (زوجہ صدیقِ اکبر)	ذوالحجہ ٦ھ	مدینۂ منوّرہ
2	امیر المؤمنین، ذوالنُّورَین حضرت سیّدنا عثمانِ غنی	۱۸ذوالحجہ ۳۵ھ	حَشِ کَوْکَب، جنت البقیع
3	قدیمُ الاسلام، صحابیٔ رسول، حضرت سیّدنا عامر بن ربیعہ	ذوالحجہ ۳۵ھ	----------
4	سیّدُ الفَوارِس حضرتِ سیّدنا ابوموسیٰ عبداللہ بن قَیس اَشْعَری یمنی	ذوالحجہ ۴۴ھ	کوفہ یا مکّۂ مکرمہ
5	محافظِ اسلام حضرت سیّدنا مسلم بن عقیل	۹ذوالحجہ ٦۰ھ	کوفہ، عراق
6	استاذُ التابعین حضرتِ سیّدنا امام محمد باقر	7ذوالحجہ ۱۱۴ھ	جَنَّتُ البقیع، مدینہ منورہ
7	عظیم صوفی بزرگ حضرت سیّد عبداللہ شاہ غازی اشتر حَسَنی	۲۲ذوالحجہ ۱۵۱ھ	کراچی، پاکستان
8	جوّادِ زمانہ حضرت امام ابوجعفر محمد تقی	ذوالحجہ ۲۲۰ھ	بغداد شریف، عراق
9	قُطبُ العارِفین حضرت امام ابوبکر جعفر بن یونس شِبلی	27ذوالحجہ ۳۳۴ھ	بغداد، عراق
10	حجۃُ الاسلام حضرت امام ابوبکر احمد بن علی رازی جَصّاص حنفی	۷ذوالحجہ ۳۷۰ھ	بغداد، عراق
11	شیخُ الاسلام، بُرہانُ الدّین حضرت امام ابوالحسن علی مَرغِینانی	15ذوالحجہ ۵۹۳ھ	سَمرقند، ازبکستان
12	حضرت شیخ ابوالحسن علی بن یوسف لَخمی شَطنَوفی شافعی	۲۰ذوالحجہ ۷۱۳ھ	قاہرہ، مصر
13	مخدوم جہانیاں جہاں گشت حضرت جلال الدین حسین بخاری سُہروردی	۱۰ذوالحجہ ۷۸۵ھ	اُوچ، بہاولپور، پاکستان
14	شاہِ ہمدان امیرِ کبیر سیّد علی ہمدانی کبراوی	٦ذوالحجہ ۷۸٦ھ	کولاب، خَتْلان، تاجکستان
15	عمدۃُ المحدثین، شہابُ الدّین، حافظ احمد بن علی ابنِ حجر عسقلانی شافعی	۲۸ذوالحجہ ۸۵۲ھ	قَرافہ صُغریٰ، قاہرہ، مصر
16	شارحِ بخاری حضرت علامہ بدرُ الدین ابومحمد محمود بن احمد عینی	4ذوالحجہ ۸۵۵ھ	قاہرہ، مصر
17	حضرت علامہ بہاؤ الدین بن ابراہیم انصاری قادری شطّاری	11ذوالحجہ ۹۲۱ھ	دولت آباد، اورنگ آباد، ہند
18	تاجُ العارفین، شیخ محمد افضل الٰہ آبادی	۱۸ذوالحجہ ۱۱۲۴ھ	دائرہ شاہ اجمل، الٰہ آباد، ہند
19	مَلِکُ الشُّعَراء حضرت سیّد وارث شاہ بخاری چشتی	۹ذوالحجہ ۱۲۰٦ھ	جنڈیالہ شیر خان، شیخوپورہ، پاکستان

20	ماہرِ عُلومِ کثیرہ، حضرت علامہ عبد العزیز پَرہاڑوِی چشتی	۸،۹ذوالحجہ ،۱۲۳۹ھ	پَرْہار غربی، مظفر گڑھ، پاکستان
21	مُرشِدِ اعلیٰ حضرت، خاتَمُ الاکابر حضرت شاہ آلِ رسول مارْہَروی	18ذوالحجہ ۱۲۹۶ھ	مارہرہ، ایٹہ، یوپی، ہند
22	رُومیِ کشمیر، صاحبِ سیفُ المُلوک حضرت میاں محمد بخش قادری	7ذوالحجہ ۱۳۲۴ھ	کھڑی، میرپور، کشمیر، پاکستان
23	غوثِ زماں حضرت خواجہ عبد الرحمٰن چھوہروی قادری	یکم ذوالحجہ ۱۳۴۲ھ	سبزپور، ہری پور ہزارہ، پاکستان
24	مُفتیٔ آگرہ حضرت علامہ مولانا حافظ نِثار احمد کانپوری رضوی	(غالباً)١٦ذوالحجہ ۱۳۴۹ھ	جنّت البقیع، مدینہ منورہ
25	شاگردِ اعلیٰ حضرت، سیّد عبد الکریم محمد یوسف شاہ تاجی صابری	یکم ذوالحجہ ۱۳۶۷ھ	کراچی، پاکستان
26	صدرُ الاَفاضِل حضرت علامہ حافظ سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی	18ذوالحجہ ۱۳۶۷ھ	جامعہ نعیمیہ، مراد آباد، ہند
27	مُبلِّغِ اسلام، حضرت مولانا شاہ عبد العلیم صِدّیقی میرٹھی	22ذوالحجہ ۱۳۷۴ھ	جنت البقیع، مدینہ منورہ
28	تلمیذِ اعلیٰ حضرت، مولانا عبد الرّبی رضوی ہزاروی	26ذوالحجہ ۱۳۸۷ھ	کیہال، ایبٹ آباد سٹی، پاکستان
29	مَخدومِ مِلّت حضرت مولانا سیّد عبدُ الرحمٰن رضوی گیاوی بہاری	13ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ	کیری، ضلع بانکا، بہار، ہند
30	قُطبِ وقت حضرت مولانا سیّد نورُ الحَسَن نگینوی نقشبندی قادِری	22ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ	موازوالہ، میانوالی، پاکستان
31	قطبِ مدینہ، شیخ العربِ والعجم، مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی	۴ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ	جنت البقیع، مدینہ منورہ
32	امامِ علم و فن حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین رضوی	۱۴ذوالحجہ ۱۴۳۴ھ	سنگھیا، پورینہ، بہار، ہند

تاریخِ ابتداء اور اختتام

ابتداء

اللہ پاک کے کرم سے **"قربانی کی تاریخ اور حکمتیں"** کا آغاز

14 ذوالحجہ 1446ھ بمطابق 10 جون 2025ء بروز منگل بعد نماز مغرب ہوا۔

اختتام

17 ذوالحجہ 1446ھ بمطابق 13 جون 2025ء بروز جمعہ، دوپہر ایک بج کر پچیس منٹ پر ہوا۔

اللہ پاک کی بارگاہ میں دعاگو ہوں کہ وہ اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس کو میرے، میرے والدین، اساتذہ و طلباء، آل و اولاد، متوسلین و محبین کے نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

مصنف کی دیگر کتب کا تعارف

(1)---مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ

غفلت اڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنے والے واقیات کا مجموعہ بنام "ما فعل اللہ بک" یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان واقعات کو جمع کیا گیا ہے جن میں خواب دیکھنے والا مرنے والے سے مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ (یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟) کے ذریعہ سوال کرکے مرنے کے بعد پیش آنے والے معاملات دریافت کرتا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...اولیاء اپنے پیروکاروں کی شفاعت کریں گے
☆...دنیا میں سب سے زیادہ رونے والے حضرات
☆...ایک رقت انگیز رخصتی
☆...چالیس سال تک گناہ نہیں کیا
☆...شہوت پرستی کے مختلف انداز
☆...لوگوں کی چار اقسام
☆...دنیا کی چھ چیزیں اور ان کی حقیقت
☆...سفید بالوں کی فضیلت
☆...ناپ تول میں کمی کا وبال
☆...حوریں پانے کا عمل
☆...قربِ الٰہی پانے کا طریقہ
☆...رسول اللہ ﷺ پھلوں کو چوما کرتے تھے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(2)---میری سنّت میری امّت

ان احادیث کا مجموعہ جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی سنت اور اپنی امت کا تذکرۂ دلنواز فرمایا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...میری سنت کو زندہ کرنے کا مطلب
☆...میری سنت میں سے یہ چیزیں ہیں
☆...میری سنت سے جس نے محبت کی
☆ ...میری سنت میں جس کا سکون ہو

☆...میری امت کا سلام　　☆...میری امت میں ایسا شخص پیدا فرمایا

☆...میری امت کے لئے امان ہیں　　☆...میری امت کی گوشہ نشینی

☆...پچھلی امتوں کی بیماریاں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(3)---کیا حال ہے؟

دلچسپ و عبرت ناک واقعات کا مجموعہ بنام "کیا حال ہے؟

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... پہلا باب: کیا حال ہے　　☆...دوسرا باب: صبح کس حال میں کی

☆... تیسرا باب: آپ کیسے ہیں؟　　☆...چوتھا باب: کیسے ہو؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(4)---موت کے وقت

مرنے والے کو موت کے وقت پیش آنے والے دردناک و عبرت ناک معاملات پر مشتمل واقعات کا مجموعہ ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...موت کے وقت　　☆...موت کا وقت　　☆...نزع کا عالم

☆...نزع کے عالم　　☆...وصال کا وقت　　☆...وصال کے وقت

☆...وفات کا وقت　　☆...وفات کے وقت　　☆...انتقال کا وقت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(5)۔۔۔عقائد کی حکمتیں

اس کتاب میں عقائدِ اہلسنت کی عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ ساتھ اچھوتے انداز میں حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...حکمت کیا ہے
☆...حکمت کہاں اور کیسے ملتی ہے
☆اللہ پاک کا ہونا کیوں ضروری ہے ؟...
☆...اللہ پاک کا اولاد سے پاک ہونے کی حکمتیں
☆...اللہ کو اللہ کہنے کی حکمتیں
☆...کیا اللہ پاک سوتا بھی ہے ؟
☆...اللہ کا مکان سے پاک ہونے کی حکمتیں
☆...اللہ پاک کے کل کتنے نام ہیں ؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(6)۔۔۔پانچ نمازوں کی حکمت

اس کتاب میں نماز اور ارکانِ نماز کی عقلی دلائل کے ساتھ ساتھ اچھوتے انداز میں حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... قرآن میں لفظِ صلوۃ کتنی بار آیا؟
☆... نماز کے اعظم الفرائض ہونے کی چھ حکمت
☆... نماز کو صلوۃ کہنے کی چار حکمت
☆... نماز کے افضل العبادات ہونے کی پانچ حکمت
☆... نماز کی برکات
☆...پانچ نمازوں کے فرض ہونے کی سات حکمت
☆...انسانی زندگی کی پانچ حالت
☆...سورج کی پانچ حالت
☆... نماز کے شرائط و فرائض کی حکمتیں
☆... قبلہ مقرر کرنے کی چار حکمت
☆...کعبہ کو قبلہ مقرر کرنے کی نو حکمت
☆... نمازوں کی رکعتوں کے مختلف ہونے کی حکمتیں
☆...احکامِ الٰہی کے مختلف ہونے کی حکمت
☆...پانچ نمازوں کے ناموں کی حکمت
☆... فرضوں کے ساتھ سنن کی حکمت
☆...اعمالِ نماز کا شرعی جائزہ

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(7)۔۔۔قرآنی سورتوں کے مضامین

قرآنِ عظیم کی (۱۱۴) سورتوں کے متعلق اجمالی دلچسپ معلومات پر مشتمل یہ کتاب ہے جو اپنے اعتبار سے بہت علمی کتاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... سورت کا مقامِ نزول
☆... آیات، کلمات اور حروف کی تعداد
☆... سورت کا نام رکھے جانے کی وجہ
☆... سورت کے فضائل
☆... سورت کے مضامین
☆... پچھلی سورت کے ساتھ مناسبت
☆... اور رنگ برنگے مدنی پھول

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(8)۔۔۔سب سے پہلے سب سے آخر

دلچسپ معلومات کا ایک اچھوتا انداز ''سب سے پہلے فلاں کام کس نے کیا'' پر مشتمل کتاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... سب سے پہلے کس نے منبر پر خطبہ پڑھا؟ ☆... سب سے پہلے کس نے راہِ خدا میں جہاد کیا؟
☆... سب سے پہلے کس نے ثرید تیار کیا؟ ☆... سب سے پہلے ترازو کس نے بنایا؟
☆... سب سے پہلے کس نے ہتھیار بنائے؟ ☆... سب سے پہلے ''اَمَّا بَعْدُ'' کس نے کہا؟
☆... سب سے پہلے اسلام میں مسجد کس نے بنائی؟ ☆... سب سے پہلے اسلام میں سولی کس کو دی گئی؟
☆... سب سے پہلے اسلام میں خطبہ کون سا پڑھا گیا؟ ☆... سب سے پہلے کس نے تاج شاہی سر پر رکھا؟

☆راہب کے ۶۲ سوالات اور ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے جوابات☆

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(9)۔۔۔قصور کس کا ہے؟

کئی لڑکیاں پیدا ہونے کے بعد لوگ کہتے ہیں ”اس عورت کو طلاق دے دو“ آخر لڑکیوں کی پیدائش میں قصور کس کا ہے؟ مرد کا، یا عورت کا، اس کتاب میں اور اسلام اور سائنس کی روشنی میں بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے مزید دلچسپ سوالات وجوابات بھی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... زمانۂ جاہلیت کی کچھ یادیں ☆... پانچ لرزہ خیز واردات

☆... بیٹیوں کے فضائل ☆... سائنس کیا کہتی ہے؟

☆... دلچسپ سوالات وجوابات ☆... عِلْمُ الْجَنِیْن کیا ہے؟

☆... بچے کی پیدائش کا سبب کیا ہے؟ ☆... بچے کی پیدائش کا مرحلہ

☆... بے اولادی کے 4 روحانی علاج ☆... اولادِ نرینہ کے روحانی علاج

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(10)۔۔۔نصاب مسائلِ نماز

امامت ٹیسٹ کی تیاری کرنے کے لئے بہترین کتاب جس میں نماز کے بنیادی مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... اپنی ضرورت کا علم سیکھنا فرض ہے! ☆... حصولِ علم کے ذرائع ☆... چندے کے مسائل

☆... شرائطِ نماز ☆... فرائضِ نماز ☆... واجباتِ نماز

☆... مفسداتِ نماز ☆... مکروہاتِ نماز ☆... مسائلِ سجدۂ سہو

☆... امامت کی شرائط ☆... اقتداء کی شرائط ☆... مسائلِ نمازِ جمعہ

☆... مسائلِ نمازِ عیدین ☆... مسائلِ معذورِ شرعی ☆... جماعت کا ایک اہم مسئلہ

☆... مسائلِ شرعی مسافر ☆... مسائلِ نمازِ جنازہ ☆... مسائلِ سجدۂ تلاوت

☆... مسائلِ اذان واقامت ☆... مسائلِ لقمہ ☆... چاند کب نکلے گا؟

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(11)... خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ اوّل

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ٦ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ٦ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطاب ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
1	عظمتِ رسالتِ مآب ﷺ	1	محمد ﷺ اللہ کے مظہر ہیں
2	ذکر کی فضیلت اور اس کے اثرات	2	جمیع عالم برائے مصطفیٰ ﷺ
3	ولی کی پہچان	3	امت کا معنیٰ اور اس کا مفہوم
4	سنّت اور بدعت	4	امت محمد یہ کی عمر کم کیوں رکھی گئی
5	نورِ حِسّی اور نورِ معنوی	5	اعلیٰ حضرت کا عشق رسول ﷺ
6	تفسیر سورۂ تکاثر	6	تفسیر سورۂ کوثر: محبوب ہم نے تم کو سب کچھ دیا

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(12)... خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ دوم

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ٦ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ٦ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطابات ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی

7	حب رسول ﷺ اور اس کے تقاضے	7	شانِ مصطفی ﷺ
8	منی سے کربلا تک	8	مصطفی ﷺ دنیا کی جان ہیں
9	آؤ در تواب پے روتے ہوئے آؤ	9	اللہ عزوجل سے محبت کیجئے
10	اہلِ تقوی اور جنت	10	ماں باپ کے حقوق
11	فلسفۂ رمضان	11	اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کا چرچا رہے گا
12	تفسیر سورۂ بلد	12	تفسیر سورۂ عصر، قیامت کا بیان

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(13)---خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ سوم

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ۶ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ۶ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطابات ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
13	اثبات وجودِ باری تعالی	13	حدیث کی اہمیت
14	نفس اور شیطان	14	نسبت کا بیان
15	اسلام میں احترام آدمیت	15	سرکار ﷺ آ گئے
16	ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے	16	اللہ عزوجل کے نام پر مانگنا
17	مقصدِ حج	17	آؤ توبہ کریں
18	تفسیر سورۂ مائدہ	18	تفسیر سورۂ ملک، موت وحیات

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(14)---تدریس کے 26 طریقے

جدید دور میں جدید و قدیم تدریس کے طریقوں کا مجموعہ بنام "تدریس کے 26 طریقے" اس کتاب میں تدریس کے طریقوں کے ساتھ ساتھ اپنی تدریس کو بہتر اور مقبولِ عام بنانے کے فارمولے بھی بیان کئے گئے ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... تدریس کے نکات
☆... تدریس کے ۲۶ طریقے
☆... درجے کی ترقی کے فارمولے
☆... طلبا کے درمیان کئے جانے والے بیان
☆... انوکھی باتیں
☆... انوکھے سوالات
☆... انوکھی حکایات
☆... انوکھی حکمتیں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(15)---رفیق التدریس

استاد کو تدریس کے اعلی منصب کی جانب لے جانے والی ایک نمایاں تحریر جس میں تدریس میں نکھار پیدا کرنے والی چیزوں کو بیان کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں چھ ابواب ہیں جو درج ذیل ہیں:

☆... **پہلا باب:** 63 انوکھی معلومات
☆... **دوسرا باب:** 63 انوکھے سوالات
☆... **تیسرا باب:** 63 انوکھے چٹکلے
☆... **چوتھا باب:** 63 انوکھی پہیلیاں
☆... **پانچواں باب:** 63 انوکھی حکمتیں
☆... **چھٹا باب:** 63 انوکھی حکایات

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(16)---تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے

تاریخ ساز شخصیت بننے کی ایک رہنما کتاب

آپ اس باب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

☆... شخصیت کسے کہتے ہیں؟ ☆... تاریخ ساز شخصیت کی خصوصیات

☆... شخصیت کی تعمیر ایسے کریں ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا پہلا فارمولہ

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا دوسرا فارمولہ ☆... دنیا بھر میں اسلام کیسے پہنچا؟

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا دوسرا فارمولہ ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا تیسرا فارمولہ

☆... ادارے قائم کرنے کے ۷ فامولے ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا چوتھا فارمولہ

☆... تمام عورتوں تک پیغام پہنچانے کا فارمولہ ☆... تاریخ ساز شخصیت کی خوبیاں

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا پانچواں فارمولہ ☆... دوسروں کو بلند کرنا خود کی بلندی ہے

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا چھٹا فارمولہ ☆... ایک بادشاہ اور چار آدمی

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(17)۔۔۔فیضانِ قرآن کورس

90 دن میں صرف 30 منٹ کی کلاس میں قرآن، اذکارِ نماز، دعا، سنتیں اور آداب سیکھنے کا منفرد کورس

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... فیضانِ قرآن کورس کے فوائد ☆... فیضانِ قرآن کورس کے جدول چلانے کی رہنمائی

☆... مدنی قاعدہ کے 22 اسباق ☆... 22 کاموں کی سنتیں اور آداب

☆...23 دعائیں　　　☆...10 قرآنی سورتوں کا حفظ و مشق

☆... اذکارِ نماز کا حفظ و مشق　　　☆...5 کلمے، ایمانِ مجمل و ایمانِ مفصل کا حفظ و مشق

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(18)---فیضانِ شریعت کورس

صرف 30 منٹ کی کلاس میں عقائد، عبادات، معاملات، منجیات، مہلکات اور رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کے متعلق بہت کچھ سیکھنے کا منفرد کورس

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... فیضانِ شریعت کورس کے فوائد

☆... فیضانِ شریعت کورس کے جدول چلانے کا طریقہ کار

پہلا باب ☆... عقائد کے 19 بیانات　　　**دوسرا باب** ☆... عبادات کے 19 بیانات

تیسرا باب ☆... معاملات کے 19 بیانات　　　**چوتھا باب** ☆... مُنْجِیات کے 19 بیانات

پانچواں باب ☆... مُہْلِکات کے 19 بیانات　　　**چھٹا باب** ☆... سنتیں اور آداب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(19)---آسان فرض علوم

فرض علوم پر مشتمل جدید انداز کی آسان ترین کتاب جس میں عقائدِ اہلسنت کو عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور مسائل کو نہایت آسان کر کے عوام کے پڑھنے کے قابل بنایا گیا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... کتاب العقائد　　　☆... تہتر فرقوں کا بیان　　　☆... کتاب الطھارۃ

☆... کتاب الصلوۃ　　　☆... کتاب الجنائز　　　☆... کتاب الصوم

☆... کتاب الزکوۃ　☆... کتاب الحج　☆... کتاب النکاح

☆... کتاب الطلاق　☆... کتاب الاضحیہ　☆... کتاب القسم

☆... کتاب الحدود　☆... حلال طریقے سے کمانے کا بیان

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(20)---آسان خطباتِ محرم

ماہِ محرم میں کی جانے والی تقریروں کا آسان اور دلچسپ معلوماتی گلدستہ بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

1☆... دین اسلام کی خوبیاں

2☆... سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

3☆... صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم

4☆... حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

5☆... حضرتِ عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

6☆... حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ

7☆... حضرتِ مولی علی رضی اللہ عنہ

8☆... حضرتِ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

9☆... حضرتِ امامِ حسن رضی اللہ عنہ

10☆... حضرتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ

11☆... شہادتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ

12☆... یزید اور یزیدیوں کا انجام

13☆... دسویں محرم الحرام کے فضائل

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(21)---تنظیمی نصاب و بیانات

مجلس امامت کورس میں داخلِ نصاب کتاب بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... 12 دینی کاموں کی تفصیل　☆... سنتیں اور آداب

☆... انفرادی کوشش کی ترغیبات　☆... اجتماعِ پاک کی دعائیں

☆...فیضانِ تجوید کے اسباق　　☆...امام کے ۳۰ مدنی پھول

☆...اذکارِ نماز　　☆...درودِ تاج

☆...بیاناتِ عصر　　☆...بیاناتِ مغرب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(22)---اعلی حضرت کا چرچا رہے گا

اعلی حضرت کا تذکرۂ دل نواز قرآن، حدیث اور میٹھ کی روشنی میں خطباتِ شفیقی جلد دوم کا ایک

منفرد بیان بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...درود شریف کی انوکھی فضیلت　　☆...اولیاء اللہ کے تذکرے کیوں باقی رہتے ہیں؟

☆...بادشاہوں کے مقبروں کا حال　　☆...اولیاء کے مزاروں کا حال

☆...تذکرے باقی رہنے کے چند اسباب　　☆...اولیائے کرام کے تذکرے زمین و آسمان میں

☆...فنا ہو کر 9 کا عدد بن جاتا ہے　　☆...اس لیے مخلوق اولیاء کا عرس مناتی ہے

☆...اولیاء پر رب نواز شات　　☆...9 کے عدد کی چار عجیب باتیں

☆...اعلی حضرت کے پاس سب کچھ ہے　　☆...بارگاہِ مصطفی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے مشین عطا ہوئی

☆...اعلی حضرت کے سونے کا منفرد انداز　　☆...اعلی حضرت کے فنافی الرسول ہونے کی دلیل

☆...ہر وقت نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ثنا　　☆...دورانِ میلاد بیٹھنے کا انداز

☆...تعارفِ اعلی حضرت　　☆...منقبتِ اعلی حضرت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(23)---آسان حنفی نماز

आम मुसलमान के लिये नमाज़ और उस के ज़रूरी अहकाम सीखने के लिये बेहतिरीन किताब बनाम

आसान हनफ़ी नमाज़

नमाज़ पढ़ने का आसान तरीक़ा

सवालन जवाबन

आप इस किताब में पढ़ सकेगें

दीनी इल्म सीखने की फ़ज़ीलत
वुज़ू के मसाइल
तयम्मुम के मसाइल
कपड़े पाक करने के तरीक़े
सज्दए सहव के मसाइल
माज़ूरे शरई के मसाइल
ईद के मसाइल
मुसाफ़िर के मसाइल
अज़ानो इक़ामत के मसाइल
नमाज़ में लुक़्मा के मसाइल
मस्जिद के मसाइल
गुस्ल के मसाइल
नजासतों के मसाइल
नमाज़ के मसाइल
इमामत के मसाइल
जुमा के मसाइल
इक़्तिदा के मसाइल
नमाज़े जनाज़ा के मसाइल
सज्दए तिलावत के मसाइल

मुरत्तिब

मौलाना अबू शफ़ीअ मुहम्मद शफ़ीक़ ख़ान अत्तारी मदनी फ़तेहपुरी

मकतबा दारुस्सुन्ना दिल्ली

(24)---محمد اور احمد کے اسرار

اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی ﷺ کے مبارک نام "محمد" اور "احمد" کی لاجواب تشریح پر مشتمل "خطباتِ شفیقی" حصہ اول کا ایک منفرد بیان بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... درود شریف کی انوکھی فضیلت
☆... اللہ پاک کے تین ہزار نام
☆... حضور ﷺ کے ۱۴۰۰ نام
☆... محمد ﷺ اللہ کے مظہر ہیں
☆... اسمِ محمد اسمِ اللہ کا مظہر
☆... چار میں عجیب لطف ہے
☆... نقطہ عیب ہے
☆... مشدد حرف لانے کی حکمت
☆... صفاتِ محمد صفاتِ خدا کا مظہر
☆... افعالِ محمد افعالِ خدا کا مظہر
☆... ہر چیز میں محمد ﷺ کا نور ہے
☆... خصائصِ مصطفیٰ ﷺ کتنے ہیں؟
☆... حضور ﷺ کے چار نام حمد سے مشتق ہیں
☆... احمد نام رکھنے کی وجہ

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(25)...امّتِ محمدیہ کے سوالات اور ان کے قرآنی جوابات

حضرتِ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امتِ محمد صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم سے کم سوال کسی امت نے نہ کئے کہ امتِ محمد صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے صرف ۱۴ سوالات کئے۔ (التفسیر الکبیر جلد ۳ ص ۱۰۲)
اس کتاب میں ان سوالات کے جوابات کے ساتھ ساتھ مختصر تشریح بھی بیان کی گئی ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... امتِ محمدیہ کے ۱۴ سوالات
☆... انفال کا معنی
☆... چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کی حکمت
☆... حضورِ اقدس ﷺ کو روح کا علم حاصل ہے

☆...شراب حرام ہونے کا ۱۰ انداز میں بیان
☆...ذوالقرنین کے تین سفر
☆...جوئے کے دنیوی نقصانات
☆...سدِ سکندری کب ٹوٹے گی؟
☆...حَیض کی حکمت
☆...اہلِ ایمان کی شفاعت کی دلیل
☆...بندوک کی گولی سے شکار کرنے کا شرعی حکم
☆...شفاعت سے متعلق (۵) اَحادیث
☆...نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم دیا گیا ہے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(26)۔۔۔درود کی حکمتیں

13 درودِ پاک کی فضیلت پر حکمت بھرے نکات پر ایک دلچسپ کتاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...ماضی، حال مستقبل سب درست
☆...دعا کی قبولیت کا نسخہ
☆...قیامت کے دن حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا قرب
☆...زمین والوں کے مثل نیکی
☆...درود شریف قیامت کے دن نور ہو گا
☆...سو حاجتیں پوری ہونے کا عمل
☆...مصطفی جانے رحمت پے لاکھوں سلام
☆...دعا کی قبولیت کا عمل
☆...رحمت ومغفرت کا بارشیں ہوتی رہیں
☆...درود اعمال کی قبولیت کا ذریعہ ہے
☆...مرنے سے پہلے جنت دیکھنے کا عمل
☆...درود نہ پڑھنے کے نقصانات
☆...جب تک درود لکھا رہے گا مغفرت کی دعا ہوتی رہے گی

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(27)۔۔۔چاند کی گواہی

فتاوی رضویہ کی ۲۶ ویں جلد میں موجود امامِ اہلِ سنت کا علمِ تقویم پر مشتمل رسالہ ''نُطْقُ الْهِلَالِ بَارِخُ وِلَادِالْحَبِيْبِ وَالْوِصَالِ ''کا آسان انداز میں خلاصہ ہے جس میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے سوال ہوا تھا کہ روایات میں ہے کہ حضور ﷺ کی وفات شریف ۱۲ ربیع الاول پیر کے دن ہوئی لیکن علمِ تقویم کے اعتبار پیر کے دن ۱۲ ربیع الاول نہیں پڑ رہی اور یہ مسئلہ کبھی حل نہ ہونے والا مسئلہ تھا مگر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اس کا آسان انداز میں جواب ارشاد فرمادیا۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...علمِ تقویم کا لاحل مسئلہ　　☆...پیر کے دن 12 تاریخ نہیں

☆...سب سے پہلے اعتراض کس نے کیا؟　　☆...مکہ میں چاند کیسے دکھ گیا؟

☆...کیا لگاتار تین مہینے 30 کے ہوسکتے ہیں؟　　☆... نطق الہلال رسالہ تصنیف کرنے کی وجہ

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(28)---شفیق المصباح شرح مراح الارواح

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے نصاب میں شامل علمِ صرف کی مشہور و معروف کتاب بنام ''مراح الارواح'' کی آسان اردو شرح ہے جس میں عربی عبارت پر اعراب و اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ سوالاً جواباً تشریح پیش کی گئی ہے جو اپنے اعتبار سے بڑی مفید و دلچسپ کتاب ہے۔

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(29)---شفیقیہ

اس کتاب میں شارح مسلم کی چالیس احادیث کا مجموعہ، مشہورِ زمانہ کتاب ''الاربعین النوویہ''کا آسان اردو ترجمہ نیز راویوں کے حالات کے بھی بیان کیے گیے ہیں

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...مصنف کا تعارف　☆...مترجم کا تعارف　☆...عبارت مع اعراب

☆... سلیس اردو ترجمہ　☆...راویوں کے حالات

مصنف: شیخ الاسلام الحافظ الامام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی (علیہ رحمۃ اللہ القوی)

مترجم: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(30)...شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو حصہ اول

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے درجۂ اولی کے نصاب میں شامل علمِ نحو کی مشہور و معروف کتاب بنام ''خلاصۃ النحو''کی تمارین کو حل کیا گیا ہے۔

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(31)...شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو حصہ دوم

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے درجۂ اولی کے نصاب میں شامل علمِ نحو کی مشہور و معروف کتاب بنام ''خلاصۃ النحو''کی تمارین کو حل کیا گیا ہے۔

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(32)...القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر

عقائد کے متعلق ۱۳۰۰ سال پرانی امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی اہم کتاب ''الفقہ الاکبر''کی آسان اردو شرح ہے مزید باطل فرقوں کے مختصر تعارف وعقائد کا بھی بیان شامل ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... عقائد کے کتنے اور کون کون سے امام ہیں؟
☆... اللہ پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟
☆... واحد اور احد میں کیا فرق ہے؟
☆... کیا اللہ عدد کے اعتبار سے ایک ہے؟
☆... کیا اللہ اپنی مخلوق کے مشابہ ہے؟
☆... اللہ کی صفات ذاتی اور فعلی کیا ہیں؟
☆... حادث اور قدیم کا کیا معنی ہے؟
☆... قرآن کے مخلوق ہونے، نہ ہونے کی بحث
☆... اللہ کی صفات قدیم کیسے ہیں؟
☆... اہل سنت کی نشانی در زمانۂ امام اعظم
☆... کیا زمین گھومتی ہے؟
☆... اللہ کا کسی کو گمراہ کرنے کے کیا معنی ہیں؟
☆... بندوں کے افعال کا خالق کون ہے؟
☆... کیا گناہ بھی اللہ کے حکم سے ہوتے ہیں؟
☆... مرتکب کبیرہ کے بارے میں معرکۃ الآرا بحث
☆ کیا تمام قرآنی فضیلت میں برابر ہیں؟...
☆... ۷۳ فرقوں کے بارے میں مختصر معلومات اور ان کے عقائد۔
☆... اگلے مہینے کا چاند کب نظر آئے گا معلوم کرنے کا فارمولا

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(33)---شارق الفلاح شرح نور الایضاح

درسِ نظامی کے کورس میں داخلِ نصاب کتاب "نور الایضاح" کی آسان اردو شرح ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف
☆... شارح کا تعارف
☆... فقہی اصطلاحات
☆... بنیادی باتیں
☆... صاحبِ نور الایضاح کے غیر مفتی بہ اقوال
☆... عبارت مع اعراب
☆... سلیس اردو ترجمہ
☆... سوالاً جواباً عبارت کی شرح

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(34)---صرف کے دلچسپ سوالات

علمِ صرف کی بہترین کتاب جس میں صرف کے قاعدوں کی علتیں اور افعال کے مختلف صیغوں کی وجہ و حکمت بیان کی گئی ہیں، مزید مراح الارواح کا متن مع اعراب و ترجمہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...وزن کے لئے "ف،ع،ل" کو کیوں خاص کیا گیا؟　☆... فعل ماضی کے ۱۴ صیغے ہی کیوں آتے ہیں؟

☆... فعل ماضی مبنی ہے حالانکہ اس کے آخر میں حرکت ہے؟　☆... فعل مضارع معرب کیوں ہوتا ہے؟

☆... فعل مضارع بنانے کے لئے حروف اتین کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟ ☆... فعل امر کو مضارع سے ہی کیوں بناتے ہیں؟

☆... ثلاثی مجرد کے اسم فاعل میں الف کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟　☆...اسم مفعول بنانے میں میم کا اضافہ کیوں کیا گیا؟

☆... صیغوں کی تعلیل کرنے کے آسان ۱۶ قاعدے　☆...نون تثنیہ اور تنوین میں فرق

☆...ان چیزوں کا بیان جن سے ثقل لازم آتا ہے　☆...ان چیزوں کا بیان جن سے خفت پیدا ہوتی ہے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(35)---اسرار الایمان فی حقائق الارکان

اسلامی عقائد و ارکان کی حکمتوں پر مشتمل لاجواب کتاب

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

☆... عقائد کی حکمت　☆... اذان کی حکمت

☆... طہارت کی حکمت　☆... نماز کی حکمت

☆... جماعت کی حکمت　☆... درود کی حکمت

☆... مختلف چیزوں کی حکمت　☆... مصنف کی دیگر کتب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

عنقریب آنے والی کتب

(1)۔۔۔عناية الحكمت لحل بداية الحكمت

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(2)۔۔۔عطاية الحكمت شرح هداية الحكمت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(3)۔۔۔خليليه شرح مناظرة الرشيديه

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(4)۔۔۔كلام الوقايه شرح شرح الوقايه

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(5)۔۔۔رحمة البارى شرح تفسير البيضاوى

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(6)۔۔۔مختار التاويل شرح مدارك التنزيل

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(7)۔۔۔الدلالة الشاهدة شرح البلاغة الواضحة

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(8)۔۔۔المعتبر المعترف لحل المعتقد المنتقد

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(9)۔۔۔سلیم النظر شرح نزھۃ النظر

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(10)۔۔۔شفیق النعمانی لحل شرح الجامی

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(11)۔۔۔نحو کے دلچسپ سوالات

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(12)۔۔۔درسِ تصوف

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(13)۔۔۔علماء کو اتنی فضیلت کیوں ملی؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(14)۔۔۔کامیابی کے 10 اصول

مایوسی کا خاتمہ کر کے کامیابی کی جانب گامزن کرنے والے اصولوں کا مجموعہ بنام ''کامیابی کے دس اصول'' یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان اصولوں کو جمع کیا گیا ہے جن سے مایوسی کا خاتمہ ہونے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ کر کچھ کر گزرنے کا جذبہ نو پیدا ہوتا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مثبت سوچ رکھنے والا ہو　☆... نظم و ضبط کے ساتھ رہنے والا ہو

☆... لوگوں کے مزاج کو پرکھنے کی صلاحیت رکھنے والا ہو☆... اپنے کام کو شوق و لگن کے ساتھ کرنے والا ہوں

☆... ناکام لوگوں سے سبق حاصل کرنے والا ہو　☆... سخت محنت کرنے والا، اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے والا ہو

☆... کام کو بانٹنے والا ہو　☆... خدار اور متوکل ہو

☆... آخرت کی فکر کو مقدم رکھنے والا ہو　　☆... ان سب کا سر چشمہ خوفِ خدا والا ہو

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(15)---نور المغیث شرح تیسیر مصطلح الحدیث

درسِ نظامی کے درجۂ سادسہ میں داخلِ نصاب اصولِ حدیث کی بہترین کتاب "تیسیر مصطلح الحدیث" کی اردو شرح بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف　　☆... شارح کا تعارف

☆... عربی عبارت مع اعراب　　☆... عربی عبارت کا آسان اردو ترجمہ

☆... عربی عبارت کی شرح　　☆... سوال وجواب

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(16)---عرفان الاثار شرح معانی الاثار

فقہ حنفی کی دلائل پر مشتمل احادیث کی مستند کتاب معانی الاثار کی اردو شرح ہے جو درسِ نظامی میں داخلِ نصاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف　　☆... شارح کا تعارف

☆... متن مع اعراب　　☆... متن کا سلیس اردو ترجمہ

☆... اختلافِ فقہائے کرام مع دلائل　　☆... ترجحاتِ مذہبِ احناف

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(17)---تسلیم التوقیت

یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے کہ اس میں چار علوم کو یکجا کیا گیا ہے :(۱)۔ علمِ توقیت۔(۲)۔ علمِ فلکیات۔(۳)علمِ تقویم۔(۴)۔ علمِ طب۔ان چار علوم کے متعلق ایک اہم اور آسان تصنیف ہے۔

☆...علمِ توقیت ☆...علمِ فلکیات ☆...علمِ تقویم ☆...علمِ طب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

یادداشت

ش		صفحہ

یادداشت

ش		صفحہ

آسان فرض علوم
آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے
مصنف
مکتبہ دارالسنہ دہلی
PUBLISHER
MAKTABA DARUS-SUNNAH DELHI
Mob.: +91-9368287284
Rs. 800/-
صرف کے دلچسپ سوالات
قصور کس کا
سب سے پہلے سب سے افضل

ماہِ محرم میں کی جانے والی تقریروں کا آسان اور دلچشپ معلوماتی گلدستہ
آسان
خُطبَاتِ مُحَرَّم
مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی
فتحپوری
مکتبہ دارالسنہ ، دہلی

کئی لڑکیاں پیدا ہونے کے بعد لوگ کہتے ہیں "اس عورت کو طلاق دے دو"
آخر لڑکیوں کی پیدائش میں
قصور کس کا
مرد کا یا عورت کا
اسلام اور سائنس کی روشنی میں
آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:
زمانۂ جاہلیت کی کچھ یادیں
پانچ لرزہ خیز واردات
بیٹیوں کے فضائل
سائنس کیا کہتی ہے؟
دلچسپ سوالات وجوابات
عِلْمُ الْجَنِیْن کیا ہے؟
بچے کی پیدائش کا سبب کیا ہے؟
بچے کی پیدائش کا مرحلہ
بے اولادی کے 4 روحانی علاج
اولادِ نرینہ کے روحانی علاج
مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
مکتبۂ دار السنۂ دہلی

امامت ٹیسٹ کی تیاری کرنے کے لئے بہترین کتاب بنام
نصابِ مسائلِ نماز
(سوالاً جواباً)
مرتب
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:
اپنی ضرورت کا علم سیکھنا فرض ہے!
حصولِ علم کے ذرائع
چندے کے مسائل
شرائطِ نماز
فرائض نماز
واجبات نماز
مفسداتِ نماز
مکروہاتِ نماز
مسائلِ سجدۂ سہو
امامت کی شرائط
اقتداء کی شرائط
مسائلِ نماز جمعہ
مسائلِ نمازِ عیدین
مسائلِ معذورِ شرعی
جماعت کا ایک اہم مسئلہ
مسائلِ شرعی مسافر
مسائلِ نمازِ جنازہ
مسائلِ سجدۂ تلاوت
مسائلِ اذان و اقامت
مسائلِ لقمہ
چاند کب نکلے گا؟
مکتبہ دار السنہ، دہلی

استاد کو تدریس کے اعلیٰ منصب کی جانب لے جانے والی ایک نمایاں تحریر
جس میں تدریس کے جدید دور میں جدید و قدیم طریقوں کے ساتھ ساتھ
تدریس میں نکھار پیدا کرنے والی چیزوں کو بھی بیان کیا گیا ہے۔
تدریس کے
26 طریقے
مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
اس کتاب
میں چھ ابواب ہیں جو درج ذیل ہیں:
پہلا باب: تدریس کے نکات
دوسرا باب: تدریس کے 26 طریقے
تیسرا باب: درجے کی ترقی کے فارمولے
چوتھا باب: طلبہ کے درمیان کئے جانے والے 19 بیان
پانچواں باب: جسمانی و ذہنی نشوونما کے فارمولے
چھٹا باب: تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے
مکتبہ دار السنہ، دہلی

دلچسپ معلومات کا ایک اچھوتا انداز "سب سے پہلے فلاں کام کس نے کیا" پر مشتمل کتاب بنام

سب سے پہلے سب سے افضل

اس کتاب میں آپ ملاحظہ کریں گے

☆...سب سے پہلے کس نے منبر پر خطبہ پڑھا؟
☆...سب سے پہلے کس نے ثرید تیار کیا؟
☆...سب سے پہلے کس نے ہتھیار بنائے؟
☆...اسلام میں سب سے پہلی مسجد کس نے بنائی؟
☆...اسلام میں سب سے پہلا خطبہ کون سا پڑھا گیا؟
☆...سب سے پہلے قلم نے کیا لکھا؟
☆...دنیا میں سب سے افضل دن کب ہوتا ہے؟
☆...سب سے افضل متولی کون ہے؟

☆...سب سے پہلے کس نے راہِ خدا میں جہاد کیا؟
☆...سب سے پہلے ترازو کس نے بنایا؟
☆...سب سے پہلے "اَمَّا بَعْدُ" کس نے کہا؟
☆...اسلام میں سب سے پہلی سولی کس کو دی گئی؟
☆...سب سے پہلے کس نے تاج شاہی اپنے سر پر رکھا
☆...سب سے افضل چوپایہ کون سا ہے؟
☆...سب سے افضل علم کون سا ہے؟
☆...سب سے افضل کمائی کون سی ہے؟

☆راہب کے ٦٢ سوالات اور ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے جوابات☆

مصنف

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

امامت ٹیسٹ کی تیاری کرنے کے لئے بہترین کتاب بنام

نصاب
مسائلِ نماز

سوالاً جواباً

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

☆...اپنی ضرورت کا علم سیکھنا فرض ہے!　☆...حصولِ علم کے ذرائع　☆...چندے کے مسائل

☆...شرائطِ نماز　☆...فرائضِ نماز　☆...واجبات نماز

☆...مفسداتِ نماز　☆...مکروہاتِ نماز　☆...امامت کی شرائط

☆...اقتداء کی شرائط　☆...مسائلِ نمازِ جمعہ　☆...مسائلِ نمازِ عیدین

☆...مسائلِ شرعی مسافر　☆...مسائلِ نمازِ جنازہ　☆...مسائلِ سجدۂ تلاوت

☆...مسائلِ اذان واقامت　☆...مسائلِ لقمہ　☆...

مرتب

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

جدید دور میں جدید وقدیم تدریس کے طریقوں کا مجموعہ

تدریس کے

26 طریقے

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

☆...تدریس کیا ہے؟
☆...تدریس کے ۳۵ طریقے
☆...انمول باتیں
☆...انمول سوالات
☆...انمول حکمتیں
☆...انمول پہیلیاں
☆...انمول حکایات

مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان
عطاری مدنی فتحپوری

مکتبۃ دار السنۃ دہلی

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے نصاب میں شامل علمِ صرف کی مشہور و معروف کتاب بنام "**مراح الارواح**" کی آسان اردو شرح

شفیق المصباح

شرح

مراح الارواح

علمِ صرف کی بہترین کتاب جس میں علمِ صرف کے قاعدوں کی علتیں بیان کی گئی ہیں

اس کتاب میں عربی عبارت پر اعراب و اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ سوالاً جواباً تشریح پیش کی گئی ہے جو اپنے اعتبار سے بڑی مفید و دلچسپ ہے

مصنف

الشیخ احمد بن علی بن مسعود (علیہ رحمۃ اللہ الودود)

شارح

مولانا محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

درسِ نظامی کے درجہ ثانیہ کے نصاب میں علمِ فقہ کی مستند کتاب بنام "نور الایضاح" کی آسان اردو شرح

شَارِقُ الْفَلَاح
شَرح
نُوْرُالْاِیْضَاح

اس کتاب میں آپ ملاحظہ کریں گے

مصنف

شیخ ابو الاخلاص حسن بن عمار بن علی المصری الشرنبلالی الحنفی (متوفی ۱۰۶۹ھ) (علیہ رحمۃ اللہ القوی)

شارح

مولانا محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی